

جمہورہ فیض کبیر
 بیروت قیصر الکفاۃ ستر بیان
 رسالہ رجات
 حضرت غائبہ مہدی و عیسیٰ علیہ السلام
 و عیسیٰ علیہ السلام
 بہ سند اولاد احمد خیر و مال
 و اما اور عامی نے بار اول ۱۲۹۲ ہجری میں
 بقیہ آہ
 بطبع نورالانوار



UNPUBLISHED

(28)

1915/1920

1924

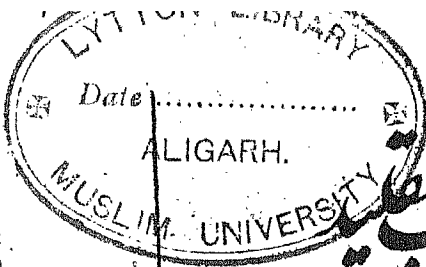
2/7/35

16.8.862

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U13346



بسم الرحمن الرحیم

وضع شہادت در باب تعلیق

روایت و مناقب کی وضاحت ہو کہ بعض لوگوں کو شعری حال مثل بحر + اسیر + رند صبا +
برق + رنگ + وغیرہ کی مثال میں تامل ہو تا ہی اور یہ لفظ کی سند نا صحیح آتش سے
ہے + اور یہ سنیں سمجھیں کہ سند اہل زبان اردو کی نامیت تذکیر محاورات میں بجا ہی
وہیں توڑی توڑی زمانہ کے بعد تغیر و تبدل ہو تا ہی ناچار یہ نسبت باضی کی حال کے
کی سند زیادہ بھی جاتی ہے + اگر یہ سارہ اس بحث کا پسینہ مگر میں نے یہ ذکر اسکا فصل دوم
کی لکھ دیا اور کچھ تصریح سارہ ارمغان صغیر کے دیباچہ میں جو محاورات اردو میں لکھا
اور انشا و اللہ تعالیٰ اسکے بعد جھپکا کی گئی ہے اور ایک سارہ خاص موسم بہر تحقیق
بہن لکھا گیا ہے جو حصہ ششم فیض صغیر کا ہے اور مختصر ذکر بیان ہی کیا جاتا
ہے + اور چونکہ انزل میں اس سارہ کا سند بری ہوئے حذو احوال میراث اللہ
کی جو در بالطف میں ہیں بحث دہلی دکن جو کہ سند کے لئے لکھی جاتی ہیں
اہم اور تعلیدین زبان اردو اسکو سمجھیں (اردو) میراث اللہ
بہن + محاورہ اردو عبارت از گویائی اعلیٰ سہل و سہل لیکن درین صفت
خلاف بسیار تمام شہر افصح می توان گفت اما انقدر سہل کہ بازاران
حقائق و در حرف رند بہ از اعزہ و شرفای بلا دو گیر اند + تہو + اس کے ظاہر
ہو اور دہلی کے لئے اسی اور محافل کے لوگوں کی زبان میں فصل میں + (لح)

از اردو تنها الفاظ اردو و مقصود نیست هیچ هم در آن شرکت که آن است
اردو باشد در صورت هر که لفظ و لجه اردو هر دو درست داشته باشد اشعار کامل
تعریف لجه (و لجه عبارت از آواز متکلم است وقت تکلم کردن
زبان او) (و فعل) بالجمله و لالان شاه جهان آباد با اینهمه
خرابی در هندوستان از هندوان شهرهای دیگر بلکه از مسلمانان هم فصیح تر اند
از لجه شان بود و باش شاه جهان آباد تراوش می نماید + اما مکانی که
در آن مجمع مضی است قلع مبارک بادشاهی و بنک سید فیروز و کابلی دروازه
و تکیه شاه خدا بار و حویلی ملکه آفاق و خلی قبر و ترکان دروازه و دلی دروازه
و حاکم احمد الله خان و غیره + اشهر اسنان کوزرا طول تمامین مختصر کرد یا فقط
(لکهنو) جوانان لکهنو را گو در یک دو لفظ مغایرت با دلیو بیان
دارند لیکن در دیگر صفات و قابلیت برابر اند + و این مغایرت هم از عدم
تجدید و بعضی جوانان یافته میشود همه را این حالت بلکه درین شهر هر محمد محمد
فصیحان است + کیفیت لکهنو کی قبل ناسخ که اش الله خان یک تپی اور
اب تمام نصرت و بافت یک ن بگویی + **(فاضلون)** پسران اندانیکا
(اطلاق همین) بعضی گمان دارند که فضلًا شر را موجب استی با به
خود دانسته متوجه نمی شوند و الا در اندک توجه هر چه خواهند گویند یقینی است
که به از شعر گفته شود + و چند شعر نامر لوط که مثل قصیده مولوی محمد علی سندیلک

۳
 رسول حق کا محمد نبی خیر انام و ای فخر کون و مکان تجوید پروردگار سلام
 امر بمکوی صلواتی استمواتیم و ای اقبال امر کا واجب گوشتان نام از زبان
 بزرگان بشنوند آنرا محیط معنی و گنج بدایع تصور کنند و بنیدانند که شاعری
 اصلی شخص باری روح القدس متعجب است مرزا رفیع امی باشد و ثریا بن حنا و بنیاد
 بگوید و صاف صید باین فیت و شخص علمی چنین یافته و راه رو و حاجت است
 (سند اردو کس سے لینا چاہئے) مختصر ایکہ سند از گفتگو
 ملوک امراد و اشیا و حضارشان چنین قیامت کفایت و شاعر و مهندس و محاسب
 و طبیب و مثنوی و صوفی و زنان پری چہ در مجلس حاضر می باشند و اصطلاح
 ہر ذوق را در گوش دارند و در ہر غلطیہ اصطلاح جاری میکنند بزرگ و کوچک را
 از قبول آن گزیر نمی باشد و در مروج شود (سند عوام سے لینا چاہئے)
 زبان اشخاص قابل صاحب پیشہ و دربار رس و گویانی زبان پری بیک
 و کلام اہل حرفہ از مسلمانان و گفتگو شہید و الفاظ خدم و تہج
 از قبیل گرد پیشہ لہر است تا خاکروب ہم داخل ہنر جماعت باشد
 تمام شد چند اقوال میرانشاہ
 از دریای لقا

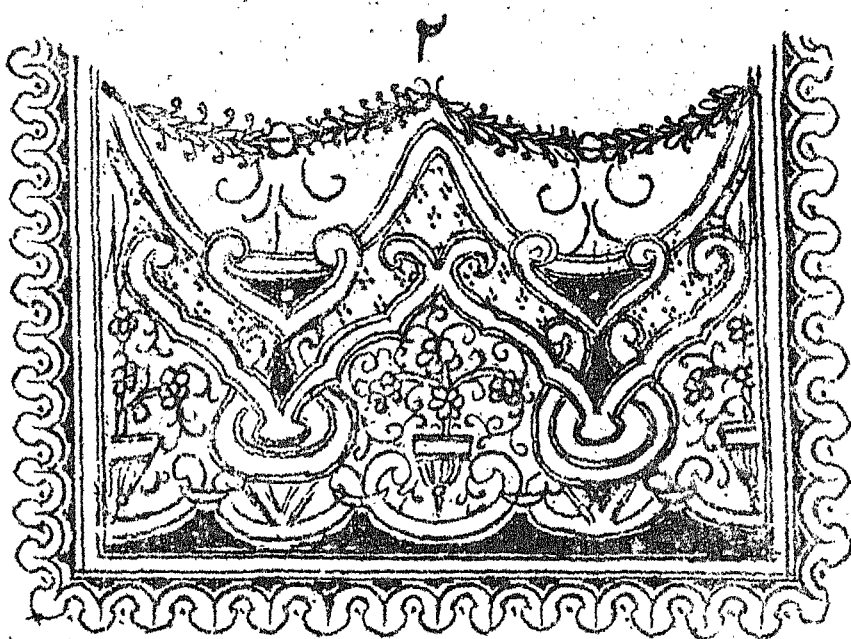
سواف کتا ہے کہ ان قولوں کے ظاہر اور ہر ایک ماہر کی زبان اردو کی سند
 دہلی و لکھنؤ سے لی جاتی ہے اور یہاں کے عوام تک قابل سند میں پس شراوی حال کی سند
 نقلین کو شک ہونا محال ہے + تعلدون کو چاہیے کہ بیان کے تمام باشندہ
 کلام کو مستند سمجھیں مگر اسی حساب سے جو حساب اس سارا فصل دوم میں لکھا ہے
 کہ مخصوص محاورات اور ثابت و تذکیر میں اہل دہلی و لکھنؤ کی تقلید لازم ہے دوسرے
 مقاموں کی اشخاص زبان اردو میں کس طرح اپنے فانی ہو سکتے + اور جو اختلاف ان دونوں
 مقاموں میں ہو وہ کچھ ایسا ہے کہ اس بارہ کو دیکھنے سے معلوم ہوگا اور سطح محاورہ کی
 کتاب سے + اور جبکہ قول ث سے بیان تک ثابت ہو کہ خاکروٹ کی کلام کی سند ہو سکتی
 پس شراوی نامی اور غیر نامی کی تقلید میں کیا عذر ہے + کہ شراوی زبان کے لئے خواص و عوام غیر شراوی
 افضل ہیں + پس شراوی سابق و حال میں فرق فقط قبل و بعد کا ہے ورنہ از رو و دوسرے درستی
 زبان بد و الے مایل بہ فوقیت ہو سکتے ہیں + کیونکہ یہی زبان اردو میں شراوی و لکھنوی گرائی
 نے کہا اور کجا محاورہ سخن مونی مینی سن سن سستی نیک بک تین زبان ورنہ
 یہ اول طبقہ شمار کیا جاتا طبقہ دوم میر و مرزا کا ہوا انوں نے سخن کو منہ مونی کو تین بنا اور
 جابجا محاورات ہی اصلاح دی طبقہ سوم میں مانج ہوئی انوں اس زمانہ کو قواعد و ضوابط
 عربی و فارسی و ہندی اسی طرح درست کیا اور آتش ہی شریک معاشرہ انکے اردو کی تہذیب و ثقافت
 اور میر و مرزا کی باتیں عجب سی متروک ہوئیں + طبقہ چہارم میں شاگردان مانج و آتش نے جو تین رہے
 تین آگ میں دھلی دیا + اور مت اور مودے اور تکیہ و غیرہ محاورات سے نکال دئے ان تین کی
 تقلید ہوئی چاکر کیونکہ جس قاعدہ تین طبقہ میں اصلاح ہوئی قاعدہ بیان ہی ہے بلکہ اختراع جدید
 اندیز نثر و انداز علم بالعداب فقط

هو الغنى
مفهوم
(۱۲۹۳)
مجموعه فیض

بیتین و سیل و اشغال نیت تذکیر و

رساله سخاوت
(۱۸۶۶)

طبع
روزنامه آره
سید محمد باقر



لغات و اصطلاحات

یہ تقریبیں اور قطعات اس وقت کے مرتب شدہ ہیں جب یہ سالہ
 آغاز ہوا تھا اور انجام کو پہنچ کر مطبع میں چھاپنے کے لئے دیا گیا
 تھا۔ اصطلاح ناظرین بآئین اور لطف مذاق شائقین و ناظرین
 کے واسطے معذرت ہوئے ہیں

مؤلفہ

<p>صد گونہ درین چین عبارت نقشہ بزبانہ مادگار است</p>	<p>این نسخہ کہ کامل عبارت گفتیم ضمیر سال آغاز</p>
---	--

تقریظ

فرمودہ انامہ عنایت شوالہ و شیعہ طبع و قلم
 وفاتھا حضرت عالیہ نعت نجم الدین و الامام
 نواب اسد اللہ خان صاحب نظام مہتمم
 عرف مرزا نوشہ غالب مخلص علیہ الرحمۃ

سیدی سندھی نور بصیرت جگر قرۃ العین اسد مولوی سید فرزند محمد
 کے طولِ عمر و دوامِ دولت و بقایِ اقبال کی دعا مانگتا ہوں + جنکو
 سید و فیاض سے اس رسالہ کے لکھنے کے توفیق عطا ہوئی ہے +
 سبحان اللہ تفرقہ تذکرہ اور تانیث کی تقریر کردہ اور مطالب کی توضیح
 بھی شمل ہے کس لطف سے ادا ہوئی ہے + ہر چند اس راہ سے
 کہ سید صاحب دانا اور دقیقہ رس اور مصنف ہیں + قواعد تذکرہ و تانیث
 کے منبسط ہونے کے خود معترف ہیں + لیکن قوتِ علم اور حسنِ قلم

اور لطف طبع سے وہ مضبوط ضوابط ہم پہنچاتے ہیں + کہ تجھے دل سے
 پسند آئے ہیں + دعا یہ ہے اور یقین بھی یہی ہے کہ یہ رسالہ صفحہ دہر پر
 یادگار اور حیشہ منظور انظار اولوالالبصار رہے گا جو صاحب اسکو
 سلطانہ فرمائے گی + نفع بھی پائے گی اور لطف بھی اوندائے گی + مولف صاحب
 جو کامیاب اپنے ذہن رسا سے ہیں + رئیس جلیل القدر آ رہ اور حضرت
 ملک رفعت مولوی صاحب عالم صاحب مارہروی کے نواسے ہیں +
 سید واسطی بلگرامی ہیں + جہان کے سادات علم و فضل ہیں نامی اور
 قدراور منزلت میں گرامی ہیں + ان حضرات کا ماحج گویا اپنا شاخاں ہے
 جیسا کہ مولوی سعیدی رحمہ علیہ الرحمۃ کا بیان ہے

ماوح خورشید مباح خودست کہ مرادو چشم سر نام برد

۱۲۳۸ھ
 ۱۳۱۸ھ

دارالکتاب غالب

تقریظ
 مولیٰ پیل شاو + مہدی اہل اعتقاد و بلاغت
 تاب مضاحت انتساب حضرت نانا چھاب
 قبلہ مولوی شاہ سید صاحب عالم صاحب سجادہ

قصہ مارہ ضلع ایٹہ + جنت آرام گاہ

یہ رسالہ شیریں مقالہ موسومہ فیض صفتیں مبین و موضع فرق تائیت و
 تذکر زبان اردو و لپیڈیر صغیر و کبیر کا لبع و افرو کوشش تیکاشتر بر خودار +
 قرۃ العیون والابصار + لبع و سخن مستند + سید زدا احمد مخلص لبع صفتا
 القوی القدر کہ مرتب و تالیف پایا + اور انظار ارباب فن و قد شاسان
 سندیہ و کملایا + مبتدی و شہی سبایل طالب اور اسطوطع اس کہ مطبوع
 شایق و راعب ہو + ملک الشعراء سندوستان استاد ہمنان دفاتی فارسی
 ہندی زبان نواب محمد اسد اللہ خاں صاحب غالب مخلص نے تقریظ او سپری
 فرمائی + قدر و منزلت مولف و تالیف بڑائی + بعد تحریر خدمت موصوف کے
 حاجت و ضرورت دوسری تحریر کی کہ ہے + کہ خوبی و حسن تقریظ جو کہ جاتے
 اوہین سے + مگر عجیب و غریب بر طبق فرمایش بر جود ارمبول زمن سید
 برکات حسن کہ ہمیں دو سال بر خودار صغیر و سخن فہم و نکته شناس نظر
 میں + راقم الحروف بندہ حصا عالم حسینی واسطی ملگرامی ثم المارودی کو
 لکنا چند حرف کا منظور ضرور ہوا + لیکن جبکہ بر خودار مولف نور بھر حق
 میرا ہے تو یہ مولف و تالیف میں تطویل و اطباء سے قطع نظر کر کے لہرین
 ایجاز و اختصار و شعر فارسی ارشاد اساتذہ اور ایک تاریخ طبع و ادبی
 انتفا کی جاتی ہے اور سلسلہ سخن کو انتہائی جاتی ہے + شعر اول شامیہ
 نظر بصاحت الفاظ و بلاغت معنی رسالہ رنگین ہزار رنگ لالہ

لفظ خوش و معنی طاهر و درو + آب لال است و جو ابر درو + شعرانی دعا ہے
 یا سید قبول نامہ عشرین شامہ + ابن نامہ برای آفرین باد + الشار الشانین
 اور تاریخ بہ + کرد تحریر جو خوش نامہ صغیر + قابل مدح و مناقح جو
 زور تم خانہ صاحب تاریخ + نامہ بس تحفہ فریاد شگفت + ۱۲۸۳ھ

تہذیب سید اولاد علی صاحب مخلص بلگرامی

مخلص این نسخہ بعد الی و نظیر	راہ تحقیق بر صغیر است و کبیر
استاد من جو یافت توفیق زہی	نامہ تاریخ شمس شد فیض صغیر

از فکر صاحب سید محمد سحان حیدر صاحب اندر عظیم آبادی

درین نسخہ باشد سند از استاد	چہ غالب چہ مومن چہ ناسخ چہ اکثر
تذکرہ این زمان بہ تاریخ طبعش	بگرسال بہ نسخہ عقل و دلائل

از ارشاد سید آل محمد صاحب مارہروی

سید آل محمد شدہ مکتہ سنج	بنایخ این نسخہ دلپذیر
بہرہ سر کلام کردہ رقم	تذالیف فرزند احمد صغیر

از فکر جمیل خباب جو دہری راضی الدین صاحب آرزو آردی

لہر سود فرزند احمد صغیر	تحقیق ثابت و تذکیر کہ
بگفت آرزو از سر آرزو	کہ نامش بود نسخہ مستند

بہر سداست تاریخین بین + طول فضل کے خیال سے بہن نگاہین
 فقط

نصف

کتاب سادات اهل بیت

طهارت اصلا و صحت النسب

دلیل تجلیل و صداقت اخلاق پیغمبر است این خاندان کاتبه نظر آگاهی

ذات مار از حدیث انکار کس که نسب یانه ما شتر نبوت دارد

سید جمیل علامه سید عبد الجلیل قزوینی سادات اهل بیت

ما نیم نخل سبز ریاض پیمبر می
 تخلیکه اصل ثابت او ختم انبیاست
 آن ختم انبیا که قبول است دخترش
 آن دختر بنی که بود شوهرش علی
 فرزنداوست خاسر آل عباسین
 سجاد آنکه آدم آل حسین بود
 زینب شهید مصحف اسرار الهیبت
 عیسی که شد بموتم اشبال شتر
 سید محمد آنکه جان از خلق او
 سید علی که منظر آثار ترضی است
 سید حسین شمسه ایوان کرمیت
 سید علی عراقی ذوالحد و العلا
 سید حسین اختر اوج سعادت
 سید علی که دشمن رید بخت را

دارد بهار ما شتر فیض شتری
 فرعش گذشته از سر این پنج خبری
 آرا لیس سقنه پاکیزه گوهری
 در با فیض و ساقی صبا گوهری
 ایند نصیب شمن او کرد انبری
 این شجعت ز طلعت او باز لوری
 پیدا است از مناقب او شان حدیدی
 کردی شکار شیر ز رو دلاوری
 پیچیده در دماغ نسیم معطری
 کردی تجرد دولت دین پس زانگی
 روح القدس کذب رویش گوهری
 خاک عراق از قدش یافت بتری
 کسب است از لظش کرد شتری
 سازد کباب لاش خورشید محشری

عجبت از این
جمله و سوزان

زرد دوم بهای گلستان حسن خلق
 سید عمر که سرور و لها مقام بود
 زید سوم که خسر و اقلیم فخر بود
 یحیی که در ریاض صفات کمال او
 سید حسین فتیح دوده شرف
 داود آنکه دشمن فولاد جبرم را
 دلاگر ابو الفرح واسطی که شست
 سید ابو الفراس که هنگام کارزار
 یافعی ابو الفرح که باین جد خویش
 سید حسین صاحب شمشیر خوجکان
 سید علی که جباریم خارا سگاف
 جد کلان محمد صغری که نیم او
 مفتوح گشت در زر شاه الیمش
 و رسال شصت و چهل و پنج فوت کرد
 و در شب از مه شعبان و چارده
 باشد به بلگرام هزار مبارکش
 سید عمر که طایفه نوز محمدی است
 سید حسین که نظر اتفات او

میکرد در شفا و جانها صبری
 در نرم او همیشه فلک کرد مجری
 کروی ز روی آینه دل سکندری
 یک شهر حشیم حیرت یار کرد عمری
 باشد چراغ انجمن افروز مهتری
 چون موسم سرمه زد دست مبارکی
 از آب و الفقار بس نقش کاوی
 آمد ز دست او همه کار غضفری
 میکرد و روز معرکه بس حله حیدری
 با قلب شمنان نگمش کرد خجری
 چون ذوالفقار دم زده از فتح خبری
 بر بلگرام یافته فتح و مظفری
 تاریخ او زلفظ خدا و بشری
 زد تکیه بر نایق سر سبز عقی
 کرد از جهان ملک تقدس فری
 بر دور او کنند ملا یک مجاوری
 بر آسان عز و شرف کرد اختری
 نیاز مردی کند و سنگ گوری

سید نصیر اگر بمصدق نام خود
 سید حسین کان سخا سعدن صفا
 سالار کز فوغ جمال منیر او
 لطف الله آنکه شاه سر بر دلاش
 داد آن که نام اوست خدا و او از پدر
 جد القبیل سید محمود دین شاه
 عالیجناب سید فوج آنکه عرف او
 سید حسین خلق مجسم که ذات او
 محمود در فضایل کسبی و سوسهی
 عبد اللطیف آنکه ز انبیا روزگار
 احمد که صاحب قلم و سیف جابم
 عبد الله آن برادر عبد اللطیف کو
 عبد الحامید از لیس احمد نیم که
 دارم چنان مهارت قرآن که میکند
 آنجا که من جوار الفاظ سفته ام
 عاشاکه منجر از نهر شاعری کنم
 مقصود من تفنن طبع است از سخن
 در بیکر زار و کصد و یک این مقصود

باز مره ستمزدگان کرد یاری
 از گوهرش حال شرف یافت زور
 در یوزه شعاع کند مهر خاوری
 مردان راه را سجدا کرده بری
 صاحب کرامت ز تعریف مابری
 کردند جن و انس بکیش منجری
 باشد پیاره سر و گلستان سروری
 خورشید سان مثل شده دوزخ بروری
 همنام او نه زاد از ارحام عنبری
 ممتاز بود در عمل منیف گسری
 بهرام و تبر برادر او کرده جاکری
 احمد پسر گرفته ز لطف برادری
 یک جوهرم فصاحت سخا و خبر
 شاگردی ضمیر منم ز محشر
 گردید سردگرمی باز از جوهری
 نقصان فضل است کان شوری
 ورنه سزا رتبه من نیست شوری
 برادر صغیر که در هم کلاک عمری

الحاق نسب از امامی بکرامی باب اسم سید محمود

و امام سیدک اینهمه در یاد آورم
 آب عقیق از لب کلکم می چکد
 الحاق میکند لب خویش را در آن
 جد القبیل سید محمود است
 سرسوم بد به جان محمد که فیض او
 نور القاسم آنکه قسمت او بود حسن خلق
 عبد الحکیم آنکه سرور کس و علم
 یک نقش صحن محمد تا فصل ندیده
 محمود بود سید محمود عا قبت
 کلزار زم را ز محب آید آب و رنگ
 کان سخا محمدی محنی دین
 خورشید جداست جوگرند با علی
 شعرش مرتبه که پیش کلام او
 خورشیدی نمود تخلص شعر خود
 انبای او چار بود چون چهار کین
 بود افتخار علی فخر خاندان
 در دین آسمان طلوع شمس علم

لولوی حید در خوار اکیل سروری
 دامان صفحه ام شده دکان حجری
 کین اصلاست سعدن پزیره گوهری
 جز توح ناخدای دگر بر سر بری
 مانند روح بودی جسم عنصری
 طبعش نام نسخه اخلاق ناصری
 جنس عزیز حکمت از ویافت شتری
 تا بهت کاک صنع بکار مصوری
 میزان عدل بر سر بازار دوری
 نادیده دشت رزم چو او سروری
 دستش لغز خسته دلان کرد فشری
 نورش جهان گرفت چو خورشید خوری
 مرکز گزاشت دایره طبع عنصری
 بالا گرفت از مدش کار شاعری
 سسید چون خورده و ناهید و شتری
 مهر شیر شمس ایوان برتری
 در طبع نردبان عروج غنوری

تقریر او بعد از کشته شدن در مراد	تدبیر او تهنیت آرای سروری
هر چند در سخن متخلص ذره است	انوار او ام کرده از روح انوری ^{بخرای}
چون عسکری اندید خرد گشته بود	تا هست فیض او سبب نکته سروری
عالم گرفت شعله مر افکش	مندی کعبه است و لش از ریاری
از لب رود سپاه سخن در کابل	خود را از آن کند متخلص عسکری
مثل بآورد علی آسمان جناب	یک اختری نیامده در برج شهری
تحریر است بجل و تفصیل در کنار	تدبیر او و شاح گلوی تو اگر ای
و تشنه بر قاسم انداق چون بجا	رایش ملک نائب سد سکندی
بنده علی که بنده مخصوص صید است	خاقان نشسته بر در چاه نقبری
دست سخا شایسته خرگه مراد	فد شش کند کنگره چرخ خبری
نوشت نامه که نباشد در او برآ	کاکش بستان کرم کرده عمر
ادرا به نشر نشر شاری سلم است	کله به بهیل طبع دهد و او شاعری
فرزند دوده ام که اما می ^{است}	دارم از آن گرسند پاک گوهری
مانیم این ذره ایامی که شر ما	افکنند گاه در غلبه سحر ساعری
تا هر چه بجزشید زو عیانست	سال ولادت هم چه باعد او بشمری
از او از شاعران بود تنگ چشم	خبر از برای خود کنیم روح گسری
کلی آوردم ز غار ولی صیت حش	لوگو کنیم شاره ولی کیت جبری
زان خاک است تمام کینه بپیر	اندوختل سوانی من از شادوری

تا تیر بر نشانه نشاندیم بقادری
زین فن بر فور بازوی طبع غنچه
کردم ز بس به بحر بلاغت نشاوری
مالیدگو شش مایه در آن بکسری
دیدم عدد و شوق کمالات ماری
بندی است شوق او که بدام آورد پری
بگذشت از سر اسرارین صغیر سری

عمری بقیق شعر شکستیم استخوان
یک قلعه ماند که نکشود فکرسن
ماند لفظ و سوسه غرق فار غم
فکریم بعد مقام زرد سوا لهما
لیکن دل است سرو از کین عروسی
دامی است شغل از که زهر سوخته بخور
در آفت و در صدد و جل و شش سیک خاتم

السلام اشعار صغیر لکرامی نقد میرا دای علیهم الرحمة

کل کله کذب دامن پاکت بر ابروی
بر خود اگر بغلت ز پاکیزه گوهری
بوشش نمود کار نسیم معطری
همچون دو گل بکن سرکشانه همی
زید اگر کنی چه عبادل نواری
کوس علو جاه چو خورشید خاوری
عالم فروز چارم با صباگری
مخبر کنی دور که او کشت عری
هستند بر دو بیوه باغ همی
بعد از جلیل شرح نسب از سروری

هان ای صغیر لیل گلزار جدی
زید ترا که گوهر بحر شرافتی
گلدهسته که لبست آما می پس اقبل
هستی گلی از آنهمه گلها دیر مان
زنگین توانی تو دل از دست می برد
خورشید آنکه بر سر حایم فلک زده
زان نو نهای گلشن اسید داوخت
اول بر افتی عجبی ناز کرد علم
باب آما می است و وزیر علی بدیر
نقاد من آما می والا خود که کرد

سازمان فرهنگ و اسناد
کتابخانه ملی
تاسیس ۱۳۰۵
دفتر اسناد و کتابخانه ملی
تهران

زینبیه دات بگدا

همه داشت بر کلام حسین و عقوبت علی
 این دوم وزیر علی را دو تا پسر
 اول بود محمد جعفر که ذات او
 تدبیر است صائب و تقریر استین
 از لجه اش دو گوهر نایاب بر زده
 سید محمد آن ثمر دوحه پدر
 آل نبی برادر ثانی جعفر است
 دارد دین توجه باطن زرباط خاص
 دارد یکی پسر لقبش میر حیدر است
 ثان بعد افتخار علی جانی ارشاد
 پیش شد از مثلت زیبا جهان فروز
 اول بود محمد مهدی با خبر
 عمومی من بزرگ من و او ساد من
 زو هم عقب نماند بجز شرف و عز
 دوم بود محمد مهدی پس از خبر
 شد گوهری ضیای دو چشمش نازد کور
 سوم بود محمد حافظ که در سلوک
 بزرگ فروغ ثالث خورشید چرخ اوج
 انقلاب او بحار عناصر بر ابراهیم
 آن مستطین علی که بود او کلین پسر

صحت بروح پاکتی از لطف دادی
 بخشید از مشیت حق چرخ خبری
 شایع گشت بخلق جهان خلق خبری
 تحریر او سبیل مهر مهروری
 موسوم گشت اول آنالعبسری
 علش نصیب باد بفرخنده اثری
 در عقل سبکند بطلان مبرری
 باشد ضیا تخلص از ضیاء گری
 با سیدت هم سبق از روی مهری
 باشد فروغ خانه خورشید عسکری
 بر سر عرش نمود به پروین براری
 باشد تخلصش خبر از عقل مردی
 در علم و شعر آوّل اعلام شاعری
 تحت جگر به پور نماید برابری
 با طلعت جوانی و با صورت جری
 احیای نام او شده زاولاد خبری
 مدوح خلق است زخیل برادری
 باشد بهادر علی از نیک اختری
 از چشم ارتباط از نیک بگری
 به نام طحطاغه شده باشا جنگی

محمد علی

محمد علی

گذاشت است چو پسر و میان طغی
 تر زمین بزم از دست که کرد و قرار او
 دوم که بود از کسبش رضا علی
 پور سوم که هست محمد رضی لقب
 چهارم که هست طغی به مرتضی
 اول که شد شهیر جهان ابن مرتضی
 نام او زمان دوم آل حسین شد
 ثانی ابو علی زبهار علی باند
 عالمی نظر جهان مرد و فایرت
 گذاشت او دو تا پسر نامه در را
 خاص تخلصی که با خاص خوشن
 او هم دو نور یافت و فضل خدا پاک
 و قدم بود محمد کورست که در
 آل حسن که گوهر ثانی ابو علی است
 پور سوم بود زبهار علی حسن
 بهشت دردی که پسران جو در او
 نام دراز و شده زنده محسن
 فضل چشم بود تا پسر نیکام داد

زمان ارتضا علی سبکی پسر دردی
 تمکین او به بحر شرف کرد و لکری
 اورا رضا پاک عدم کرد و پیری
 دارد و بعقل و هوشش عطر خود دردی
 دارد دو گوهر از حد نیک گوهری
 ناز و بعقل و هوشش وی آثار فری
 حق داد این لقب پیش از ارث دارد
 ابر سطر اوج ساسه خوانگری
 با او کس نکرد بهمت برابری
 اولاد با علی است یکی از زیاری
 یکره بود چو آمده بانیک منظری
 شد زمین عابدین یکی از لطف و کرم
 از حسن کرد بامه کنان برابری
 مثل برادر است با خلاق بروری
 زانرو که انعام حسن شد بعکری
 با دور پسر ماه نماید برابری
 مدوح در گشت با خلاق گسری
 این احوال به کس نپرسد خنده آخری

نامی است افتخار حسن فخر و دمان
 شد و افتخار حسن آمل مصطفی
 رابع بود محمد سجی که بعد او
 از برادران پیاده بود
 او نامشده جوان ز جانی بر رخ
 باشد فروغ چارم خورشید لا زوال
 اعتقاد دوتا که یکی است جد من
 عالی هم بخار کرم دود مراد
 پیدا برای او شده ناز و برادر او
 ما شیم سایه پرور نخل نعیم او
 پوشش گوشت را لا اله الا من جبر
 ظاهر وضع او همه اخلاق احمدی
 مستقیم شد تا برادر او ارواح حسیم عقل
 فرزندان احمد که دو فرزند داد حق
 باد انصاف علم و فروغ و جاه
 محمد نور حیدر آن پسر ما شیم شد
 باشد برادر دوم اولاد احمد م
 خورشید احمد اختر ثلث جهان فروز
 پوشش فروغ دیده که محمد احمد است
 این علی برادر زانی جد من

نازد بد الشش سیه اقبال و برتری
 سرور باطن و نوکل مانع پیری
 بجای علی که بود پسر یا پسر وری
 در زیر خاک خفت ز آغوش او
 آن بنده علی است ملک لاوری
 ضم میکنی غلام به بجای چونگری
 یکتا بخلق و قدر شناس برادر
 علی که هست رطوبه چاه غمضی
 یعنی طلب او از کسری
 طوبی نخل پیش روی از سایه
 شد سید احمد بن لقب از نیک احمد
 روشن ز روی او همه انوار احمدی
 اول منم صغیر پاکیزه گوهری
 زان نور احمد است یکی ز نیک احمدی
 و از عمر خویش بر خور د از فضل
 آرام جان خاک ز آغوش او
 باشد صبح بچه کند از دلاوری
 جان برادران بود از نیک احمدی
 باشد ضیای دیده ام از نیک احمدی
 جاش شده ملک و کن از حیدری

محمد سجی
 از برادران پیاده بود

<p>فرزند با علی است یکی مهر خادمی بعدش بدایر خلد با یام اصغری نامش محمد و علی با بنه در می</p>	<p>ز اعقاب دو تا پسر آید بیان هر پورش یکی محمد فاضل بده گرفت مانده که بعد از علی دومی پسر</p>
--	---

احوال جد بادی صغیر غنی عنه که خضر صاب است

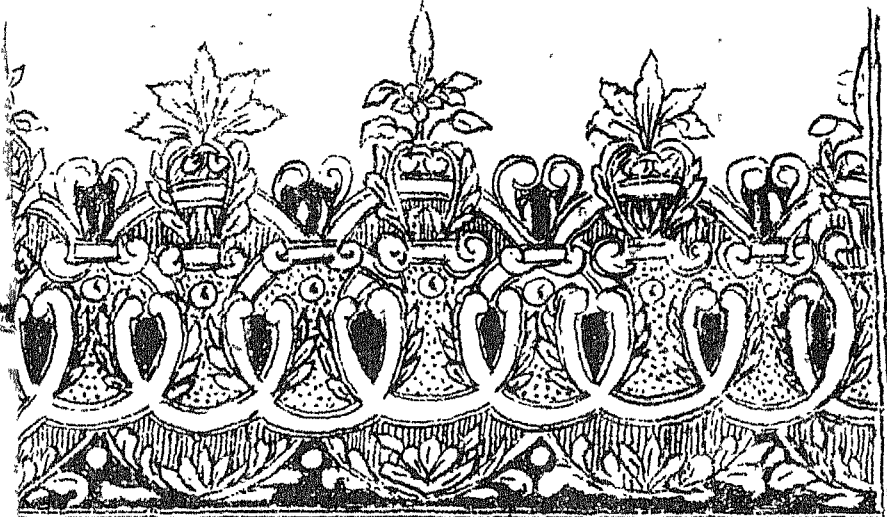
<p>از صدق بکنار روز گذشت بریا ببری صاب کند تخلص خود بهر شاعری حشمش فراغ ده که چشمش ز داوری مکتوب اردو سن کند از احوال جو بگری مستند و فروغ جو از اوزار خادری جای پدر یافت ز خلق بمبری دارد میان دهر فروغ سکنه ری از علم بهره یافت بفرخنده آخری طبعش دقیقه سنج نقالات انوری</p>	<p>احوال جد بادی خود عیان کنم بهش بد بر صاب عالم بود علم علش فرغ بخش و جهان عقل و سن بطبی که داشت حضرت غالباً اعتقاد ز اعقاب سه خال نکو فال برین اول که منت سید عالم بیان خلق دوم شهیر خلق جهان شاه عالم سوم خلق دهر که مقبول عالم است مقبول شد تخلص و مقبول عالم است</p>
--	---

باز رجوع بگذره خود

<p>وا از سلسله سلسل نسل بمبری کو تا کجا رساند ز پاکیزه گویری یعنی حسینی حسنین و حیدری مشرب که حیدری شکوه مذمت مایه است نو کویا کم ز برتری</p>	<p>هستم قصه گو بجزین عقل و دین زید را که ناز کنیم بر عطاء حق ز اولاد پاک دیدیم زین شرف از سر و آینه اثنا عشر سنم شمسی الفصحی که سال ولادت بود</p>
---	---

شکر خدا که موطن من بگدام شد
آره اگشت مسکن من یافتم بدل
انارموز مبدع فیاض یافتم
الکن اگر شدم چه غم این کلک دوزبان
سحری که کفر باشد ازین قول دور باد
اوستاد من شیوه اردو بود سحر
در عرقیه دبیر بود اوستاد من
غالب بود شعر و شمرم بیاری
دارم بدل ذخیره ازینها صنوف علم
عمرم که از چهل متجاوز شده بچار
از شردم ز نظم بے قسم را
اما چه سود ز این همه سودا خام من
الکون بهند قدر زبان عرب نماند
اردو که بود چال این سر و پا کرد
خامش ای ^{صاحب} صبر چه مالی ز دست
فخر تو شعری نبود مان زبان میزد
ذکر می که حق پسند دو با چو حق پسند
در آلف و دود صد و نود و ^{صاحب} صبر ملک

در هند اوست مطلع سخن میزد
یوسف نهانت در چه کنعان مشنری
تافیس من چو مهر کند زره پروی
دار و یکی زمین دگر از خود لباسری
سحر حلال دارم اگر نیک بگری
کز ناسخ ست یافته تنهای شری
مقبول کبر باشد از مدح حدیدی
کو هست در زمانه علم با نبردی
چون ابر مخزن گزینکه پروی
کردم بسی سیاحت اقلیم شری
دارم ز ملک خویش نگارش بزیوری
آیا چه بهره ز این همه علم و هنروری
در کار فارسی شده سید ابتری
افتاد در زلال و شد از صفای
آخر بد بر هیچ نماند چو سنگری
کام تو ذکر باشد اگر نیک سرخوری
مانی به دهری تن ^{صاحب} صبر
بنمود سوی گوش مقام را اگر می



صِفَاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ہم سب اوس خالق کیتا کے بندے ہیں جو ہزاروں نام سے ابھینے والا
 پکارا جاتا ہے ۛ بنام آنکا اونا محی ندارد ۛ بہر نامی کہ خوانی سر آرد
 نہ وہ کسی سے مشق ہے اور نہ کوئی اوس سے مگر اوس کے اسماء و صفات
 مصدر فیوض ہیں ۛ ہر اسم اوسکا افعال متنوعہ پر دلالت کرتا ہے
 اور دو حرف کن سے سارے مشتقات کا رابطہ ۛ اور ہم اوس پر
 برحق کی امت ہیں جسکا نام احمد و محمد ہے اور یہ احمد و محمد کا جلوہ دکھاتا
 ہے ۛ اور ہم اوس نام تمام کے پیرو ہیں جو باب مدنیہ معلوم ہے مذکور
 نہت مفرد و جمع سب کا حال اوس سے معلوم ہے ۛ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمَعْرُوفِينَ

التاسع ضروری

مولف اس رسالہ کا باوجود سچدانی و خامی سید فرزند احمد صغیر
 بلگرامی ہے + اس گہنامہ سمجھنے کے روشناس بہت اعزہ والا اسکا
 ہن اور اکثر اہل علم جانتے ہیں + خالق بے ہمتا نے قصبہ مارہرہ ضلع
 کولہن میں مجھے خلعت سیلا دیا + جو میرے نانا حضرت شاہ سید صالح عالم
 صاحب علیہ الرحمۃ سجادہ نشین مارہرہ کا سکین ہے جنکو حضرت غالب
 دہلوی نے پنج آہنگ اور اردو سلعے وغیرہ میں پرو مشد کر کے یاد کیا
 اور قصبہ بلگرام کو میرا وطن کیا جو صوبہ اودھ میں نام برآوردہ اور معدن
 ارباب علم و فن ہوتا آیا ہے + اور شیخ امان علی سحر لکنوی اور میرزا اسد علی
 دبیر لکنوی اور مرزا خوشہ اسد اللہ خان غالب دہلوی کا شاگرد اور
 شیخ امداد علی سحر لکنوی کا مقلد اور میرزا مظفر علی اسیر لکنوی کا مستفاد
 مگر آب و دانہ مانج برس کی عمر میں مجھے قصبہ آہ ضلع شاہ آباد قریب
 عظیم آباد اپنے گھر لایا + اور شوقی علم نے ہمیشہ اس زاویہ نشین نادانی کا
 اثر آباد و امصار میں صورت پر کار پرایا + بارہ لکنوی کی سیر کی ذمہ لیا +
 اسانہ سابق سے سابقہ رہا + تھربارت نے روز بروز ترقی کی + اپنی
 مگر اسم اگر چہ ادب میں مدت سے بود و باش رکھتے ہیں + مگر ان بختہ
 و خشنوں نے اب تک اپنے ملک کی زبان و وضع میں فرق نہیں ڈالا
 اس میں ممتاز ہیں اور اہل شہود و وقوف اس کے سرف + اور ہیں تو

اسی دہن میں ہمیشہ سرگردان رہا۔ افسوس جس فن کو بڑی محنت و
 مشقت سے حاصل کیا اب اسکا چل چلاؤ نظر آتا ہے خیر کبھی
 محنت راہگان نہیں جاتی ۵ ہر رنگ کی خواہی جلوہ کن + کہ میں آن
 قدموزون می شناسم + پورب میں تائیت و تذکیر الفاظ کا جگر ہمیشہ
 ہوا کرتا تھا + جہیں آیا کہ ایک رسالہ ترتیب دیا جائے کہ لوگوں کے
 کام آئے + ہندو ہنس کے زمانے میں اساتذہ کے دیدان کی لفظاً
 لفظاً سیر کی گئی اور اسکا مادہ جمع کیا گیا + ہر چند استہام ہوا کہ شعرا کی دلی و
 مضمرات و لکھنؤ کلام مطبوعہ اور مشہورہ کے سوا اور کسی مقام کے شاعر کا ایک
 مصرع بھی مثالیں نہ دیا جا سکا ہر ہی ترتیب کی پہلے اوستادنا حضرت غالب علیہ الرحمہ
 ملکہ خطہ کو ملی لیکر حضرت بیچشم غنایت دیکر کچھ بنایا اور بیٹ کو زبان فرمایا
 ہو ترتیب کی وقت داخل کتاب ہوا اور اتناک محفوظ حافظہ + ہر دلی کا نثر آیا
 عبد الرحمن صاحب کی نظر اس سے بڑی ہو گئی اور چاہا ہر مستعد و بلیغ تیرہ سو کا وعدہ کیا
 آرہا کہ سال ہر میں مرتب کیا + اتنے زمانے میں خالص صاحب موصوف کے
 سو قطعہ خطوط سے کہ نہ آئے ہونگے + مگر تقدیر کو ایسی کتاب معین نام کو
 تجھیلے میں ڈالتا تھا + نئی سنت پر شاہ صاحب کا مطبع آرہا میں قائم ہوا
 پیر حیدر اہنون نے پہلے مجھے اس کتاب کو طلب کیا تھا + مگر میں نے
 خالص صاحب کو خیال سے انکار کیا + آخر بعض بزرگ اور اغڑ کی استدعا
 سے ناچار ہوا + اگرچہ خالص صاحب کا تقاضا کمال اور دو سو طبع میں تھا لیکن

دینے کا وعدہ سنا رہا ہوا + لیکن اس سماع گران بیا کی کچھ دنوں کی سادہائی
 لکھی ہوئی تھی + تقدیر سر سچراتی ہے گردش نصیب کا + ہمارے
 لوگوں نے نما اور وہ کتاب نایاب مطبع میں داخل کر دی + وہی اصل
 وہی نقل وہی نمونہ وہی پونجی تھی + میں ہی آ رہ میں مقیم تھا کچھ اسکا
 خیال ہوا کہ اسکا انجام کیا ہوگا + غرض وہ کتاب چینی شروع ہوئی
 شترہ سو جلدیں بار اول لگائی گئیں + خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کوئی
 پانچ برس میں پانچ جڑو چھے + او میں ہی بعض فرمان کی پشت قاب
 اور بعض کا رو + ترقی و کد و لغت بردو + اتنے میں مجھے آب و دانہ نصیب
 مستطوف ہوئے ضلعت کی طرف لیگیا + دو تین برس کے بعد جو دان سے
 آکر دیکھا + آن قدح شکست و آن ساقی نماند + یعنی مطبع برہم کا خانہ
 درہم + کارکن مفقود مالک موجود + مینے کتاب کی خبر لوجی + ابتدائی
 بکری تھی جلد خبر یہ کی طرح میں الصدق و الکذب اور ماضی کی طرح ناقص
 نظر آئی + اصل کتاب مانگی گئی + تلاش پر حوالہ ہوا + آخر کمالا تو یہ کمالا کہ
 کتاب یا تو گرم ہے کارخانے کے ساتھ اتر ہو گئی + یا پسند طبعی او سکو گرتے
 باہر نکلنے نہیں دیتی + غرض مجھے نہیں ملی + جسکا آج تک تقاضا اور ہمیشہ
 ہاں نہیں اسرزد فردا ہے + خدا یا اسمین اسرار کیا ہے + یہ صدقہ تھوڑا
 نہیں + جسکو تالیف و تصنیف سے واسطہ رہتا ہے وہ اس سچ میں
 میرے شریک ہونگے + پزراہ برس کی محنت اور کسم محنت جس میں

وقت آتھ خاتم عالم کی آمد پر میری صرف کیا گیا ہو + اور کیا لفظ
 خاتم عالم جس کا ایک جزو لفظ دو جملہ حق تالیف کا + اور دیوان صغیر
 کے خاتم میں اس کا اٹھنا دیا گیا تھا اور کو دیکھ کر حیرت بخش تاجر کتب کلکتہ
 مجھے خط لکھا کہ جتنی جلدیں طیار ہوں سب کا خریدار میں ہوں + اور
 احباب تفراد دیکھتے یہ اونٹ کس کل بیٹا ہے + اور وہ کتاب کس طرح
 اور کب ملتی ہے + بہر حال مجھے اپنے وقت کے ضائع ہوئے اور لوگوں کے
 محروم رہ جانے کا بڑا افسوس ہوا + اور تالیف و تصنیف سے دل سرد ہو گیا
 پر دو تین برس کے بعد میری سنجیدگی بہائی غریزہ باوقار پیدا ہوا اور مجھے خبر پڑی
 شریک کی اور بعد ہو کر رائے ستوری جو حضرت غالب کی نظر سے گزری ہوئی ہو
 کچھ اجراء ابتر جو چھپے ہوئے تھے وہ بھی دیکھ گئے + تقسیم ابواب اصول کا
 ترجمہ چھاپا ہی تھا + آگے لکھی صفحے اور سفید نظر آئے + آگے مین خون
 اور آریا + کاش باب اول ہی پورا کیا جاتا + غرض اس کی ابتری دیکھ کر
 حواس خستہ ابتر نظر آئے + مینے ماتہ کھینچا تھا + مگر سر اور غریزے دامن
 استعداد کو بچھوڑا + اور خود مستعد ہو کر مجھے آمادہ رکھا + آخر دو تین سال
 میں اور شفقت مایطاق کر کے یہ نیا رسالہ ہر مرتب کیا + مجموعہ یہ ہے
 کہ کوئی تین ہزار سے زیادہ الفاظ سماعی کا ذخیرہ مینے جمع کیا تھا اب
 دیکھا ہوں تو بہت کمی ہو گئی ہے + اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جتنا مینے
 مطبعہ میں دیا شی وہ نقل اولیٰ تھی اور بعد نقل کے حاشیہ پر اضافہ ہوا

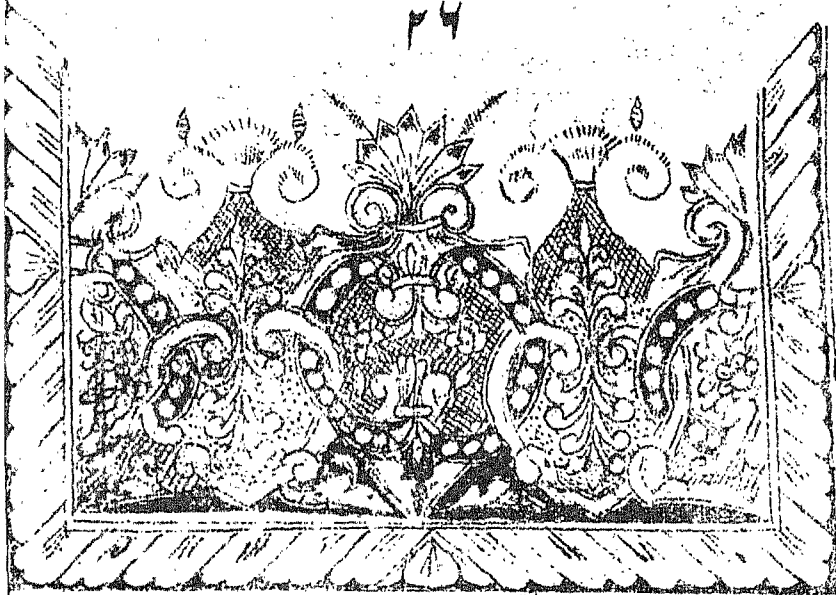
سندین لکھی گئی تھیں + وہ مثالیں اب پر دو اوتن اوسے جائیں گئیں
 مگر ایک کام میں کر لیا تھا یعنی اوسکے الفاظ کی قدرت جمع کر کے
 ایک رسالہ موسوم بہ خلاصہ فیض صغیر مطبع حشمہ علم پٹنہ سہہ جرجی
 چھپوا دیا تھا بارے اوس سے اوتن الفاظ کا ٹکنا ملتا ہے کہ مثالیں
 کہاں + بہر کیف اب ہر بقدر کہ شمش موسکی + اوسہن کوتاہی
 معنی + اور جتنے الفاظ کی مثالیں نکلین اوتنی قدرت باعنا اور رسالہ
 منقودہ + فہرست موجودہ سے چکر خاتمہ کتاب میں لکھ دی گئی تاکہ
 اوتن الفاظ کی مثالیں جب کلام اہل زبان میں نظر آئیں تو لوگ لکھ لیں
 اگرچہ میرا دعویٰ صاحب مطبع محدودہ پر موجود ہے + اور اوس رسالے کے
 عجائبی کی امید ہے + جب اتنے آگیا تو اوسکی چیریں سے مثالوں کے ڈوہ
 مستخرج کر دی جائیں گی + بالفعل اسبقدر پر اکتفا کر کے گویا دوسری کتاب
 اوسی طریق اور مطلب سے تیار کر دی گئی + وہ کتاب موسوم بہ فیض صغیر تھی
 اور یہ کتاب سہی بہ رشحات صفیر + اور اب فیض صغیر
 ایک مجموعہ فن شعر کا نام رکھا گیا جو بیت سے حصوں پر تقسیم ہے اور
 اسکا یہ رسالہ ساتواں حصہ ہے + انشاء اللہ تعالیٰ وہ حصہ بھی
 قریباً شہرہ کی جائیگے + کہ اوتنی بنا ہی ایسی ہی بکا آمد باتوں پر
 غرض یہ رسالہ رشحات صغیر اب تین فصلوں پر تمام کیا گیا + اور
 اور خاتمہ اوسکے علاوہ ہے دو فصلیں قواعد تذکرہ و تالیف میں اور دوسری

فصل الفاظ اور مشاؤون میں + اور خانہ میں انگریزی الفاظ مرصع کیا رہا
 اردو کی تذکیر و مانیت رچ کر دی گئی + کہ یہ زبان اردو میں اشیائے سہلی
 سے + اور خدا کا نام لیکر ختم کیا + مگر آگاہی خاص عام کے اوسے برائے
 دیا چہ سے جو چھپا ہوا ہے شروع کیا + اور عقیدہ یاسین جو اوس میں
 موجود ہیں لکھ لی گئیں + اور یہ رسالہ اپنے برابر عزیز کو سپرد کیا کہ
 جی جا چھپو الین اور میں اسے عمدے سے باہر آیا + مگر اوس میں یہ آرمہ ملی
 یہ ہر انکا قصد کیا + اور مطبع نور الدنوا اور سید محمد شمس الدین میں شائع
 دینے کہا خدا خیر کرے کہ نقشہ و شدہ با کمال چھپائی بری کس طرح چھپا کر تمام
 انبا طریق سے التماس کی کہ نقش اول و نقش ثانی کا فوق سمجھ کر اس سید کو نظر
 غور و خطہ کرن + کہ اس سالہ میں بہت وقت صرف ہوا + اور دوبارہ بارہ محنت
 کی گئی ہے مگر مرتبہ ترتیب میں ایک نئی طرح کی سیرانی واقع ہوئی ہے اس سبب
 اگر کوئی بات رہ گئی ہو + یا کسی امر میں ابہام واقع ہو تو ارباب خبرت سے
 امید ہے کہ اس سالہ کر عیب کو دامن عطا سے چھپائیں + امید ہے کہ اس شخص
 اور اس تحصیل کا رسالہ دوسرا دیکھنے میں نہ آیا ہو گا + اور اب جو کوئی
 اسکا خاکا اور اسے تو اور بات ہے + نگاہ والوں کی کچھ چھپائیں +
 اور عاصی تو ایک بچہ ان اور چھپا رہا ہے + کہ قبول افتخار و شرف
 و بالتوفیق **ماتمسک فرزند احمد صغیر** **بلگرام**

رِسَالَةُ تَحْقِيقِ تَاوِذِ كَبِيرِ حَصَدِ هَقْمِ فَيْضِ صَفِيرِ بِلَاغِي



دَرْ طَبَعِ نَوَالِ الْاَنْوَالِ اَرْهَابِ اَهْمَامِ سَيِّدِ مَحَلِّهَا: طَبَعِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد بن اوس خانی احادیث جو حب و خلقنا کما از و اجا مخلوقات کو
 زوج زوج یا باعتبار مسئلہ امتناع نظیر کے ازدواج کو فرد فرد پیدا کیا اور
 الرجال قوامون لعل النساء رجال کو اثبات پر تفویض دیا اور
 لغت لا یقطع اوس شافع لوم لا یضع محبت لجماعون لکربع کی تفسیر
 اور زینت لغت سے جسکی شریعت ناسخ شریعت اور جسکی اخبار مطابق طائف
 میں اور مناقب لکھو دیا اوس شیر لکریا آئیں تھے پوریا و مستح
 صیاح داس + مذکر عصر بار جامع شمس بانشین صاحب قات
 قاتین آبادی + مقصود قل لا اسئلكم علیه اجرا
 الا المودة فی القربى لکے نزدیک سے کے گیارہ فرزند مذکر

اَحَدَ عَشَرَ كَوْنًا اَرَادَ اَنْ يَنْصَبَ اَبًا + صَلَوةُ اللّٰهِ
وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ مَوْجِبَ لِقَائِ اَرْضِ وَدَافِعَ مَقْتَمِ وَتَرْغِيْنِ اَوْ رِبَاعَتِ قَوَامِ حُجْرِهِ
عَرَضَ مِنْ اللّٰهِ صَلى عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَسْلَمَ كَثِيْرًا دَائِمًا اَدًا

تفاوت

چشم بدو در یہ رسالہ الفاظ سوئٹ و تذکر کے بیان میں ہے اور سبب تالیف
یہ ہے کہ اس زلہ ربای مایہ خوشگامی سید فرزند احمد صفیہ
ابن سید عبدالحی عرف میر سید احمد بن حکیم حاجی مولوی سید غلام سنجی
حسینی واسطی بلگرامی نے بعد سیاحت بلاد و امصار اور اختلاف اصناف
کبار کے دیکھا کہ خلائق کو تائیت و تذکیر الفاظ میں اختلاف کثیر واقع ہے
شاعری کانیک و بد المی طرف آجکل مذکور سوئٹ کے لائے پڑے ہیں
لکھنؤ اور دہلی سے جتنا اوہرا و دہر شر سے ہر لفظ چہ پہنچے نہ مادی
نظر آتا ہے کہ گستاخی سبب اس اختلاف کو بند کرنے میں قسم پر
ایک قسم ان الفاظ کی جو خود حضرات شعرا میں چشم بدو مختلف
یا مشترک ہیں جیسے بلبل نقاب زمار مزہج
معرفت پیکان و غیرہ قسم دوم وہ الفاظ کہ سوائے
شعرا کے اکثر خلوق میں مختلف فیہ ہیں جیسے مازار گاہ مذکر گاہ

بولا جاتا ہے اور عوام تو راجا کی بازار گنڈا گنڈی بولتے ہیں + یا اسپتال
 دفعہ رپورٹ کہ حضرات عوامین مختلف فیہ ہے اور قسم قسم قوم
 بلا سوچے درمان ہے جسکا لطف بلا بعیدہ بین ملتا ہے کہ شفیقہ اندر
 انکے سامنے لیجائے وہ اسکو بھی لباس تانیت پہنا کر آپ کو
 ہنسا دینگے خصوصاً حج کے وقت کہ فرانس کے (بادشاہین عالم کے
 حالانکہ مفرد بادشاہ کو مذکر ہی بولینگے + یا کہینگے) (شکرا آئی تھی) (اوسین
 کل ایک ہمتھی تھی) (اور دو ہمتھا تھا) یا زمانگے (ہم آج ہوئے میں
 بیٹھے دوئے کو لگاتے تھے کہ چڑھنے نے دئے سے ندئے میں
 گدیا +) چوہ فیصہ ہی آوے ہوا + بہر حال انہیں حضرات کی خاطر یہ
 رسالہ لکھی گئی + انہیں سنیں لکھا گیا + خدا کرے کہ شہرا ان حضرات کے اس سال
 تسلیم اور ہندو مت موٹ و مذکر کو بہتر ترسیم فرمائیں +

اور تقسیم ابواب و فصول کی اس رسالہ میں کیونکر ہو کہ قواعد کلیہ ایسے ہیں
 پائے جاتے جنکے رو سے مذکر کو موٹ کر لینگا اختیار ہو + اگر میں تو بہت
 قلیل اور میں بھی اختلاف اور اشتراک + بلکہ مدار کار متبع اہل زبان پر ہے
 جیسے فکر موٹ ذکر مذکر + قسم موٹ جسم مذکر + قدر موٹ بدر مذکر +
 اب اس کا قصہ کوئی کیا بیان کرے مگر ان کچھ کچھ صفت اور سبب
 تانیت و مذکر کے کہیں کہیں لائق بیان ہیں + اور واحد و جمع کا قاعدہ بھی
 قابل احوال ہے + اور باقی تعلق بہ متبع و ساعت ہو + اور ماخذ اسکا

کلام فصحا اور اہل زبان کا ہے + اور فصحا اور اہل زبان ہندوستانی
اہل دہلی و لکھنؤ سے مراد ہے جنہیں خواص اور عمائد کے اجماع سے ورتی
زبان ہوا کرتی ہے اور وہ عوام تک میں برتی جاتی ہے + اور پھر تمام ہندوستانی
انہیں دونوں مقاموں کا مقلد ہے +

اس لئے اس رسالے کی تین فصلیں کی گئیں + **فصل اول خاص**

جاندار یعنی انسان و حیوان کی تائید و تذکرہ و مفروضہ کے بیان میں

فصل دوم استنباتات اور جادات کی بیان میں **فصل سوم**

میں تمام جہان کا رنگ و یا کس خشک و تر + سرد و گرم + کھان و کپاہ

یعنی سب لغات عربی فارسی ترکی ہندی وغیرہ جو کلام اساتذہ اور

فصحا و ساقی و حال دہلی و لکھنؤ میں پائے او کو سہ ایک ایک سند کے

جسمین ضمیر تذکرہ یا تائید کی کہلی ہوئی ہو ترتیب حروف تہجی ایک جدول میں

لکھا + جدول تین خانوں کی + پہلا خانہ مربع لکھا گیا اسطے + دوسرا

خانہ مستطیل سند کے لئے نظم ہو خواہ نشر + تیسرا خانہ پھر مربع نام کے

واسطی اور بعد ترتیب کے جو دیکھا ایک تذکرہ نظر ثرا مفید دیدہ مستفید

کہ جی ہی لگے اور پھر سہل کو فائدہ نہیں ہو اب آگے کیا جاسکتا ہے + اور

راہ کے لئے اس کلام میں اگر کچھ ثواب نامہ لکھا تو غالب ہی عذاب ہی ہو

کیونکہ یہ بھی ایک طرز کا فیض عام ہے اور رفاہ ظاہری + لیکن آرزو ہے

کہ خداوند تعالیٰ میرے بانیوں پر جس کے ریاض متواتر کو حسن قبول ہے

ممتاز اور طراز شہرت سے سرفراز کرے + اور نام اس سالہ کا پہلے
 سنہ الاستاد رکھاتا + لیکن برادر عزیز گرامی شان سراپا تیسرے نمبر
 زکی و عالی طب سیر اولاد علی صاحب تخلص بلگرامی نے تاجی نام اسکا
 فیض صفیر باعتبار آغاز تسوید کے مقرر کیا + مگر ایک ترتیب آخر میں
 فیض صفیر ایک مجموعہ فن شاعری کا نام قرار پایا + اور اوکے ساتویں حصہ کا
 نام رشتات صفیر ہوا اور وہ ہی سایہ ہے + اور یہ رسالہ اکثر
 عمائد و محققین کے نظر سے گزرا ہوا ہے + انہیں سے حضرت فلک مرتبت
 نجم الدولہ دبیر الملک خواب اسد اللہ خاں صاحب بہادر نظام جنگ و
 مرزا نوشہ + غالب تخلص + اور فلک جاہ عالی باہگاہ مراج خاندان شہزاد
 محمود و مرج برادر صفیر و کبیر جناب مرزا سلامت علی صاحب دبیر لکھنؤ کا
 اور نور علی زمان المعی دوران نقاد فن معیار نو و کمن نکتہ احباب حجاب
 ادراشناس فراست اسامی والا گرامر و سرحد و پیر عالی دودمان ستالی
 خاندان واسطی الاصل بلگرام مقام جناب سید ابن حسن خالص صاحب
 ابن سید نیاز حسن خان بلگرامی ہیں + خدائن بزرگوار و ن کو اپنے حواری
 رحمت بن جگہ دی + صفیر زولیدہ تفریر ایسے ہی اور انہیں لوگوں کا
 تعلیم کردہ اور محبت یافتہ ہے + جو فیوض کہ سالہا سال کی ہر اسی اور
 ہر گزٹ میں بکے پنچے میں اور نکاشکرہ کس زبان سے اور کون + فیض
 ایسے لوگوں کو اب آنکھیں دھندلتی ہیں وہ مرقع ہی برہم ہو گیا خداوند

مستظم دوران محقق زمان باوگار گز شمعان جناب شیخ امداد علی صاحب
بحر کلمہ نوی مدظلہ اور کتبی عصر کامل و ہر صاحب علم و فن جناب میر مظفر علی
اسیر مدظلہ لکھنوی کو سلامت باکرامت رکھے + اور بارگاہ فلک جاہ
کامل شاہ ماسن اہل فن و لطائف ارباب سخن چشم بدور عشرتکدہ نواب
عالی تبار منتخب روزگار عطار و نظیر آفتاب خیر نوح سفینہ سخن کلیم طوسی
جناب نواب کلب علیخان بہادر و آئم اقبالہ و اجلالہ والی راسپور کو
آباد رکھے کہ وہ مقام آجکل ارباب کمال کے لئے جذب کمر بانی اور
شخصا طبعی رکشا ہے **۵** آنا کہ خاک را بنظر کیمیا کنند +
آباد و کہ گوشہ چشمی با کنند + غرض اس رسالے شہرت نام ہندین
ہے خدا پیر کے آئینہ میں یہ صورت دکھائے اور مطبوع ہو کر

مطبوع ہو جاوے **و بالله التوفیق**
فہرست اوان چیز و نکی جن سے سنیدی

دواوین دیوان میر + دیوان سودا + دیوان جرات + دیوان سحر
دیوان درد + دیوان صحیحی + دیوان بیدار + دیوان انشا + دیوان ظفر +
دیوان خسرو علی شاہ + دیوان ناسخ + دیوان آتش + دیوان برق + دیوان
وزیر + دیوان رشک + دیوان سحر + دیوان بحر + دیوان صبا + دیوان زہر
دیوان تلق + دیوان اسیر + دیوان غالب + دیوان مومن + دیوان دوق
دیوان لاف + دیوان آباد + دیوان جالضاحب وغیرہ شاہد علی و کنت

تذکرہ مصطفیٰ خان شفیقہ + شہزادہ قادر بخش صابر + سرایا سخن +
 ٹکٹو یا شہزی حسن + شہزی ببر + شہزی اختر + شہزی فلق + گلزار نسیم +
 قصص قضا نے عجیب وغریب سرور + حدیث شہداء مرزا جان لکھنوی +
 اخبار طلسم لکھنوی عقیوب + اودہ اخبار مولوی غلام محمد خان دہلوی +
 وہ اس لحاظ سے کہ مولوی یعقوب صاحب مولوی کے تلامذہ تھے مشہور ہیں
 اور طلسم لکھنوی وقت میں جاری ہوا تھا کہ ارباب نظر لکھنوی موجود تھے +
 اور یہ اس خیال سے کہ مولوی غلام محمد صاحب دہلوی ہیں اور اکثر لکھنوی
 انھوں کے اعمال کی سند اس اخبار سے لی گئی +

کشف دریای لطافت انشا اللہ خان + قواعد و قواعد و تجارتی سکائی +
 مرآۃ الخ و سلام وغیرہ میرضیہ + فصیح + دبیر + انیس + انس +
 سونس + انیس + اوج + عطارد +

سپاہی متعدد وہ مثل قطعات مرزا جان طبعی وغیرہ + اور بہت کلام فصیح
 سابق رہا ہے دہلی و لکھنوی کے لیے بھی جمع کیا + پر انھوں نے لفظ کو ملایا + الفاظ
 مشترکہ اور مختلفہ کو الگ جہانت کر دیا تو سابق و حالی دہلی و لکھنوی میں
 کہ فرق نہیں رہا ہم تو اس میں اس کے مشترکہ اور مختلف الفاظ بھی کر دے
 گئے باقی با محاط ایک ایک شعر لفظ کے لیے لکھا گیا کہ دہلی و لکھنوی سابق
 حالین کی زبان ہے + متعدد سندین فضول تھیں + اور باعث طول +
 واللہ الحمد والشکر وفضل علی محمد و آلہ آج و ہمیں

مہتد وجہ تسمیہ اور ضرورت ذکر و موہن

سب سے پہلے اسکا بیان کرنا ضروری ہے کہ تائیت و تذکیر اور مفرد و جمع کیا ہے اور اسکی حاجت کیسے ہوتی ہے +

واضح ہو کہ تائیت و تذکیر اور علامتوں سے مراد ہے جنکے سبب سے مرد اور عورت کی ناموں کی پہچان ہو سکتی ہے تاکہ سننے والا سمجھ سکے اور اسکا سبب یہ ہے

کہ مخلوقات عالم تین قسم کے ہیں جادات یعنی تہر نباتات یعنی پٹر حیوانات یعنی جاندار + چونکہ وہ دونوں جاندار نہیں ہیں اور حیوانات ذی روح ہیں تو اس قسم میں انسان اپنے نفسِ ناطقہ کے سبب سے حیوانات مطلق پر اشراف ہے + اور حیوانات مطلق جادات اور نباتات پر افضل +

مگر انسان اپنی حاجتوں کے سبب سے اکیلا نہیں رہ سکتا کیونکہ باوجود شرف کی تاثر حاجت پیدا کیا گیا ہے اور بغیر دوسرے کے ملے اسکی حاجتوں کا رفع ہونا ممکن نہیں + اسلئے چند شخصوں کا باہم ملکر رہنا اور بود و باش کرنا لازمی ہے + اور بچانہ تو والد اور تناسل کے ایک کامرد

دوسری کا عورت ہی ہونا مناسب + اور واسطوں کے احتیاج کے
اظہار مافی الضمیر ہی لازم + اور اظہار مافی الضمیر کے واسطوں بات
کر نیکی ضرورت ہی لاحق ہے + اسلئے انسان کے کام و زبان کو بنا
کرنے کا آلہ بنایا ہے + اور دسوں حواسوں کو بات کو انتظام کرنے کے
اوزار + اور عقل اور مبدی + اور ضرورت اور سکا باءث +

اپس جو آواز آدمی کی زبان سے نکلتی ہے اس کو لفظ کہتے ہیں +
اور لفظ بمعنی دار کو کلمہ + کیونکہ اظہار مافی الضمیر کے لئے بمعنی دار کی ضرورت
ہے + اور جب کئی الفاظ ملتے ہیں تو اس کو کلام کہتے ہیں اور
ہندی میں کلام کو بات + اور بات تنہا نہیں کی جاتی بلکہ دوسرے کے
سنانے کے لئے + اور جب دو شخص آپس میں بات کرتے ہیں تو اس کو
بات کرنا بولتے ہیں + اور بات کی تعریف یہ ہے جس سے سننے والے کو
سکوت حاصل ہو + اور یہ بغیر فعل اور فاعل اور مفعول اور مبتدا
اور خبر کے انتظام نہیں پاسکتا + اور چونکہ بات کرنے میں کہیں ایک شخص کا
ذکر ہوتا ہے اور کہیں دو چار کا + اسلئے مفعول اور جمع کی بھی ضرورت

آپری +

الفاظ جو انسان کے کلام میں آتے ہیں تین قسم کے ہیں اسم + فعل
حرف + اسم ایک کلمہ مستقل ہے جس کے معنی میں ہمیشہ
تصریح کوئی زمانہ سمجھا رہا ہے + اور فعل وہ ہے جس سے

تین زمانوں میں سے ایک زمانہ سمجھا جائے جسکو ماضی یعنی گزرا ہوا
 حال یعنی موجود مستقبل یعنی آنیوالا کہتے ہیں + اور حروف وہ الفاظ
 ہیں کہ اپنی ذات کوئی معنی نہ پیدا کریں + مگر اسم اور فعل کے ساتھ
 ملکر جملہ کو معنی دار کر دین پس برای کلام اور بات کر نیکی جو بند ہی ہیں +
 اور انسان جب آپس میں باتیں کرنے لگتے ہیں تو انہیں کی ضرورت
 ہوتی ہے مثلاً کوئی مرد کسی عورت سے کہیں جا کر کوئی چیز لانا کو
 کہے اور وہ نہ لائے اور کوئی عذر بیان کرے + تو اس بات کے
 لئے ان تینوں کلموں کی حاجت ہوگی جیسے حسین بخش کہے +
 (ای حلیمہ تو آگرے جا کر سردھالالی تو میں کہاتا) اور حلیمہ جواب دے
 (میں تو کل گئی تھی اس سرے سے اس سرے تک سردھو کا
 کہیں نام بھی نہیں ابھی سردھا کہان) دیکھو اس جملے میں اسم
 فعل حرف تینوں کلمے موجود ہیں اور تانیث و تذکیر کی علامتیں بھی
 پس دیکھنا چاہئے کہ انسان کو بات کر نیکی کیسی احتیاج ہے + اور بات
 کر نیکی لئے اسم فعل حرف کی کتنی ضرورت + اور اسم فعل حرف
 کیواسطے بسبب رفع احتیاج مرد و عورت کی تانیث و تذکیر کی گتھدر
 حاجت + اور صیغہ چند شخصوں کے باہم کلام کرنے سے جمع و مفرد
 ضرورت ہو جاتی ہے + اس صیغہ جب مرد و عورت دونوں کلام
 کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنا مقصد سمجھاتا ہے + اور آتا ہے

کلام میں کہی مرد کا نام آتا ہے کہی عورت کا + اسلئے اگر کوئی بچان کی علامت نہوتی تو کہی مطلب سمجھنا نہ جاتا + اور سمجھا ہی جاتا تو بہت دیر ہوتی اور ضرورت رہ جاتی +

پس مرد اور عورت کے لئے علامتین مقررین تاکہ سننے والے کو شک نہ ہو اور ضروری کاموں میں حرج نہ واقع ہو + اور چونکہ خداوند عالم نے لفظ کے ساتھ اسکو بھی رواج دیدیا ہے + اسلئے بچوں تک بڑوں میں ہے مگر کم توجہی اور رفع ضرورت کو خیال سے اکثر لوگ الفاظ میں تانیث و تذکیر کا خیال نہیں رکھتے + اور بے تکان ذکر کو مونث اور مونث کو مذکر بول جاتے ہیں جو قواعد لفظ کے خلاف + اگرچہ اصلی مرد و عورت کی پہچان میں دھوکا کہہ سکتے ہیں + مگر غیر جاندار چیزوں کے ناموں یا افعال کی تانیث و تذکیر میں بہت چوکنا ہونا پس اصلی مذکر و مونث حیوان و انسان میں اور انھیں کو حقیقی کہتے ہیں + اور غیر حقیقی میں جمادات اور نباتات شامل ہیں +

تانیث نظام غیر حقیقی کی کچھ احتیاج تھی کیونکہ جمادات اور نباتات میں مذکوریت اور انوشت نہیں ہے + مگر کئی دھوں سے اس کے اسم میں بھی تانیث تذکیر کا قاعدہ برتنا پڑا اور اسکا بیان فصل دوم کی تفسیر میں ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ تاکہ ناواقفوں کو آگاہی ہو جائے اور تقصیر کو بے دھوکا نہ کہہ سکیں +

اردو کی ماہیت سے سب لوگ واقف ہیں کہ مختلف زبانوں کے الفاظ اس زبان میں مستعمل ہوتے ہیں مگر بیشتر عربی فارسی ترکی انگریزی ہندی پانچ زبانیں باہم ملا کر بولی جاتی ہیں + اور اس زبان کے محققین جو اصول قایم کئے ہیں اس کے رو سے غیر زبانوں کے اسما کا فقط استعمال جائز ہے باقی اور ٹکڑے جلے کے ہندی زبانیں ہونے چاہئیں + جیسے فعل اور حرف + گو بعض موقع پر عربی اور فارسی کے افعال اور حروف بھی محاورے میں آگئے ہوں + اسکا حال آئندہ معلوم ہوگا + پس مذکور مونث کا برتاو اسما کے لئے ہے اور افعال اور حروف سے اسکی بچان + اب مذکور مونث کی قسمیں لکھی جاتی ہیں

مقدمہ بیان اقسام مذکور مونث میں

اردو

سب نے لکھا ہے اور صاحب قواعد اردو بھی کہتے ہیں کہ باعتبار جنس کے اسم کی دو قسمیں ہیں مذکور مونث پھر جس مذکر جاندار کے مقابل ایک مادہ جاندار ہو اسکو مذکر حقیقی کہتے ہیں اور اس کے مونث کو مونث حقیقی جیسا مرد عورت شیر شیرنی بکرا بکری اور مذکور مونث بچان کو غیر حقیقی کہتے ہیں + مذکور مونث غیر حقیقی شناخت بہت دشوار ہے اس کے لئے کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہے اور وہ جنہوں نے قاعدہ کلیہ کی یہ ہے کہ ایک ہی چیز کو کسی شہر کے

رہنے والے مذکور بولتے ہیں اور کسی شہر کے آدمی اوسے چیز کو مومنٹ
مثلاً وہی بعض بولتے ہیں کہ وہی اچھی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ
وہی اچھا ہے +

اور مذکور مومنٹ غیر حقیقی کی دو قسمیں ہیں سماعی اور قیاسی
سماعی اوسکو کہتے ہیں جسکے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہو بلکہ اوسکے
مذکر اور مومنٹ بولنے میں اہل زبان کا نتیجہ اور پیروی کیجیے
جس لفظ کو اہل زبان سے مذکر سنا ہوا اوسے مذکور بولتے ہوں جیسے
لشکر تخت قالین قلند ان چاند سورج آسمان وغیرہ + اور جس لفظ کو
اون سے مومنٹ سنا ہوا اوسکو مومنٹ بولتے ہوں جیسے
فوج بھیڑ سرکار جاجم زمین تلوار وغیرہ + اور مذکور مومنٹ
قیاسی وہ ہے جسکے لئے کوئی قاعدہ مقرر ہو +
مثلاً مذکور مومنٹ سماعی کی بعض مثالیں صاحب قواعد اردو نے
تھیں کہ نین دین جیسے قلند ان چاند سورج آسمان + اور زمین
یہ بھی قیاسی میں داخل ہیں + اس سارے کی فصل دوم سے حال معلوم ہوگا +
اور میرا نشانہ اللہ خان دریائے لطافت میں لکھتے ہیں + کہ
مذکر اور مومنٹ کے اقسام میں حقیقی سماعی تقدیری + حقیقی
وہی جسکا بیان اوپر ہو چکا + اور انسان میں اوسکے لئے الفاظ
اور علامات ہیں + اور مومنٹ سماعی کا کلیہ یہ ہے کہ جسکے آخر میں

نتیجہ

یامی سخنانی معروف ہوگی وہ مونث ابدی ہے سوائی یامی نسبتی
 وغیرہ کے + پر لکھتے ہیں کہ اسکے سوائی مؤنثات سماعی بہت ہیں
 اور اسکی ایک فہرست بھی اونہوں نے لکھ دی ہے + اور پر
 کچھ قواعد بھی بیان کئے ہیں + غرض عجب طرح کا فقرہ نوہ کر دیا ہے
 کہ کہی لکھتے ہیں کہ سماعی اون الفاظ سے مراد ہے جنکے لئے کوہ
 قاعدی مقرر ہیں + اور کہی بقاعدہ الفاظ کو سماعی من داخل کرتے
 ہیں + اور مونث تقدیری کو لکھتے ہیں کہ تانیث اسکی سماعی ہو
 بلکہ اوسین تانیث کی تقدیر ہو جیسے آنکہ کو اس سبب تانیث کہا
 کہ اصل اسکی انکسری ہے اور وہ مونث ہی اور اسطرح تصغیر وغیرہ +
 مگر میری تجویز میں یہ قابل سند کے نہیں + کیونکہ اقسام مذکورہ مونث
 جو کہ حقیقی اور غیر حقیقی کہلاتے ہیں ہی سب باتوں پر محیط ہیں
 چنانچہ غیر حقیقی میں جنکے لئے قاعدے مقرر ہو سکے ہیں اون کو
 قیاسی کہا ہے اور جنہیں قاعدہ نہیں لگ سکتا وہ سماعی سے
 موسوم ہوئے + اور اسکا ہونا ضرور ہے + اور بڑی دلیل یہ ہے
 کہ سماعی منحصر ہے سماعت پر + پس سماعت سے اگر قاعدہ مراد لیا جا
 تو سماعت کی حاجت نہیں رہتی + کیونکہ قاعدہ جاننے والا سماعت کا
 محتاج نہیں + پر سماعی کو دونوں طرح پر سمجھا نقیض ہے اور اس سے
 ناواقف کو دیکھ کا ہوتا ہے + پس جسکو قواعد اردو والی نے لکھا ہے

قول صغیر

یعنی حقیقی غیر حقیقی اور غیر حقیقی کی دو قسمیں قیاسی اور سماعتی + یہ
تقسیم ہو سکتی ہے + مگر میری تجویز میں ذرا یہ بھی اصلاح طلب ہے
اور میں یوں کہہ سکتا ہوں +

کہ مذکور نوشت کی دو قسمیں ہیں ایک حقیقی دوسری مجازی + حقیقی وہ
جس میں صفت ذکوریت یعنی مرد ہونے کی اور انوثت یعنی عورت ہونے کی
پائی جائے اور وہ انسان اور حیوان کے لئے ہے جیسے انسان میں
مرد عورت اور حیوان میں بیل گائے + اور مجازی وہ کہ جس میں
ذکوریت اور انوثت نہ ہو مگر کسی اعتبار سے ایسکو مذکر یا مؤنث
سمالین + اور ایسی چیزیں جادات اور نباتات میں ہیں + اور عطا کی
جسے زیر یا تحفیر یا فوق و تحت وغیرہ میں جیسے آسمان فوق ہے
مذکر ہوا اور زمین تحت ہے مؤنث شری + اور اس طرح اور بھی قاعدے
ہیں + جنکے سبب جادوی اور نباتی چیزوں کو بھی مذکر یا مؤنث کہہ لیا
ورنہ حقیقت میں یہ قابلیت تائید و تذکر کی نہیں رکھتے + پس
یہ بھی شامل ہوئے تو بسبب نہوئے ذکوریت اور انوثت کے

پہچاننے کی علامتیں مقرر کرنی ضرور ہوں + اسلئے مجازاً وہی
علامتیں جو حقیقی کے لئے ہیں وہ بھی انہیں دی گئیں + اور اوپر ہی
قاعدے مقرر ہوئے جنکا حال فصل دوم سے معلوم ہوگا +
پس بقدر الفاظ کہ قاعدوں میں مضبوط ہو سکتے ہیں انکو معلوم کیا

یعنی او عین علامت تائید و تذکیر کی موجود ہے نہ کہ قیاسی + کیونکہ جب علامت موث کی مثلاً لفظ میں موجود ہوگی اور سکو خواہ مخواہ موث کہنا پڑے گا اس میں حاجت قیاس کی کیا ہوگی یعنی دوسرے کسی لفظ پر قیاس کرنا باوجود علامت کو بے معنی ہے مگر جس میں علامت اور اسباب کا لگاؤ نہ ہو سکے اور سکو اللہ مسموع کہہ سکتے ہیں + یعنی جس لفظ میں مذکر یا موث سنتے آئے ہیں + اور اس کو سماعی کہتے ہیں + پس میری تجویز سے حقیقی اور مجازی + اور مجازی کی معلوم اور مسموع قسمیں ٹھہرن + اور انشاء اللہ خان کی رائے سے حقیقی سماعی تقدیری اور صاحب قواعد اردو کی تحریر سے حقیقی غیر حقیقی اور غیر حقیقی کی قیاسی اور سماعی + سے اب اس کو خواہ تو یا بل سمجھ لے خواہ بچھڑال + مگر سبب اس کے کہ مشہور ہی قیاسی اور سماعی ہے اور وہ میرے مطلب کا منافق نہیں ہے کیونکہ میں بھی ایک طور سے اوسے قیاسی کو معلوم کرتا ہوں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس کتاب کی تقسیم مشہور طور پر کی جائے + اور میری رائے میں موث تقدیری علمیت کی سبب بعض اسماء میں پائی جاتی ہے جیسے گلستان اور حصن حصین کتابوں کے نام ہیں کہ اصل میں گلستان یعنی باغ مذکور اور حصن یعنی حصار مذکور اور حصین اوسکی صفت مضبوطی + مگر کتاب علم ہو کر دونوں نام موث ہو گئی یعنی لفظ کتاب اسمین تقدیری + باقی آئندہ

مذکر

بیان مذکرات و مؤنثات حقیقیہ میں

تانیث و تذکیر انسان

تہذیب میں لکھا گیا ہے کہ اصل تانیث و تذکیر انسان و حیوان کے لئے ہے اور سبب نطق کے اسکا بہ تبا و انسان ہی میں ہوتا ہے اسلئے پہلے انسان کا تذکرہ مناسب ہے + اور اب بیان سے فائدہ کا سلسلہ نمبر وار قائم کیا جاتا ہے تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو +

فائدہ اول مرد اور عورت کو عربی زبان میں ذکر اور انثی کہتے ہیں + مذکر اور مؤنث نہیں کہتے + مگر اوس حال میں کہ جب تانیث یا تذکیر کو اسم کی شناسائی کے کلام میں کسی ضمیر یا کسی علامت سے ظاہر کریں اوسوقت اوسکو مذکر یا مؤنث کہہ سکتے ہیں + جیسے مضاف یا مضاف الیہ کہ بدون ضرورت اضافت کو کوئی لفظ بذات خود نہ مضاف پر نہ مضاف الیہ +

و

فائدہ دوم پہلے کو مراد و محورت کے لئے القاب ہیں جبکہ سب سے
تذکرہ تانیث کی پہچان ہوتی ہے اور وہ القاب اکثر آپس میں مقابلہ کے
سبب مونث یا مذکر بولے جاتے ہیں +

القاب مؤنث					القاب مذکر				
مان	امان	مادر	دادی	جدہ	باپ	بابا	پدر	دادا	جد
نانی	بہن	خواہر	بھابھی	بھابی	نانا	بھائی	برادر	بھئی	میان
بی بی	بھو	بیٹی	دختر	بھینہ	بیٹا	پسر	بھوپا	خالو	چچا
باجی	بھوپا	خالہ	چچی	مانی	مارن	سالا	بھتیجا	بھانجا	نواب
سالی	بھتیجا	بھانجا	بھیم	خانم	بیگ	مغل	خان	آغا	راہی
رانی	انا	ددا	چھوٹا دایا		راہ	کوکا	نوسا	پوتا	ناتی

اس فہرست میں بعض القاب رشتوں کے سبب اور بعض قوم اور بعض خطاب کے
بابت سے مذکر اور مونث بولے جاتے ہیں + اب انکی تفریق اور تصریح
آئندہ ہوتی ہے +

ف

قول الشافعی

فائدہ سوم دوسرے مذکر و مونث حقیقی کے واسطے علامات ہیں
میر انشاء اللہ خان دریائے لطافت میں لکھتے ہیں کہ بعض الفاظ
کسی حرف یا حرکت کی سبب مونث مذکر پر دلالت کرتے ہیں جیسے
پیاری بایں معروف مونث اور پیارا ساتھ الف کی مذکر + اور اسطرح
اور ہی تبدیلات لکھی ہیں جسکا بیان آگے ہوگا + اس مقام پر الف اور

یہ تختانی معروف کا ذکر نہا ہے جو اصالی علامتین مذکور نوشت کی ہیں
اور اس اللہ اور سی کا بیان صاحب قواعد و الاسرار کرتے ہیں *

جن اسموں کے آخر آیہ ہو خواہ وہ اسم ہندو یا ہون یا فارسی یا عربی
 مگر ان کے آخر علامت اسم تفضیل مونث عربی جیسے عظمیٰ کبریٰ +
 یا علامت تانیث اسم عربی ہو جیسے لکھ مددہ والدہ تھانہ
 وہ اسم اکثر مذکر ہونگے جیسے گھوڑا لڑکا بندہ وغیرہ مگر چند اسم
 مونث جیسے آبا بوا وغیرہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +

عاصی کے نزدیک فقط یہی کہ دنیا مثل النشأۃ اللہ تعالیٰ کے کہ الفاظ
 ہی اسماء میں تبدیل ہوتے ہیں + اور مانند صاحب قواعد اردو کے کہ
 آیۃ باستثنا سے چند الفاظ مرنٹ جنکے آخر الف میں + علامتین مذکر
 اور مونث کی ہیں کافی نہوگا + کیونکہ نہ مذکرات مستثنیٰ کا حصہ ہو سکتا ہے
 نہ مونثات مستثنیٰ کا چند الفاظ لکھ دینے سے ناواقف وہو کا پائے سے
 بچ نہیں سکتا + اسلئے اسکی ایسی علامتین لکھی جانی مناسب ہیں +

کر اطمینان ہو جاوے +

خاصی کا قول یہ ہے کہ الف آخر لفظ کا پیشک علامت تذکر ہے مگر
الفاظ ہندی میں اور بعض غیر زبانیں ہی اگر ہے تو وہ کہ کتابی حسب بیان
اپنے مقام پر ہوگا۔ مگر الفاظ ہندی میں ضرور بشرطیکہ ایسا کہ اس الف کا
دیکھ بھول سے ہو سکے جسے دیکھا لوں گا کہ دون الفاظ ہندی

یا لڑکا اور بندہ کہ اول ہندی اور دوم فارسی ہے جس میں ہاؤ موز الف
 بن سکتی ہے + پس امالہ اسکایا ہجول سے اس طرح ہوگا جیسے آپ کے
 بیٹے کو لونڈے نے خر بوزادید یا + یا + آپ کے لڑکے سے بندہ کو
 کچھ کہنا ہے + یا + آپ کے لڑکے کے + میرے بیٹے کے + خر بوزادید
 الف تھا اور امالہ اسکایا ہجول سے ہوا + ایسے الف کو میں الف تکرار
 کہتا ہوں +

اور جس الف کا یاے ہجول سے امالہ نہ ہو سکے وہ اصلی الف ہے
 ہرگز علامت تذکیر میں بلکہ مذکور موت و موت میں آئیگا اور یاے ہجول
 کسی میں بلکیگا + وہ الفاظ ہندی ہوں یا فارسی یا عربی + جیسے بابا
 مرزا ملا وغیرہ مذکر + اور اما بوا وغیرہ موث + اسکو جب بولیں گے
 تو یوں بولیں گے + آپ کے بابا کو مرزا نے خر بوزادید یا + مذکور یوں +
 آپ کو بابے نے مرزے کو خر بوزادید یا + باقی تفصیل اسکی فصل دوم میں
 ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ
 اب سمجھو کہ قید امالہ کی کتنی مطابقت ہے اور اس قاعدے سے دہو کا میں
 ہو سکتا +

مگر یاے ہجول بجای الف تذکیر کے دو حالتوں میں آتی ہے + یا اوس
 حالت میں جب کوئی حرف ان حروف رد الٹ سے اوسکے آگے آئے
 یہ ہیں سے تے کو تے کی کا تک یہ نو حرف ہیں

کہ الف تذکرہ یا سے مجہول سے بدل دیتے ہیں جیسے لڑکے پر شامت
سوار ہے + لڑکے میں عیت + لڑکے سے چاقو لے لو + لڑکے نے غل کیا
لڑکے کو بلاؤ + لڑکے کے کپڑے نکالو + لڑکے کا غصہ دیکھو + لڑکی کی
خند سمجھو + لڑکے تک سب باتیں تھیں + مگر حرف تک کہی اما نہ نہیں ہی
گرتا + جیسے لڑکا تک نہیں آیا +

یا الف تذکرہ حالت جمع میں یا سے مجہول سے بدلنا ہے جیسے لڑکے دوڑے
وغیرہ + باقی بیان اسکا مقام جمع میں ہوگا +
اس علامت تذکرہ الف تذکرہ ہے نہ کہ عموماً سب الف + اور الف تذکرہ کی
تعریف یہی ہے کہ یا سے مجہول سے بدلے +

اسکے سوا اور بھی الف میں جو اسماء مذکر کے ہیں اور یا سے مجہول سے
نہیں بدل سکتے + اسکو الف تذکرہ کہیں گے بلکہ اصل الف کہیں گے + اور انکی
تصحیح فصل دوم میں ہوگی + بیان مجمل بیان کیا جاتا ہے + اور وہ یہ +

فائدہ چھارم جو اسکا کہ علم میں داخل ہوں اور او میں الف ہو اور
گزر یا سے مجہول سے بدلنا جائز نہیں جیسے بابا چچا وغیرہ +

فائدہ پنجم جس لفظ میں الف ہو اور فاعلیت مابلی جائے وہ بھی یا
مجہول سے نہ بدلیگا جیسے دانا بلیا +

فائدہ ششم جس لفظ میں الف ہو اور کسی قوم کا نام ہو وہ بھی یا مجہول
نہ بدلیگا جیسے امرزا +

ف

فائدہ ہفتم جس لفظ جمع عربی کے آخرین الف ہو وہ بھی یا ی محمول
سے نہ بدلے گا جیسے امرأ فضلاً شعراً وغیرہ +

ف

فائدہ ہشتم اسم تفضیل عربی کا ہندی طریقے سے الف سمجھ کر
یا ی محمول سے نہ بدلا جائیگا جیسے عظمیٰ کبریٰ +

ف

فائدہ نهم اسی طرح صل علیٰ مصطفیٰ مرتضیٰ وغیرہ کا بھی حال
ہے +

اس طرح کے اسما سب مذکر ہیں اور ان میں الف اصلی ہے اسے تبدیلی
انکی یا ی محمول سے نہیں ہوتی + اب جبکہ تبدیلی ہو سکتی ہے یا
نہیں ہو سکتی مگر یا ی معروف سے بدل سکتے ہیں اور انکا حال لکھا جاتا
ہے +

ف

فائدہ دہم الف تذکر کی تبدیلی حالت تانیث میں یا ی معروف سے
ہوگی + اگر وہ الف یا محمول سے نہ بدل سکے جیسے چچا مذکر چچی مؤنث
پوپا مذکر پوپہ مؤنث + اور سب اسکا یہ کہ یہ اساعلم میں داخل
ہیں + اور علم کا الف یا محمول سے بدلنا وہ نہیں +

ف

فائدہ یازدہم ایک الف تصغیر ہے یعنی پہونٹا ٹرا کسی چیز کا
خواہ پیار کی راہ اسے ہو خواہ تحقیر کی راہ سے اور اس تصغیر کی دو
قسمیں ہیں ایک وہ کہ جسمین فرق مذکر کا نہیں + مذکر میں بھی یہ الف
داخل ہوگا اور مؤنث کے بھی شامل جیسے بابا کو بابا + بھائی کو بھیا

نیز صفحہ ۴۷
یہ مذاکرات ہیں + اور بہن کو ہینیا یہ موشن ہے + خواہ تنقیر کی راہ سے
جیسے رستم کو رستمافتنہ کو فتوا + مذاکرات ہیں + اور بہن کو ہینیا یہ موشن
ہیں +

اور دوسری قسم الف تنقیر کی وہ ہے جو موشن مذکر میں تفاوت دکھائے
اور علامت اسکی ژاں تنقیر ہندوستان الف تذکیر کے + یا بابا و تانیث کو +
ان مصغرات میں جو چیز تذکیر کی تانیث اور تانیث کی تذکیر ہو ا کرتی ہے
اور میں الف اور سی کی تبدیلی ہوتی ہے جیسے ہیکڑا مذکر ہیکڑی موشن
اسی طرح لنگڑا + لنگڑی + مکڑا + مکڑی + اور جو چیز مذکر عیشہ رہتی ہے
یا جو چیز عیشہ موشن رہتی ہے اونکو آ اور سی میں تبدیلی نہیں ہوتی +
جیسے جہوڑا مذکر اسکی تانیث جہوڑی نہیں ہے + اور انگڑی + پلگڑی
لعلڑی موشن اسکی تذکیر انگڑا + پلنگڑا + لعلڑا + نہیں ہے +

فائدہ دوازدهم اویسی قاعدہ نامی محقق کا بھی ہے + کیونکہ اردو کا
ضابطہ یہ کہ نامی محقق الف مذکر کی عربی ہون یا فارسی + الف بن سکتی
اور یہ وہ لفظ ہندی جو بابا بنا ہے + اور او میں ترکیب فارسی یعنی
عطف و اضافت واقع نہیں ہوتی + جیسے اس شعر میں شعلہ کا لفظ کہ
توا فیہ میں اگر الف سے مستعمل ہوا ہے اب تو ہم نے رخ پر نور کو شعلہ بانڈا +
آگ کیون ہر گئے مضمون تا بانڈا بانڈا + اور چونکہ الف تذکیر کی قید
ہندی الفاظ کے الف کے لئے ہے پس یہی حکم نامی محقق کو بھی الف مذکر

ہو جاتا ہے + اس صورت میں مثل الف تذکر کے اسکا بھی امالہ یا ہے
مجبول سے ہوگا + اور باقی بیان اسکا فصل دوم میں کیا جائیگا +
الف تذکر کا بیان ہو چکا + اور یہی بایں معروف سے بھی بدلا جاتا ہے
حالت تانیث میں اور اسکو بایں تانیث کہتے ہیں + اس کے بعد اس کی
ذکر ضرور ہے +

بیان بایں تانیث داخل اسمای مؤنثات حقیقی

فائدہ سینچد ہم بایں تخیانی دو قسم کی ہے ایک مجبول جسکی تبدیلی
بیان ساتھ الف تذکر کے اوپر ہو چکا ہے تبدل اعدسیرم کی بایں
دوسری معروف جسکا ذکر اب ہوتا ہے جیسے کلیم سلیم عتی علی
کی یا کہ + اور بایں مجبول خاص مذکر کے لئے ہے جیسا اوپر لکھا گیا + اور
بایں معروف خاص مؤنث کیواسلئے ہے جیسا اب لکھا جاتا ہے + پتہا
حید الفاظ اور حد شکوئے

بیان

فائدہ چھارچ ہم سیرانشاد اللہ خان لکھتے ہیں کہ جسکے آخر میں یا
معروف ہیں جیسے مؤنث ابدی ہے اور یہ کلیہ ہے + سوائے
بایں نسبتی کے + یا جو فاعل کے معنی پیدا کرے +

بیان

اور صاحب قواعد اور وہ لکھتے ہیں + کہ سوائے اسم پیشہ والوں کے جن ہونکے
آخر بایں معروف ہو اکثر وہ اسم مؤنث ہوتی ہیں خواہ وہ مذکر حقیقی ہو
یا غیر حقیقی جیسے گھوڑی بکری روٹی وغیرہ کے + مگر بانی

سولی گھی جی اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں +
 اور عاصی کی تجویز میں یا ی سروف الفاظ ہندی کی علامت تانیث ہے
 لیکن وہ سی جیکے مقابلے میں الف تذکیر جیسے بیٹی بیٹا وغیرہ +
 یا انعال میں جیسے آیا آئی وغیرہ باستثناء چند الفاظ جیسے پانی گھی
 وغیرہ جسکا بیان سہ مثال کے فضل روم میں ہوگا
 اور بعض الفاظ میں سی ایسی ہی آتی ہے جسکے مقابلے میں الف تذکیر نہیں آسکتا
 جیسے مانی بلانی وغیرہ اسکی سی کو بدل کر باجا ہنسی برادر اور بہا بہا ہنسی
 بہانی ہنسی کہہ سکتے ایسی سی کا نام ہی یا تانیث ہی مگر اس طرح سے
 جیسا الف تذکیر کے ذکر میں قسم دوم لخصیر کے ساتھ فائدہ یازدہم میں
 بیان ہو چکا ہے +
 اسکے سوا اور بہت سے الفاظ کی سی میں بعض مخصوص مذکر ہیں + اور
 بعض مذکر سونت میں مشترک +

ذائدہ یا تودھم مذکر کے لئے یا ی نسبت اکثر دلالت کرتی ہے جیسے
 پنجاب پنجابی اور سیوات سیواتی اور بنگالہ سے بنگالی وغیرہ + یہ
 فائدہ شانزدھم اور الفاظ عربی اور فارسی میں جو سی نسبت ہوئی
 اور میں سے اکثر سونت مذکر کے لئے مشترک ہیں + جیسے خراسان
 اور اصفہان سے خراسانی اصفہانی + کہ وہ مرد خراسانی آتا ہے
 اور وہ عورت خراسانی جاتی ہے دونوں میں یا ی مذکور الف سے

تبدیل نہو کی بخلاف الفاظ ہندی کے جبکہ آخر یا نسبت ذیہ اسکے
لئے اور قاعدی میں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں *

فائدہ ہفد ہم ہندی الفاظ میں بجائے یا نسبت کو ن
لگاتے ہیں جیسے پنجاب سے مذکر کی لئے پنجابی اور مونث کو واسطی پنجاب
اور بنگالہ کے لئے بنگالین *

فائدہ ہجمل ہم اور کبھی بجائے یا نسبت کو مونث کے لئے کافی
ن درت ہین ہو تا جیسے پوربی مذکر ہے مونث کو پوربن ہین کہہ
سکتے اس لون کے بعد ایک یا ی معروف اور لگا کر پوربنی کہتے ہیں

فائدہ نوں دہم اور کبھی یا ی معروف تانیث اور یا ی نسبت کو خلاف
ن علامت تانیث ہی مگر ادن الفاظ میں جبکہ آخر الف
یا یا ی تختانی نہو + اور دوسرے حروف ہون جیسے فقیر آئیر نصیب
محمود میں نون بڑا کر فقیرن آئیرن نصیبن محمودن عورات کا
نام ہوتا ہے یا جیسے بنگالین مقبہ آہ ضلع شاہ آباد میں ایک طوائف کا
نام ہے بغیر اسکے کہ وہ بنگالہ کی رہنے والی ہو + یہ نون بجای یاے
تانیث کے ہے

فائدہ بستم + انشاء اللہ خان لکھتے ہیں کہ + کبھی مونث کے لئے فقط
یاے تختانی معروف لگاتے ہیں اگرچہ اسکے مقابل میں الف
تذکرہ جیسے پٹان میں الف تذکرہ ہین اور پٹانی میں یاے تانیث

فائدہ

اسی طرح برہمن اور برہمنی + اور کہی اسکے ماقبل الف اور نون زیادہ
 کرتے ہیں جیسے مغل مغلانی سید سیدانی + اور کہی یا تھائی
 مذکر سے دور کرتے ہیں اور الف اور نون اور یا و تھائی تانیث کے
 لئے لاتے ہیں جیسے کتری کترانی + اور کچنی نون خلاف قیاس
 ہے + اور دوتنی میں مضایقہ نہیں کیونکہ اسکا ذکر دوم ہے کہ
 دوتاہنیں کہ مونٹ اوسکی دوتنی ہو + اور مٹانی مونٹ ناموں کی
 خلاف قیاس تہہ بہت سچی اور پھٹی کے کیونکہ اصل ناموں کی
 ناماتی اہل سند نے الف کو سات واو کے مثل عمو کے بدل کیا اور
 نون غنہ کثرت استعمال سے مشہور ہوا +

اور صاحب قواعد اردو کا بیان اس طرح ہے کہ الفاظ ہندی میں
 حروف مندرجہ ذیل ہی علامتیں مونٹ کی ہیں

ن	جیسے	دولہن	کنجرن
ین	ایضاً	نپتاین	کتبائین
نی	ایضاً	کھارنی	سٹارنی
انی	ایضاً	کترانی	مہترانی
ا	ایضاً	ناکا	

اور پھر لکھتے ہیں کہ جس اسم واحد مذکر حقیقی مقبلہ کے آخر آ ہو
 حالت تانیث میں اکثر اوسکس الف کو بائی حروف پایا گئے ہیں

جیسے لڑکی، بوڑھا، بوڑھیا، چڑا، چڑیا، اور کبھی نون کے
ساتھ جیسے کچر، کچرن، اور جن اسم مذکر جاندار کے آخر ہ یا ی
معروف ہو حالت تانیث میں اس ہ یا ای کو ن کے ساتھ
تبدیل کرتے ہیں جیسے دولہ، دلمن، تیلی، تیلن، تھولی، تھون
دھولی، دھون، اور اکثر اسم جنس جو ظاہر تذکرہ تانیث میں مشترک
ہیں ان کی تیز کے لئے یاے معروف، نر ہا کر موش بولتے ہیں جیسے
ہرن، ہرنی مرغ مرغی، کبوتر، کبوتری، تیتیر، تیتیری، انتہا
اور عاصی اس کو صیغہ سمجھا ہے فائدہ نون میں بیان کرتا ہوں +

فائدہ بست و یکم ایک علامت موش کی نون زاید ہے آخر
اسما میں + وہ اسمای نوعی ہون خواہ اسمای شخصی جیسے شیران
نوزن اسمای شخصی + سنارن، لہارن اسمای قومی + سرن، رگن
اسمای صفات + کشمرن پنجابن اسمای ولایت + تلبہ
پورب میں نون کے ماقبل کسرہ دیکر بولتے ہیں جیسے سنارن +
لہارن + سرن وغیرہ اور اس صیغہ میں کو بہن، کبیرہ، دھوز +
حالانکہ محاورہ اہل زبان میں نون کے ماقبل فتح ہے نہ کسرہ +

فائدہ بست و دوم اسمای غیر انسان میں اس نون کے بعد
ایک یا ہی بڑیگی جیسے شیرنی، دیوئی، بہتئی، ستئی + اور کبھی
یا بعد نون کے نوع انسان کے لئے بھی لاتے ہیں جیسے ہتئی

نور

نصف صفر	۵۴	سبب صفتی
فائدہ بست و سوم جب آخر لفظ میں نون اصلی ہوگا صرف سی پر اکتفا کرینگے جیسے پھان پھانی کچن کچنی +		
فائدہ بست و چھارم تائیت قومی میں کہی بہ نتیج فارسی کے پہلے اصل لفظ پر الف نون جمع کلاتے ہیں پھر سی تائیت کی لگاتے ہیں عظمت کی راہ سے جیسے سخانی سیدانی مغلانی +		
فائدہ بست و پنجم نون تائیت یا ی ماقبل کو گرا دیتا ہے جیسے مالی مان ہنگی ہنگن جوگی جوگن نائی ناین حلوائی حلوائی تنبیہ حلوائی اور نائی میں دو سی تین پہلی قائم رہی اور دوسری گر گئی +		
فائدہ بست و ششم آخر اسم میں کہلا ہوا او جسکو او بھول کہتے ہیں مخصوص عورتوں کے لئے ہے جیسے مسماۃ کلو + اور + دبا ہوا او جسکو او معروف کہتے ہیں مخصوص مردوں کیواسطے جیسے مسمی کلو اور یہ اکثر لبیب ترخیم کے ہوتا ہے +		
فائدہ بست و ہفتم ترخیم کے معنی ہیں گرا دینا حرف آخر کا کلمہ سادہ اور غیر سادہ اسے + اور اسکی ضرورت یہ ہوتی کہ نامونگی لمبائی اور چوڑائی ہر وقت کے کپارے میں باعث تکلیف ہوتی آئے تخفیف کی صورت نکالی مثلاً مسمی کلو کا اصل نام کالیجان + یا کالے بیان ہے اور مسماۃ کلو کا نام کالی ہے تخفیف کلو اور کلو کا		

اب اس کے چند اقسام فائدہ مند ہیں کہ جیسے جیسے ہیں +

۱۰۰

فائدہ بست و ہشتم کہی ترجمہ ساتھ واو کے ہوتی ہے اور وہ
اسما اکثر مذکر مونث میں مشترک ہونے میں جیسے اصلی نام
امیر بخش نور بخش کریم بخش حسن بخش حسین خیر و غیرہ مردوں کے
نام ہوتے ہیں اور طوائف کے ہی + اسکی ترجمہ مردوں کے لئے
سہمی امیرو یا کہی امیرو نورو کریمو حسنو + اور عورتوں کیواسطے
سماۃ امیرو نورو کریمو حسنو کہی حسنو +

۱۰۱

بست و نہم کہی بجای واو کے توں سے ترجمہ ہوتی ہے اور وہ
بھی مرد اور عورت میں مشترک ہوتے ہیں امیرن کریمن مردوں کے
اور امیرن کریمن عورت کیواسطے +

۱۰۲

فائدہ سی ام اور کہی سی سے ترجمہ کیجاتی ہے جیسے حسین بخش
سے حسینی کہ مرد عورت میں مشترک ہے +

۱۰۳

فائدہ سی ویکم اور کہی مونث کے لئے الف سے ترجمہ ہوتی ہے
جیسے حسن بخش سے حسنی +

۱۰۴

فائدہ سی و دوم اور کہی مذکر کے لئے کوئی حرف نہیں ملاتے
اور آدہ نام بکارتے ہیں + جیسے امیر کریم نور +

۱۰۵

فائدہ سی و سوم اور کہی مونث کی واسطے ہی جیسے امیر
دزیر نظیر طائف کے نام +

فائل سی و چھار اور کبھی مذکر کے لئے الف زیادہ کرتے ہیں جیسے
آکا آوا +

فائیم سی و پنجم اور کبھی مذکر کے واسطی ہی جیسے نور بخش ہے
نوری +

فائد سی و ششم اور بعض اسما بحالت ترخیم مذکر و مؤنث ہیں
کیساں ہیں + جیسے قطبن مراد ن جمعیت کہ اصل الکی مذکر میں +
قطب الدین + مراد علی + جمعیت خان ہی + اور مؤنث میں قطبی بیگم
اور بی مراد بخش اور بی جمعیت ہی +

فائد سی و ہفتم اور مجملہ علامت تائید کے لفظ آنا کا
ہے کہ جن ناموں کا خبر و ثانی آنا ہوگا وہ مؤنث ہیں + جیسے ظہور النساء
وحید النساء +

فائد سی و ہشتم اسطرح فائیکہ قبول جس نام کے جزو ثانی میں ہو
مؤنث ہے جیسے حمد فاطمہ + کنیز قبول وغیرہ + اور بنگالے کے
ایک دہی کلکتر کا نام غلام قبول ہی تھا + ان دونوں ناموں میں کنیز
اور غلام سے فرق پڑتا ہے +

فائل سی و نہم اسطرح بزرگان مذہبی کے اسما جس نام کے جزو ثانی
ہونے لگے اگر وہ مذکر ہیں اور کنیز کا لفظ اس کے قبل نہیں ہے تو مذکر ہے
اور اگر کنیز کا لفظ ہے تو مؤنث ہے جیسے کنیز رسول +

میر الشار اللہ خان نے اس بیان کو بہت شرح و بسط سے لکھا ہے
اور اس میں تفریق یہ کی ہے کہ کون کس مقام کے نام میں + مگر عامی کو
یہ تطویل یا طویل معلوم ہوئی +

ان کثرت اور خطاب اور صفات اور اسم فاعل اور اسم مفعول وغیرہ
قابل بیان کے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور کا ذکر فصل دوم میں کیا جائیگا
اب حیوانات کی تائید تذکر لکھی جاتی ہے +

تائید تذکر حیوان

فائدہ چھلر شل انسان کے حیوانات کے لئے ہی وہی علامتیں
آف اور آہ مخفی تذکر کی اور آہ اور آہ وغیرہ موت کی ہفت
ہر لکھنا اور کا فضل ہے + جیسے مرغا مرغی پیرا پیری + بچا
بچی + اور آہ مخفی جیسے پروانہ اور آہ مخفی قمری اور آہ مخفی
ناگن + اب اور فاعل سے اس کے لئے لکھ جاتے ہیں +

فائدہ چھل و یکم بعض اسمیں تذکر کے لئے آ اور موت کی لئے
یا لگاتے ہیں جیسے چرا چرا +

فائدہ چھل و دوم بہت اسمیں علامت تذکر کی آہن سے
بلکہ آہ معروف ہیں جیسے بندہ دیو بندگ کبوتر مرغ مگر غشا
کے لئے آہ اور آہ اور آہ لگاتے ہیں + جیسے بندہ دیو کبوتر

سینڈکی کبوتری مرغی +

فائدہ چھل وسعم اور بیت ایسے ہیں جنکے اسم میں الف تذکرہ
اور وہ مذکور ٹھٹھ میں لکھا ہے جیسے کوا +

فائدہ چھل وچھارم بیت ایسے ہیں جنکے اسم میں الف ہا اور وہ
ٹھٹھ کد تے ہیں جیسے مینا + شا +

فائدہ چھل و پیچ جن حیوانات میں یہ علامتیں ہیں لک سکیتن وہ
نر اور آدہ سے بچائے جاتے ہیں + پیچہ نر مذکر مادہ خروٹ اور
نر مادہ نر اور مادہ گادہ ٹھٹھ +

اب اسکا حیوانات کی تذکرہ ایٹھ باعتبار انکے اقسام کے جدولوں میں
لکھی جاتی ہے وہ مثال کے +

وہ جانور جنکے نر و مادہ اسم کی تحقیق کر اور نر مذکر اور مادہ مؤنث

نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ	نر	مادہ
بندہ	میدیا	تخا	تخ	بھیرا	بھیر	ناگن	ناگ	ہاشی	ہاشی
دبو	دیونی	مرغ	مرغی	مینڈک	مینڈکی	ہرن	ہرنی	کبوتر	کبوتری

جنکی شاہین میں لکھی جاتی ہیں

الفاظ	تمثیل	نام
بندر	اسی بن میں لنگو بندر بھی ہے	وہ بن ایک دم قلندر بھی ہے
تخ	یہ تخمین میں شاگتری بن اٹھی	بزرگ شاگت کر بن مرغ بندر اٹام

الفاظ	تمثیل	نام
بیشتر	اجتماع ہوا ہوس کہ کہ لیا لے	سین
ناگ	مشابہ ہو پیر و جوہری زلف بجا	میر
ناگن	زلف کا مارا اسٹاں لیا ہوگا	ناخ
باتی	ہر نامور بگ بلا کا نشانہ ہے	دھ
دیو	غیر لیکوری مضمر کو خداں ہوا	بر
دیوئی	بال آگ پر کتے آندھی آئی	سیر
مرغ	کرگیا مورتی میں قصص میں	اگر
میدک	رعوت سے میدک اوڑھ چلے	میر
ہرن	جانب کی تری نوسن کی جھاڑ	اگر

وہ جانور جنکے اسماء ذکر موش دولون میں

بلی	طولی	کک
بلی	تو وہ گل روی کہ جو بلی کی طرح	بلی
بلی	نشہ ہو و چشم میں پاؤں	بلی
کک	لیکون تیری حال جو دیکھی ہو	کک
کک	ہر قدم سر کک در حال ہول	کک
کک	پے نشہ منہ گر قتل	کک

تکسیر طوطی کا لفظ مفرد بطور مذکر باندھا گیا + مگر جمع بطور مؤنث لکھا گیا ہے
 ہے یعنی ان واکچر جمع اور لفظ مؤنث کی لگاتے ہیں جس کے آخری ہ

مفرد طوطی

مذکر	شور ہے اور سبزہ رخسار کا	جمع	طوطی بولتا ہے یا رنگا	مذکر
مذکر	چپ غنچ خط لب میں دل چند روز		طوطی بولتا ہوا غنچوں کا	مذکر
مذکر	دکھا کہ سبز خطا وہ کہہ رہا ہے		سا ارج طوطی بولتا ہے	مذکر
مذکر	ہر قصہ سے شور اک گلشن رنگا		خوب طوطی بولتا ہوا غنچوں کا	مذکر

جمع طوطی

مذکر	طوطیان جو تکلم کیا پال خرام	جمع	آہٹ قمری و قمارح ہلچل کا	مذکر
------	-----------------------------	-----	--------------------------	------

وہ جانور جس کے اسماء مذکر ہو لیجاتی ہیں

آہو	الوق	اسب	اژدر	افعی	الو	بچہ	بوم
پردانہ	پلنگ	نوسن	بلیس	تور	تنگو	جینگ	چور
خ	خوشا	ردہو	زراع	زراف	سب	سگ	سمند
سمندر	سیرنج	شامو	شدیز	شیرک	شتر	طاووس	عصفور
عقاب	غزال	غول	غرس	فیل	قائم	کرکن	گیت
گرس	گور	گوسفند	گرمال	گدڑ	مار	مور	بوز

تکسیر ان میں سے بعض کے لئے لفظ مذکر لگانے سے ہی بچان

مذکر کی ہوتی ہے بمقابلہ لفظ مادہ کہ مؤنث کی لئے لگایا جاوے جسے سپہ نرینہ و مادہ

آہو	ختم آلودہ جو دیکھی آنکھ اوس صبا دیکھی	شیر آہو ہو گیا آہو چکارا ہو گیا ناخ
الہی	لگایا راہ پر طرح اوسکو شہسور دن	اگرچہ آہو باہم کیا کیا باگ چھٹکا بند
اب	کس قدر نام خدا وہ طفل ہی شیریں ادا	اسکے ہی زیر ان پٹشکر ہو گیا ناخ
ارور	ایجان تیری گسیو کشکین کے عکس سے	چاہو ذوق میں دہن ارور سر سے
ام	خاکین باغی چرخ کہیں بھاسا	جب جواب اوس لفت دندان سے
الو	ار لکھا حال کہ الوکولی ہو گیا	غیر آئی مری صد میں اوجور با
بجو	وہی رض جو زیر لف تھا غیب	جہاں تادیدہ سائو کا وہاں چھوٹکی
بوم	وہ کون لوگ میں جن پر کاسا غن	یہاں تو بوم ہی بابا سر سنن آتا بحر
مردانہ	گستاخ بہت شمع سے روانہ ہوا	سوت آئی ہو سر خرتا ہو دیوانہ ہوا
بلنگ	گھر چلے گئے تو جانور کا یہ رنگ تھا	چٹکی میں ننگ تری میں چٹکی میرا
کوسن	واہی تھی میں آتی ہی عدم کی راہ	ساتھ اپنی توسن عمر ان سدا ہوا ناخ
تیس	تیس افکمی دھاک شکر مر گیا	غم گوزنوں کو اوڑھ کا چراگ میر
کور	مزاج برق جوتا کبھی تعلی پر	سجای گا زمین نور آسمان ہوتا برق
کلند	جدائی کی سہریسا آسمان دکھاتا	فلک بدلی ہمارو کی جگہ جگنو کلند
جینگر	بان جینگر نام چاٹ گئے	بیک کر انسن پاپ پٹ گئے میر
چلو	جنور عقلمین رہتا اتنا زنجیر	یکوہ طوق گلہ کا مارہ کیا کرتا اثر
خر	زور سے زیر کیا چاہے نفس بدبو	آپ خر تو کبھی مال پان نہوا گویا

خروس	وصل کی شب غل غولن مجاہدین	یہ خروس سچا وقت اذان مہیا ہوا
روبو	بہت ناگوار لے کیا لے گئے	بجیروں کے رومو کالے گئے
زاغ	شہر اس کو کون اس پر جانا چاہا	دیکھا ہو کسے زاغ کہاں کہاں کا
زرخدا	اسی حال زر اف سی مہیا	کسی جوان سے بہن نکلا
میا	عفت چھوڑ گیسو بریں کاس	ہوا ہی راتہ مرا میری سنیں کاسیا
سک	بدیان میری جوں بھلی آتی	گر سنہ آج مفر رگ جان مولگا
سند	زبان شمع سے نکلی صدا لے گئے	جراغ پا جو کسی شب ترا سند ہوا
سند	کب ہن مار سینہ سوزا نہیں	تو شکری میں ہن سیکر بہر ہو
سیر	در نے میں ترنا و گان دیار	سیرغ ملک فکے باہر ہن آنا
شامین	سیر کی کوئی طاخو یاد میں	دیکھا تو ایک بن تر زورہ گیا
شیر	گور و ناہ لگا تا سہ قدم او	کیا شہد بن شہد قبت ہی ایل گیا
شیر	کر نظر سیر کی خلقت کو	دیکھ تو اس عجیبیت کو
شیر	پاؤں میں چار ہن چلتا ہے	کب کوئی چلنے والا لسا
شیر	پیشا اور سیر کی سفر میں جا	کیون شہر بنیا سیر غم خور گاہ
طاو	صفا آہ شہر نا جان بھگور	آسمان بجا سیر کا طاووس
عصفور	شہر کے لوہا جل کے کچھ میں گیا	عصفور شاہ سیر کی خوشی میں
عقا	ملک مہنگا ر نقی	گو عقارب گمار

الفاظ	تمثیل	نام
غزال	و جسو چشم من دل عشاق	شیر شیر و نہ ہی غزال را
غول	سمجھنے نہ ملے جا سکتا پروہ درو	کبھی جو غول بیک کر سرفرا آیا
فوس	ای رنگ اگر سمجھو اے مطلق العنان	پہر چلتے چلتے کیوں فرس کر گیا
فیل	کہ فیل دشتے نہ جکڑی گئے	نہ یوں ہمیر بکڑی سے پکڑی گئے
قادیان	گر نظر شب کو کہیں نہ سجا آیا	ہاتھ مل کے سحر ہو گئی کم خواب یا
کرکدن	کرکدن کا ہی ذرا وصلہ بھی کوئی	اپنی قاتل کو پس از مرگ سپرد تباہ
کیت	سے حاضر نفقت میں نامل ہو گیا	میں حیدر سے کہتا غارہ دل ہو گیا
گرگ	دودھ و سفید شیر کیا شیر پرانی	گرگ کیسی کا تو کتا با ولا ہو گیا
گرگ	خدا میں نے شوش و شوش و شوش	اوس اژدر کو کہ جس اپنی خیال
گور	روان سائے اسکے شبانہ ہو	کئی گرگ آگے روانہ ہوئے
گوسفند	کئی گور را تو کی تین چل گئے	گئے بکیر کو سون تلک سا گئے
گہریال	گوسفند نہ پیر گردن جب پیر ہر ظالم	زبان صبر و رضا کو سفند رکھتا
گدڑ	وصل کی شب پہ کی اورنگ تھاپی	عیش گدڑاں اب بوبانی کے گدڑاں کا
مار	گدڑ قدم غوک سے گرد کا چل گیا	بہر دستانہ گدڑ کا سونل گیا
سور	شب ز قہن سید نہ ی تار یک الیا	شہر دیکھوں تو سید مار نظر آتا
بوز	میں یاد تو شہباز کی غاضی و یار کی	سور کا باؤں کے بچے تو چکڑ ہو گیا
	اسد اک طرف بوز کیسور	عجب یہ باندہ کی گئے اژدہ

وہ حیوانات جو موت ہی بولیا جاتی ہیں

بیل	سرخ گلوں پریدہ کے مانند سا قیا	ہر دم بطش را بوجھتی ہے چرخ
چیل	نکل کر سب سے سوزا ہے	جواہ دل شرار اچھوڑتی ہے
	لہجہ ہے لعلش آتش میں	زمین پر چل اٹھا چھوڑتی ہے
زخمی	زخمی این تیرن میں نہ پائی گئی	نہ تھدار کی لاش اوشہائی گئی
مکھڑا	اوشہائی ہے کے روتی شعلہ افشا	عندلین ہو گئیں سب رخ بران
فانتہ	کنار جو جواہر خراج پیش آ رہا	تو سر و سنج ہوا فاختہ کیا تھی
قاز	غل ہوا شہر شاہ کے نئے قاز کی	اور گنیا طارحان اور آواز کا
قری	دیکھ کر اوس کو جو جیسے بدلتا	طاہر رنگ خما کا ہو شمع زہر
کوبل	پر وہی کر لیں کو کھینچ پی پی	کامین غزلین وہی ہر نہ سراسر
گاؤ	حلموں فوج اہل ستم کا پیچھے لگی	ضرب گراں کا وزمین کا پیچھے لگی
کدو	گدوین جب فکری میں غری ہو	موش دشتی پہ کیا گدوئی ہو
بھلی	ویدہ تر سے ترہ برقت والی	اکلی بن فلد بن پھلیدان کی
مرغابی	مرغابی سنارہ فلک پر طہان ہوا	شعے کی طرح سے ہر زمان پہلے

بیان جمع و مفرد الفاظ مذکور موش

فائدہ چھل و ششم جمع کی ضرورت اسلئے واقع ہوئی کہ انسان
جمع میں ہونے کی عادت ہے یا گفتگو میں متعدد شخصوں کا حال بیان
کرنا پڑتا ہے + اسلئے اسکی ہی علامتیں مقرر کی گئیں تاکہ سننے والا
متوجہ نہ ہو کہ ایک شخص کا ذکر کیا جاتا ہے یا چند شخص کا +

فائدہ چھل و ہفتم زبان عربی میں تمانیت تذکر واحد
تثنیہ جمع جمع الجمع ہے +

فارسی میں فقط واحد جمع + مگر عربی کی جمع کو بطور فارسی پر
جمع کر لینے میں جیسے علل کہ علت کی جمع ہے اس میں علامت
جمع فارسی لگا کر علیہا کہا ہے +

ہندی اور اردو میں ہی فقط واحد جمع ہے مگر اخبار کا لفظ
اردو میں علامت جمع ہندی لگا کر جمع کیا جاتا ہے جیسے اخبار کو
دیکھو + لیکن جمع الجمع کے خیال سے نہیں + بلکہ اخبار کا لفظ اردو
الطور واحد استعمال ہے + پھر اسکو جمع کرنے میں کیا تامل ہے +

تنبیہ اردو میں عربی زبان کے بعض قواعد کی تقلید الہیہ کی گئی
نہ کہ سب باتوں میں + یہ کچھ ضرور ہیں کہ اردو میں ہی مذکور موش جمع
وغیرہ کا عربی ہی کی طرح استعمال کیا جا سکتا ہے عربی میں نہیں

اور اردو میں مذکر + مثال اسکی فصل سوم میں دیکھ لو + آ طرح اور
الفاظ بھی ہیں +

فائدہ چھٹن و ہشتم باعتبار تعداد کے اسم کے دو صیغے ہیں واحد
جمع + صیغہ واحد و جمع کو کہتے ہیں جو ایک فرد کی ذات پر دلالت
کرتے ہیں مرد عورت مرغ قیل وغیرہ +
اور صیغہ جمع وہ ہے جو ایک سے زیادہ افراد پر دلالت کرتی مثلاً مرد سب
مرغوں کو عورتوں کے سپرد کیا +

علامت جمع مذکر

سابقہ لکھا گیا کہ الف تذکر یا مؤنث ہے۔ وہ حالتوں میں بدلتا + ایک
جب کوئی حرف حرکت نہ لگتا ہے اور اسے آگے آئے + دوسرے
حالت جمع میں +

فائدہ چھٹن و ہشتم الف تذکر جمع کے وقت یا مؤنث مجہول سے بدلتا
جیسے لڑکے لڑکیں + گھوڑے گھوڑیاں وغیرہ
فائدہ پنجم اور جس لفظ مذکر آخر الف اعلیٰ ہو اسکی جمع واؤن
سے ہوگی جیسے آہا کا الف قائم رہیگا + اور سہاؤن کا جو ہم نہی کہا
جائیگا +

فائدہ پنجم و یکم اور جس لفظ مذکر آخرین سی اعلیٰ ہو اسکی

جمع ہی واونوں سے ہوگی جیسے بنیوں +
تنبیہ اور انبیا کو انبیا و ان کہنا جائز نہیں کہ جمع الجمع اردو میں
نہیں ہے گو کوئی بول جائے +

فائل پنجاہ و دوم اور جس لفظ مذکر کے آخر الف آوی + اور
دوسری حروف ہوں مثل مرد آسپ قبل وغیرہ کے انکی جمع
کے لئے کوئی حرف علامت مقرر نہیں انکی جمع کی تین صورتیں ہیں +
ایک انکی جمع اونکے فعلوں کی جمعیت سے معلوم ہوگی + جیسے
مرد کڑے تھے + آسپ تازی آئے + قبل دشتی وحشی ہوئی ہیں
دوسرے علامت سے جمع کی شناخت ہوتی ہے مود جمع فعل کے جیسے
پانچ شخص دشمن گھوڑے کیا کرینگے +

تیسرے جب کوئی حرف حروف رد الیہ سے اونکی آگے آینگا تو اونوں
سے جمع ہوگی مود فعلوں کے جیسے مردوں سے بیرون کو وغیرہ
فائل پنجاہ و سوم اور ہاے محقق لفظ مذکر کا قاعدہ مثل الف
تذکر کے ہے کہ جمع کے وقت الف نہ کر جائیگی + یا تو یای بھول سے
بیگی + یا جب کوئی حرف حروف رد الیہ سے آینگا تو گرا کر وہ اونوں
جمع قبول کر لیگی مثل الف تذکر کے + جیسے بارشے اوڑھے اور
باشو نکو اڈاؤ وغیرہ +

علامت جمع مونث

فائدہ پنجاہ و چھلکیم جس اسم مونث واحد کے آخر یا معروف ہونے
 اسکی جمع کے لئے آخر میں لفظ ان پر آتے ہیں بشرطیکہ کوئی حرف
 حروف روابط سے اس کے بعد نہ آئے + جیسے ترکیان آئین +
 لکریاں خریدیں +

فائدہ پنجاہ و چھلکیم جس اسم واحد مونث کے آخر یا معروف ہونے
 اور اور حروف ہوں تو اسکی جمع کے لئے لفظ ین زیادہ کرتے
 ہیں بشرطیکہ حرف رابطہ اس کے آگے نہ آئے جیسے عودین آئین +
 بیہوشین کھل گئیں +

فائدہ پنجاہ و چھلکیم جن مونثات کی آخر الف اصلی ہو مثل حر یا
 اور قینا وغیرہ کے اسکی جمع کے علامت ین مقرر ہے جیسے +
 حر ین قینا ین +

تنبیہ پر رب کو لوگ اکثر ایسے اسماء مونث کو چکے آخر الف
 اصلی ہے الف گرا کر جمع کر لیتے ہیں اور چرین اور طینین کتوں میں
 اور یہ خلاف قاعدہ ہے +

یا بعض لوگ خان کی جمع وادون سے کر لیتے ہیں جیسے
 خانون + یہی خلاف قاعدہ ہے اسکی جمع خوانین بطور عمل ہے +

علامات جمع مشترک مذکور و مذکور

۵۷ فائدہ چھٹم جب کسی اسم کے آخر کوئی حرف حروف معنوی یعنی
رابطہ سے آئے تو اس کی جمع و اولوں سے ہوگی خواہ وہ اسم مذکر
ہوں خواہ مؤنث سالم ہوں یا غیر سالم جیسے مردوں نے عورتوں کو
وغیرہ +

۵۸ فائدہ ہفتم حالت نداء میں اسم کے آخر و اولوں زیادہ
کرنے سے جمع معلوم ہوتی ہے جیسے ای مردو ای عورتو ای لڑکو
ای لڑکیو +

۵۹ فائدہ ہفتم و آسم جمع عربی اور فارسی ہی اردو میں استعمال
اطفال عورات اسکو بطور ہندی پر جمع کرنا جائز نہیں ہے
بعض ناواقف اطفالوں عوراتین عورتوں بول جاتے ہیں +
اور فارسی میں جیسے مردان کشگان اسکو ناواقف ہر قوم
میں کرتے مگر بغیر ترکیب فارسی استعمال میں لانے میں جیسے
قبرین میں سب یہ ظالم ترے ہی کشگان کی + حالانکہ یہ کسب طبع نہیں
بلکہ بدوان ترکیب ناروا ہے یوں کہنا چاہئے یہ ظالم بہ قبر
کشگان ہے +

اطلاع

یہ فصل مذاکرات و منو ثبات حقیقی کے بیان میں تھی + اس سبب مثالیں حقیقی اسما کی دی گئیں + اور کلیہ کے طور پر سب قاعدی بیان ہوئے کہ غیر حقیقی میں جبکا ذکر اب فصل دوم میں ہوتا ہے یہی قاعدی لگانے پڑتے ہیں اسلئے توضیح و تبصیح انہیں قاعدوں کی سہ مثالوں کے اچھی طرح کی جاتی ہے اور اس میں حقیقی غیر حقیقی سب ملے ہیں +

تاکہ قند مکر کا لطف ہو جائے +

اور سرشتہ تعلیم سرکار کے لحاظ سے بڑی کوشش یہ کی گئی کہ قواعد اور کے قواعد منضبطہ سے سلسلہ وار تالیف و تذکیر کا داخل جس قاعدے پر پایا تبصیح تحریر کیا + جبکا ذکر قواعد دومین مخفی یا مجمل ہے +

خدا میری اس دوبارہ سعی کو مشکور اور سرکار و ہمدار اس ہدیہ محقر کو منظور کرے + اور مبتدیوں اور طالب العلمین کو قوت بخشنے +

بیت

من نوشتہ صرف کروم روزگار
من نما ختم این بماند مادگار

فصل دوم

تہذیب مذکرات و منوشات غیر حقیقی

فصل اول میں لکھا گیا ہے کہ مذکور منوشات حقیقی کی دو قسمیں ہیں +
سیری تجویز سے متعلیم اور سمیع + اور صاحب قواعد اردو کی تحریر سے
قیاسی اور سماعی + قیاسی وہ جسکے لئے قاعدہ اور ضابطہ مقرر ہو
یعنی لفظ کو قاعدہ سے مقابلہ کر کے قیاس کر لین اگر مطابق ہو تو
اوسے قاعدے کے مطابق برتاو کریں ورنہ سماعی میں داخل
سمجھیں اور سماعی اہل زبان کی تتبع سے مراد ہے اور اہل زبان
سے مراد فصحاء و علمائے دینی و لکھنوی ہیں +

غیر حقیقی کی وجہ

غیر حقیقی وہ ہے کہ اسما حیوانات کے ہون بلکہ بیان کے ہون
نباتات اور حادات سے +
اگر کوئی پوچھے کہ نباتات اور حادات میں نثر اور مادہ کوئی نہیں

پہرے کے لئے مذکور سویت کی کیا ضرورت ہوئی؟

جواب یہ ہے کہ فی حقیقت ایسا ہی ہے + مگر چونکہ تذکیر تائیت کی حاجت بات میں ہوئی ہے + اور انسان کے کام کاج رفع حاجت کا وسیلہ ہے + اور صورتیں ہی دو ہی ہیں یا تذکیر یا تائیت اور بولنے والے ہی دو ہی قسم کے ہیں یا تذکرہ اور تائیت عورت + پس انسان نے اپنی اس کا پیڑج اس کا حیوانی اور نباتی کو تباہ کر کے حیرانات کو تو بسبب مرادہ ہونے کے اپنے شامل سمجھا + اور جمادات اور نباتات کو بھی علامات اور اسباب کو سبب + جبکہ کچھ ذکر اس فیصل میں ہوگا + کسی کو مذکر کسی کو مؤنث قرار دیکر اپنی گفتگو میں استعمال کیا +

پہرے علم اور فصاحت نے او میں دخل دیکر کلیئے اور قاعدے مقرر کئے + اور جن قاعدوں کا لگاؤ نہ پایا او سکواہل زبان و فصاحت کی زبان سے سننے پر سمجھ رکھا +

اہل زبان فصاحت کی قید اس لئے کہ مختلف مقامات ہند کے لوگ اور قاعدے اور بے شکائے بولا کرتے ہیں اور چونکہ قاعدہ سے ہر زبان کا درست ہونا لازم ہے اس واسطے اہل زبان اور فصاحت لوگ سمجھ گئے جنہیں زبان کے قاعدے منضبط ہوئے اور عام ہند اور کاسمقلد ٹرا + سے پسپ لوگوں کو اون فصاحت کے جاری قیام جہاں کہ اونکا محو و مضن مانا جا

اور ہند میں مجمع مصداق وہی تقاضوں پر ہے وہلی اور لکھنؤ +
 گو انہیں باہم کچھ اختلاف ہے مگر چند ان نہیں +
 اہل زبان اگرچہ دہلی و لکھنؤ کے خواص و عوام سب ہو سکتے ہیں + مگر
 چونکہ شعر کا خاص کام زبان کا قواعد فصاحت و بلاغت سے درست
 کر کے مشترک کرنا ہے اور منصب اونکا تفتیح محاورہ + اسلئے عوام
 اون خواص کے تقلد ٹرے + اور آؤ شہروں والے دونوں کے
 خوشہ چین + مگر عوام کی تقلید اسوقت جائز ہوگی کہ خواص تحریر و تقریر
 وہ لفظ یا محاورہ مستقیم نہ پایا جائے + یعنی پہلی کلام شہر کی طرف رجوع
 کرنا ہوگا جب اونکی سند ملے تو خواص و عوام غیر شہر کو عوام دہلی و
 لکھنؤ کی سند لینی چاہئے + بشرطیکہ قواعد منضبطہ اردو کے روئے
 جو اوہنیں مضحاک کے جمع کئے ہوئے ہیں کوئی امر خلاف قول عوام نہ پایا جا
 ورنہ جب تک صحت قواعد سے ہو سکتی ہے تقلید عوام جائز نہیں + بلکہ
 فصحا کے قول میں ہی مسائل قواعد کے روئے حجت ہو سکتی ہے + ان
 سماعتات اور استثنیات میں بدون اونکی تقلید کے البتہ چار اینہیں
 مثلاً اخبار کہ افعال کے وزن پر عربی لفظ خبر کی جمع ہے + اردو کا
 قاعدہ ہے کہ جو لفظ عربی کا افعال کے وزن پر ہوگا مذکور ہے +
 اشرف اللغات اجلاف ابواب ایام اعداد اسماء اسطرح
 اخبار ہی ہے مگر اردو میں یہ لفظ بخلاف اور الفاظ مذکورہ کے لکھنؤ

واحد مستعمل ہے + نو عوام کی زبان پر ہونٹ ہی اور خواص کے برتاؤ میں
 مذکر + پس مگر خواص کا قول ماننا ہوگا + یا جیسے لفظ لفظ ہے کہ سب
 شعرا ہی لکھنو و دہلی سابق و حال مذکر باندھے گئے ہیں مگر عوام اسکو ہونٹ
 ہی بولتے ہیں اسکو ہم کو مذکر مانیں + اسطرح سبیل یعنی حرکت بدن و غیرہ
 یا اور الفاظ جو ایک بیان خاص میں واسطی آگاہی عوام الناس کے کہیں
 کہے جائینگے مذکر مستعمل ہیں اگرچہ عوام ہونٹ بولیں + یا بعض الفاظ
 جنہیں سب شعرا و فصحاء متفق ہیں مگر ایک شاعر نے اس کے خلاف باندھا
 تو جو جمہور کی تقلید کرنی ہوگی + جیسے آب گہر کہ قواعد کی رو سے
 ہی ہونٹ ہی اور فصحا کا برتاؤ ہی ہے اسکو آتش مذکر باندھ گئے ہیں
 اسطرح حال کے لفظ کو کہ ہونٹ ہی میرا نہیں مذکر + پس فصحا میں سوال
 جمہور دیکھا جائیگا + اور جو لفظ قاعدے کے خلاف خواص عوام میں
 مستعمل ہو گیا اسکی تقلید اسطرح چاہئے جیسے دستار خوان کہ
 اسم ترکیبی اس کیڑے کا ہے جسکو بھار کھانا کھاتے ہیں اور غالباً
 ایجاد کے وقت یہ کڑا خوان پوش ہو کر کھاتے وقت اسکیکو اوتار کر
 بچھا لیتے ہوں جیسے اب بھی بعض مشق پر اب استعمال ہوتا ہے
 بہر حال دستار خوان اسم ترکیبی ہے اس کے معنی خوان کی کڑی ہے
 پس قاعدے کے رو سے دستار ہونٹ ہی تو یہ اسم ہی ہونٹ ہونا چاہئے
 نہ کہ جمہور میں مذکر مستعمل ہے + اور سابقین اور لاحقین کے اختلاف میں

لائحین کی تقلید روا ہے بشرطیکہ وہ سابقین متروک ہونے ہوں
 اور سابقین متروک کی تقلید ہی جس امر میں جائز ہے اوس میں نام نہین
 بشرطیکہ لائحین میں جہور کا استعمال او کے خلاف نہ ہو + مثلاً اگر
 سودا سوز درد وغیرہ سابقین کی تقلید قواعد تائید و تذکیر اور
 محاورات میں جائز ہے اگر لائحین میں ناسخ آتش غائب ذوق
 سوسن بحر سحر برق رشک دبیر اقیس وغیرہ نے او کی خلاف
 استعمال نہ کیا ہو + اور اگر خلاف ہو جیسے زار کا لفظ کہ اسم مرکب
 مرکب ہو کر اسم ظرف کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے گلزار خارزار مگر
 میر تقی صاحب خارزار کو بطور موصوفہ مانہ گئے ہیں جو خلاف لائحین
 اس کی تقلید ناجائز ہے + اور لائحین وقت متوسطین سے شمار کئے
 جاتے ہیں یعنی ناسخ کے زمانے سے حال کے زمانے تک + بشرطیکہ شوا
 نامی اور مسلم الفوت ہی ہوں + اور متوسطین اور لائحین کا فرق یہ ہے
 کہ جس امر میں جہور لائحین متفق ہوں اوس میں تقلید متوسطین کی زیبا نہیں
 جیسے مت کہ کلمہ نفی متوسطین میں مستعمل تھا جہور لائحین میں متروک ہے +
 اور متوسطین و لائحین سے دہلی و لکھنؤ میں جو فرق ہے جیسے فکر
 کہ دہلی میں اکثر ذکر اور کثر موصوفہ اور لکھنؤ میں ایک موصوفہ ہی مستعمل ہے +
 ایسے موقع پر مقلد اگر دہلی کا پیرو ہے تو دہلی کی تقلید کر گیا + اور لکھنؤ
 پیرو سے تو لکھنؤ کا + اور اگر وہ لکھنؤ کا تو دہلی کی + یہ مختصر بیان تقلید

واسطے اگاہی ناظرین کے لکھا گیا +
 خلاصہ یہ کہ فصاحت قاعدے اسلئے منضبط کئے کہ بولنے سے پہلے
 اور مقامات اور نکتے مختلف + اور ہر مقام کے الفاظ اور لہجے جدا جدا
 ہیں زبان اردو کے اگر قواعد نہ منضبط ہوتے تو جیسے سماعی میں جملہ
 ہر جگہ کے لوگ کرتے ہیں قیاسی میں ہی کیا کرتے اور کوئی کس کا
 نہ بولتا + اور جب اسکا انضباط ہو گیا تو ہر شخص مختار ہے کہ قاعدہ
 رو سے جس لفظ کو چاہے بولے بول لیا کرے بشرطیکہ قاعدہ
 لگ سکتا ہو + اور جس لفظ میں قاعدہ نہ بنا تو فصاحت اور سکو سماعی
 میں داخل کیا اور اسکی سند اہل زبان سے سماعت پر مقرر کر دی
 تاکہ جو الفاظ قاعدی میں نہ آئیں انکو اسطرح صحیح اور درست کر لیں +
 پس اس وجہ سے جتنے قاعدی جاندار کے اسما کے لئے ہیں اور نہیں
 قاعدوں کے مطابق جمادات اور نباتات کی اسماء بھی مستعمل ہوئے
 فائین شصتم صاحب قواعد اردو لکھتے ہیں کہ جس اسم کی تذکرہ
 اور تائید میں ایہام اور شک ہو وہ سکون ذکر کر لیا بہتر ہے +
 تصریح اسکی یہ ہے کہ جو اسم یا جو فعل بولا جاوے گا وہ اصل میں مذکر ہو گا
 تاوقتیکہ تائید اور کی بساعت یا بجلالت یا باسباب نہ معلوم ہو + اور
 اس قول پر یہ چند دلیل ہیں +
 اول حالت اجمال میں مذکر مذکور ہے یعنی کہا جاتا ہے شہد کہ جو کوئی

چوری کر گیا وہ کنگار ہوگا حالانکہ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں
کیساں ہیں +

دوم یا مثلاً فرض کیجئے کہ جس گھر میں صرف عورتیں ہی ہوں اور
وہ ان کوئی چیز اوہر کی اور ہر ہو جائے تو یہی کہا جائیگا کہ کون ایسا
کر گیا حالانکہ معلوم ہے کہ سوائے عورتوں کے کوئی مرد وہاں نہیں آیا
لیکن احبال کے حالت میں ضمیر مذکر کی زبان پر آئیگی + اور اس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ جب مونث حاضر ذہن ہو ضمیر مذکر یہی اور یہ
اصالت تذکر کی ہے +

سوم جو لفظ نیا سنو گے کہ سنی او کے مطلقاً نہ معلوم ہوں بے تکلف
اوسکو مذکر لو ہو گے تاؤ قیکہ فی الجملہ اوسکا قرینہ یا معنی او کے سمجھو
اور تقریباً اوسکو مونث کہو +

چہارم یہ کہ گرد این سب مصدر مذکر گذارنتے ہو حالانکہ کوئی مذکر
حاضر الذہن نہیں ہوتا + بلکہ معنی اوسکے مرد عورت کی سے برابر ہیں +
ان سب نظیروں سے معلوم ہوا کہ مذکر مونث میں نسبت مطلق اور
سقیم یا عام و خاص کی ہے +

اور ان دلیلوں سے جمادات اور نباتات کا بھی مجازاً مذکر و مونث
ہونا ثابت ہے + اور باعث اسکا علامات و اسباب +
اب اسباب و علامات کا بیان کیا جاتا ہے تاکہ وہ ذکر نہ ہو جائے

کہے جاتے ہیں لیکن اجمال شرط ہے یعنی بشرطیکہ کوئی کام مقصدی نہیں ہوگا
زبان پر نہ آیا ہو +

فائدہ شصت و نہم تعاقب ہی علت تائید ہے جیسے بولتے ہیں +
دری سا پانی پیا + اب دیکھو کہ پانی ذکر اور فعل ہی ذکر + لیکن لفظ
دری میں سبب تعاقب کے یا تائید لائے + اور اس نظریے
معلوم ہوا کہ ایک جملہ میں تفننا تائید و تذکرہ ہی ہوتا ہے + جیسے
کھاری پانی + حقہ تازی کرلاو + بولا کرتے ہیں +

یہ تو سبب تذکرہ و تائید ہونے کے جو لکھے گئے اسطرح اور اسباب
معلوم ہو سکتے ہیں مگر غور و کار ہے ورنہ اسقدر کافی ہے مثل شہر ہے
نور برشتو +

باقی رہے علامات تذکرہ و تائید وہی ہیں جو اس رسالہ کی فصل اول میں
نخر ہوئے + یہاں مجھلاؤ کا ذکر بہر مناسبت + باقی اور تصریح اس
فصل میں اپنے اپنے مقام پر ہوگی انشاء اللہ تمائے +

اور مفرد و جمع کی علامتوں سے بھی اطلاع دی جاتی ہے + مگر
تذکرہ و تائید و مفرد و جمع حیوانات کی لکھی نہیں جاتی + کہ وہی
علامتیں اس میں بھی داخل ہیں + اور تصریح ایک مقام پر لکھی گئی
ہیں + اب لکھنا تحصیل حاصل اور تطویل لا طویل تھا + فقط

بیان علامات تذکیر و مؤنث

علامات مذکر

کیفیت

صفت

الف تذکر جس حالت میں بھول سے بحالت جمع اور باری سوز کے بحالت تانیث کے

یا مخفی الف تذکر تذکر اوس کی حالت پیدا کرے

یا بھول اگر الف کو اپنے ساتھ بدل کے

یا سبب ہندی الفاظ کی جیسے پنجابی

الف بحالت ترخیم جیسے گریا پیرا

ی بحالت ترخیم جیسے حسینی +

واو و ہاء بحالت ترخیم جیسے حسنی +

علامات مؤنث

یا و ہاء جس حالت میں الف تذکر سے بدل کے جیسے بکری گھڑی

ن جیسے دلہن

ین جیسے پنڈتائیں

نی جیسے لہارنی

انی جیسے کترانی

ا جیسے ناکھا

علامہ	کبھی
واحد	بحالت ترخیم جیسے سلطان
نون	بحالت ترخیم جیسے امیر
الف	بحالت ترخیم جیسے حسنة
نا	جس اسم مؤنث کا جزو آخر ہو جیسے وحید النساء
اسماء	جیسے کنیز فاطمہ حمید فاطمہ کنیز قبول وغیرہ
یا	جیسے جز یا وغیرہ

علامات مشترکے مذکور مؤنث

نائبہ	جیسے اصفہانی ایرانی وغیرہ
الف	جیسے بیٹیا + بیٹیا +

علامات جمع مذکور

باجمل	جب الف تذکر سے بدلے +
فعل	میں جمع ثابت کی جائے بذریعہ یا بے بجزول جیسے افراد کھائے +
عدد	سے جمع کا ثبوت ہر موصوفہ فعل کے جیسے دس لڑکوں لے +

علامات جمع مؤنث

ان	جس لفظ مؤنث کا آخر باء ہو جیسے نوپان روپان +
ین	جیسے سیخیں قابین بلبین شافین والین وغیرہ
ین	جیسے بنائین بنائین بنائین بنائین بنائین وغیرہ

علامہ	علامات جمع مشترک مذکورہ منہ
ون	بہالت آنے حروف رابطہ کے جیسے مردون عورتون کو +
واو محمول	بہالت ندا جیسے اپڑ کر امیر دو ای لڑکیو ای عورتو
باقی انکے سوا جو اور علامتین میں وہ اسی فصل میں اپنے اپنے محل پر لکھی جائیں گی +	

فصل دوم

اس بیان کا یہ نام جو رکھا گیا اس سے مطلب یہ ہے کہ قواعد اردو کے رو سے جس قاعدے میں تانیث مذکر واحد و جمع کا لگاؤ ہے سلسلہ وار لکھا جائے تاکہ اسکول کے لوگ بھی اس فصل سے محروم نہ رہیں + اور میرا مطلب یہی تھا کہ آئے اور اس فصل کا خاتمہ ہو جائے

مقدمہ

فصل اول کی تہدید میں اسم فعل حرکت کی تعریف لکھی گئی ہے +
بیان ایہوں کی تانیث مذکر کا
اسم کی تانیث متین میں جامد مصدر مشتق

۸۴
اسم جاسکی دو قسمیں ہیں نکرہ اور معرفہ

نکرہ
نکرہ میں اپنے اپنے اجناس کے روستے تذکیر و تانیث کا انتظام ہوتا ہے
جیسے انسان حیوان مرد گھوڑا بکرا پتھر وغیرہ مذکر ہیں اور
عورت گھوڑی بکری لکڑی وغیرہ مؤنث

معرفہ
معرفہ کی چھ قسمیں ہیں علم منہیر اسم اشارہ اسم موصول اور
صفات ان چاروں مذکورہ بالا کی طرف اور مینادی

ع
عکروہ ہے کہ خاص آدمی یا کسی خاص جانور کا نام ہو کہ سوا کسی اور
ذات کے اور کسی مرد یا عورت کے جیسے جیسے تینا شاما کسی عورت کا
نام اور تیندا کہ قسم ہوں کی ہے ایک کتے کا نام ہے +
عکمت جوہ جو قاعدے کو اولث دیتی ہے یعنی اگر مؤنث کا نام
تو وہ لفظ ہی مؤنث بولا جائیگا گو اصل میں مذکر ہو + اور اگر مذکر کا نام
ہے تو مذکر ہوگا + جیسے دوپتھر کہ قاعدی کے روستے موافق شمار کے
مذکر ہونا چاہئے یعنی پتھر جو دن رات تک آگ میں جھونکے سے ایک جھکا
نام ہے مذکر ہے رند عشق بازی کا تری جن جو چرہ ہنسنا سر
جھکی مینہ گیگاٹ دیر آگ میں پڑا اس سے ثابت کہ یہ لفظ بطریق

سونٹ نہیں بننا کیونکہ دے میں بصیرت جمع الف دیا کہ ذکر و احوال کے
 واسطے ہے یا تو بھول سے تبدیل ہوا ہے + مگر نصف النہار یعنی دن کے
 دو پہر کا علم ہو کر یہ لفظ سونٹ ہر لاجتا ہے **ناسخ** اور روز
 فراق نیمان ہون + تیرا اہی دو پہر بھی ہے + یا پیری کہ قوم
 آتش کی حسینہ عورت کا نام ہے ارد میں نام مستحق فرض کر کے مذکر
 باندھا ہے **صفا** مثل دیوانہ بہت مردم آبی کف + وہ پیری سیر کو حد
 اب دریا نہ گیار **رشت** صاحب سیکڑی میں رہتی ہیں ہم + قربت الیوم کہ تو میں
 خاص دریا فیض میں پیری + چشمہ فیض عام کہ تو میں + گناہوں میں ملکیت کے رو سے
 اکثر نام سونٹ ہو تو میں جیسے نلدین حصن حصین کشف اللغات گلستان
 بوستان ابواب الجنان وغیرہ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ ان سب اسباب پر کتاب کا
 لفظ لگا ہوا ہے اور وہ مافی الذہن ہے + یا جیسے ریل آئی ہو تو میں اور
 مراد اوس ریل گاڑی آئی ہے گاڑی کا لفظ ذہن میں ہے + اور ریل
 اوس کو ہے کو کہتے ہیں جس پر گاڑی چلتی ہے + اور اب تار برقی کا لفظ بھی
 سونٹ ہوا چاہتا ہے کہ ثقات کی تحریر و تقریر میں اکثر تار برقی آئی کا استعمال
 سند اسکی اودہ اخبار میں اکثر تبلیگی + حالانکہ تار برقی کی ترکیب مذکر کا ثروت
 دیتی ہے **رشت** افسانہ عاشق کا لاسا لگارا + تم کو سونٹ کے جو کہیں
 نلدین ملی **ظفر** گردنخ اوس میں خوبی سے حسن کی + کیا خوب خوب سے حسن
 لکھی اس پر جلد تین سے کھلے غوامض روح + کشف اللغات اپنی آفس

۸۶
 یہی ہے کہ کسی رنج و غم کی + اک صفحہ میں قلم لے گا۔ ان نام کی + اس
 ہر غزل میں نظم و دیاری کی تعریف کی + مثل سعدی بوستان نئی تصنیف کی
 آس طرح اکثر اسم مرد کے عورتوں کو ملے ہیں مخصوص قوم طوائف میں جیسے
 بنی بخش پیر بخش مولانا بخش وغیرہ محبوب جان نواب جان امیر جان وغیرہ
 ایسے ناموں میں مرد کی سچان لفظ مستثنیٰ یا سید یا امیر یا مرزا یا شیخ یا خواجہ
 یا آقا + یا بیگ یا خان وغیرہ سے ہوگی اور عورت کی سچان لفظ مسماۃ
 یا بی بی یا بی یا + بیگم یا خانم وغیرہ سے +

کفایت
 کفایت وہ جو کسی رشتہ سے باپ یا بھائی یا بیٹا وغیرہ کہہ کر پکارا جا
 اور اسکی دو قسمیں ہیں اول یہ کہ اسم سے زیادہ کفایت مشہور ہو تو ہم یہ کہ نسب
 عزت اور تعظیم کے اصلی نام نہ لیا جائے جیسے ابو جبر کے بابا کوئی عورت اپنی خاوند
 کے لطیفہ ایک عورت کے خاوند کا نام رحمت اللہ تھا وہ عورت جب
 ناز و برتری سلام کہوت کہتی **السلام علیک یا مصلیٰ کی بابا +**
 کہو کہ **نیلا** اسکی بیٹی کا نام تھا + اور **السلام علیک ورحمۃ اللہ** کہتا تھا +
 کفایت کا رواج عرب میں بہت ہے کہ جمادات اور نباتات کی بھی کفایت
 عرب میں مرد کو لئے لفظ **ابو** اور **ابی** اور **آبا** بمعنی باپ ہے جیسے
 ابو لیب ابو سفیان یا ابی ہب ابی جمل یا ابابکر وغیرہ اور غیر جمادات
 اور قبیلے ایک بیار کا نام ہے اور لفظ **ابو** کا کہی الف گر اگر **بق** بھی کہتے

جیسے سجدی سنے کہا ہے کہ سجدی کہ گوی بلاغت رکوبہ در ابام پو کر
 بن سعد بودہ اور عورت کی بیچان کے لئے اُمّ بمعنی مان مستقل ہے جیسے
 ضمیر کہتے ہیں لکھا ہے کہ اوس بات خیر البشر تھے آرام میں اٹھانی کے گھر
 اور اسطرح اُمّ مؤمن اور اُمّ سلمہ وغیرہ اور غیر جانہ امین اُمّ عبلا
 بول کا نام ہے اور مثل ابو کے اسکا بی الف گر اگر مَعْبِلان بولیں
 آتش صحرا مَعْبِلان کا مکرر حد آیا پہلی ہوئی قسمت کو لئے آید آیا +
 اور کہی کنیت مرد کے لئے ابن سے ہی ہوئی ہے جیسے ابن خاتون اور
 ابن طاووس اور ابن بابویہ وغیرہ علمای اسلام کے نام میں + اور عورت کے
 لئے بنت اور اسی قرینہ پر انکور کو بنت العصب کہتے ہیں +
 اور فارسی میں جس کا نام معلوم نہیں ہوتا او سکو کسر کا لفظ لگا کر باب کے نام
 پکارتے ہیں جیسے کسر بونج لبران وزیر وغیرہ مرد کے لئے اور اسی قرینہ
 شراب انکوری کو دختر رز کہتے ہیں عورت کو اسطے + اور کہی دختر کی
 راومہ کو اگر کوخت رز بولتے ہیں + اور ہندی میں اسکا رواج نہیں
 مگر اسی قرینہ سے جو اوپر لکھا گیا یعنی یا علم سے کنیت زیادہ مشہور ہے جیسے
 مولاجش + بنی جش کا بانی لکھا جا رہا ہے یا بصورت اجمال یا مختصر
 یا عدم شناخت لفظ والا مذکر کے لئے اور والی مؤنث کو اسطے لکھتے
 ہیں جیسے دہلی والے لکھنؤ والا کو برا کیوں کہتے ہیں + یا شرف والا
 یا بڑی مالک والا + اور کہی والا کا الف گر اگر وال لکھتے ہیں جیسے

ملی وال + لکھنوال + گسواہی ان دونوں شہروں کے اور کسی شہر کے
 نام کے ساتھ یہ لفظ مستعمل نہیں سنا + اہد یا ہندی میں بسبب عزت اور
 تعظیم کے جب اصلی نام نہیں لیا جاتا + جیسے عورت اپنی خاوند کا نام
 نہیں لیتی مثلاً بدتمو کے بابا + یا + باب کہتی ہے + اسبطرح مرد بھی
 اپنی زوجہ کا نام نہیں لیتا جیسا جاکا کی مان اور خلیک اولاد نہیں ہوتی
 تب تک اور کسی رشتہ سے میان بی بی پکارے ہیں + اور قرینہ سے
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم عرب میں ہی جاری ہے گردن کفیت مرد و عورت
 کے لئے ضرور ہے اور اسبطرح دونوں پکارے جاتی ہیں + اور سند میں
 بضرورت کفیت کی طور پر پکار لیتے ہیں +

مشہور

عرف اور اسم مشہور
 عرف وہ جو ترکین میں بسبب محبت یا خیال خام اس بات کی کہ کرا زندہ
 ایک اور نام مغرز یا محقر اصلی نام کے سوار کہلاتے ہیں اور وہ مشہور
 بھی ہو جاتا ہے جیسے ہادر سنگہ کسی کا نام ہے اور او سکورا جہ کہتے ہیں
 اسبطرح نواب امیر سلطان وزیر امرا و بابو وغیرہ ذکر کے لئے اور
 رانی بیگم خانم موٹ کر لئے بھینہ عزت یا بیار کی راہ سے اور اسم
 جیسے چوہا چھپا گرگٹ کرڑا گھوٹس وغیرہ جیسے کے لئے اور
 یوں ہی گھٹ پچکڑی چلوئی وغیرہ ذکر کے واسطے اور
 گھٹ موٹ کے لئے +

اور کبھی ترجمہ کرے صلی نام کا ہی عرف ہو جاتا ہے جیسے شمس الدین کو غمسو
اور میر علی کو تیرا تیر یا میرن یا میران کہتے ہیں

خطاب

خطاب ہر جو کسی سرکار شاہی یا نواب یا امیر کبیر کی طرف سے کسی کارگزاری یا خدمت
وغیرہ کو بدلے میں دیا جاتا ہے دودھ خانان سیٹھ ساسو شاہ کر و غیرہ
اور سہراں سے عروس و داماد کو بھی خطاب ملتا ہے جیسے مرآت العروسین
اکبری کا خطاب مراد اریہو اور اصغری کا خطاب تیز دار پور کھاسو +
اور ایسے خطابوں میں عورت کے لئے جزو آخر جہو یا دکن یا تاسا یا بگم لکائی میں
اور مرد کو واسطی دولہ دولہا دولہا میاں ہوتا ہے +

اور بعض بعض الفاظ قوموں کے ناموں کے اول یا آخر لگا دیے ہیں وہ بھی
داخل خطاب میں رہتے نواب بابو ہمارا جہ شیخ سیہ بیگ
خان راجہ سہا سیٹھ مرزا تیر شاہ کنور چوبے دوجے پانڈی
تیولدی شہر ندیت یا صوفی شاہ گرو سنی بگت مذکر کو واسطی
اور رانی بگم ہمارا رانی خانم شیخانی سیدانی مرزائی مرآین
مکرانی پندتانی بگتن عورت مرشد کے لئے +

اور بادشاہوں کی عورتوں کے نام کے ساتھ نواب محل بلکہ شہزادی
بگم لکاتے ہیں + اور عربی لفظ سے صاب نہ کر کی پہچان ہر اور صاحب
ہے تحقیق سے عرف کی شناخت +

۶۰
 اور اگر نری میں خطاب مستمر د کے لئے اور میں عورت نکلتا
 کے واسطے اور میں دوسرے کے ساتھ عورت نکلتا منسوب بہم شوہر کے
 لئے +

تخلص
 تخلص وہ ہے جو شاعر ایک مختصر نام اپنا سفر کر کے شعر میں لاتے ہیں +
 اور یہ نام شعر میں اوس مقام پر آتا ہے جہاں پر شاعر فکر سے خلاصی چاہتا
 عموماً غزل کے آخر شعر میں اسکا استعمال ہوتا ہے اور بعض موقع پر مطلع
 بھی جیسے اسد اسد اس جہاں پر توڑا ہے وفا کی + مری شیر شاہش حجت
 خدا کی + شریف صدیق آئے ہیں بستی میں خوشحالوں کی + خدا ہی شرم رکھو ان
 سفید بالوں کے + اور سدس شغری ربا عی وغیرہ میں کچھ قید نہیں شاعر
 جہاں مناسب چاہی لائے + اور شعرا اسی نام سے مشہور ہوئے ہیں + بلا
 اکثر لوگ اونکا نام ہی نہیں جانتے +
 یہ سب قہین علم کی تہیں + اب دوسری قسم سرفہ کی کہ ضمیمہ
 لکھی جاتی ہے +

قسم دوم معرفہ ضمیمہ
 ضمیمہ وہ ہے جو بجا اسم کلام و مخاطب یا غایب کے حسب کا ذکر پہلے ہو گیا ہو
 واسطے اخضار اور تحسین کلام کے +
 اور وہ میں مذکر اور مؤنث اور طالبہ زار اور پیمان کے لئے ایک ہی صنف میں
 لکھی جاتی ہیں + ضمیمہ کے کل چھ صنف ہیں + میں ہم تو تم طاغیر کو لئے

اور وہ وہ غائب کیواسطی مگر وہ اب اہل زبان میں متروک ہے
 لفظ شراب میں ترکندہ آیا اب سرکاری اسکول اور تحریر میں جاری ہے
 اب وہ کالفظ شراب میں بجائے جمع غائب کے مستعمل ہے صبا یہ
 وہ لوگ لٹ کے کاغذ کو جو بیٹھے ہیں ذرا کتب میں تو احوال فیکان دیکھیں
 اسطرح تجکو تجکو مجھے تجھے واحد کے لئے اور تمکو تمکو ہمیں نہیں
 جمع مخاطب کیواسطی مذکر و مونث میں یکساں ہے + اور یوں ہی تیرا
 تیرا اسکا انکا ہمارا تمہارا مذکر و مونث حاضر کے لئے بصیغہ واحد و جمع حاضر
 اور آؤنکا آؤسکا واسطی مذکر و مونث غائب کے بصیغہ جمع واحد ہے
 اسطرح یہ بکسرہ یا یر تختانی واسطی واحد حاضر کے مذکر و مونث میں
 مستعمل ہے + اور لفظ جو جبک اوشکے آگے کوئی حرف مسنوی لئے
 واحد جمع مذکر و مونث کے لئے یکساں بولا جاسکا جیسے جو مرد جو
 عورت ہو جو لوگ ہوں + اور جب کوئی حرف سب سے آگیا تو لفظ جو
 بدل کر مذکر و مونث واحد کے لئے جس اور مذکر و مونث جمع کیواسطی
 جن بولا جاسکا + ضمیر کی تین حالتیں ہیں ضمیر فاعل ضمیر مفعول ضمیر متعلق
 ضمیر فاعل میں آیا ہے واحد و جمع متعلق کے لئے تو آیا ہے واحد و
 جمع مخاطب کیواسطی مگر مونث کے لئے آیا اور آئیں لکھا جائے اور وہ یاد آئے
 غائب کے لئے اور تیر و تیرت کیواسطی آئی اور آئیں بولا جاسکا
 ضمیر مفعول بھلویا مجھے دیا + بھلویا میں دیا واحد و جمع متعلق کے لئے

ضمیر متعلق
 اور وہی میں بجا
 آئیں کے آئیں
 بھلویا میں
 بھلویا میں

اور بگو دیا + یا بگو دیا + مگو یا تمہیں دیا + واحد جمع مخاطب کے واسطے
 اور او سکویا او سے دیا + او سکویا او میں دیا واحد جمع غائب کے لئے
ضمیمہ مضاف البیروہ جو بجای مضاف الیہ واقع ہو یعنی جسکی طرف
 کسی تہ کو منسوب یا مضاف کریں + اور ضمیر فاعل کے آخر لفظ کا زیادہ
 کرنے سے ضمیر مضاف الیہ بجاتی ہے + مضاف واحد مذکر کی علامت (کا) ہے
 اور جمع لڑکی علامت (کے) اور مضاف واحد اور جمع مؤنث کی علامت
 (کی) ہے + لیکن بعد داخل ہونے علامت ماضی و فعل اور مضاف الیہ کے
 ضمائر میں اکثر تبدیلی واقع ہوتی ہے

بیرا یا بیر یا بیر + واحد + ہمارا ہمارا ہمارا جمع متکلم مذکر مؤنث کے لئے
 تیرا یا تیر یا تیر + واحد + تمہارا تمہارا تمہارا جمع مخاطب مذکر مؤنث کیواسطے
 اوںکا اوںکی + واحد + اوںکا اوںکی جمع غائب مذکر مؤنث کے لئے

قسم سوم معرفہ اسم اشارہ

اسم اشارہ کے چار لفظ امین و او واسطے قریب کے ایہ واحد + یہ جمع کے لئے
 در واسطے بعید کے وہ واحد + وہے جمع کیواسطے + اور یہ مذکر مؤنث
 کے لئے یکساں متل ہوتے ہیں + تنبیہ یہ ہے اور وہے مفعول متل
 اور بجا اسکے وہی یہ وہ استعمال میں ہے + وہ کی مثال چکا جمع کے
 صبا کے شہر اور دی گئی ہے + اب تیرے کی جگہ پر یہ کی مثال جمع کیواسطے
 غالب ملے کو شہر سے دی جاتی ہے وہ لفظ کے نہ کہیں اور دست و بازو

یہ رنگ کیوں مرو زخم جگر کو دیکھتے ہیں

قسم چہارم معروف اسم موصول

اسم موصول کے دو لفظ ہیں (جو) اور (جون) اگر اب (جو) ہی مستقل ہے
جب تک اسکے آخر کوئی حرف معنوی نہیں آتا ہے + واحد جمع مذکر مونث کے لئے
یکساں بولا جاتا ہے + اور جب کوئی حرف معنوی آتا ہے تو لفظ جو بدل کر
واحد مذکر مونث کے لئے جس اور جمع مذکر مونث کیواسطیٰ جن بولتا ہے
اور کہیں سجا جن کے لفظ جنہوں بذاتہ میں لازم ہے طلب کیونکہ ہم
دونوں کے دل قسمنہیں ہیں + جنہوں کے بسین میں ہم رہے پر بسین
اور کسی حرف معنوی مفعول یعنی کو حذف ہو کر جنہوں کا جنہیں بناتا
ناصح + اتنی بچان دی خدا نے جنہیں + میں درایت دین خالق میں
یعنی جن لوگوں کو

قسم پنجم معروف مضاف ان پر مرکب

جو اسم نکرہ کہ علامت یا اسم اشارہ یا اسم موصول کی طرف مضاف
کے ساتھ آتا ہے اور اس میں ہی ایک طرح کی خصوصیت آجاتی ہے جیسے مومن کا
رنگ تیرا ہوائی اور سکا باب جسکا حوا + پس لہر کا اور لہائی اور باب اور
حوا اگر تیرا ہے لیکن بسبب مضاف ہونے کے اس میں ایک طرح کی مثل
علامت کی خصوصیت آگئی + اور اس میں حرف زائد کو گائی ذکر کیا گیا ہے
اگر اسے مونث کی میں تو حرف کی اور نہ لہر کی طرح کے لہر

قسم ششم صرفہ کی منادہی

شادی میں مذکر کے لقم آئے + اور آئے + واحد جمع میں بحسب موقع تعظیم و
تخفیر مستعمل ہے + اور آری + اور ی واحد جمع مونث کیواسطے
اور او + آئے + آوے + آجی + آجی + آئے مشترک ہو مذکر و
مونث میں

استغناء کا بیان

لفظ استغناء تبدیل میں مثل اسم موصول کے میں نہیں بسبب آئے حروف
معنوی لے لفظ استغناء میں بکھر واحد کے لئے کیا سے کس اور جمع کے لئے
کن آہا ہی مذکر و مونث میں فائدہ لفظ آن آون جن کن اگرچہ
جمع میں مگر تعظیماً واحد مذکر و مونث پر ہی بولے جاتے ہیں + لیکن لفظ
اونون جنون خاص جمع کے لئے میں فائدہ لفظ ساء علیت
تشبیہ اسبطرح ایسا جیسا ویسا کیسا + اور لفظ آنا + آونا
جنا کنا + قدر و انداز کے لئے اسکے الف کی تبدیلی بای مہول کے
حالات جمع مذکر کے لئے اور بصورت تانیث بای مہول سے ہو گی مثلاً
ایسا آئے ایسی + آنا آئے اسبطرح اور مونث سے جیسا جا
اور واحد مذکر و مونث میں انکے آگے لفظ ہی بڑھ گیا + اور جمع مذکر و مونث
میں انکے تبدیلی کے بعد لفظ میں +

بیان تک بیان اسم کا ہو گیا اب فعل کا ذکر ہوتا ہے جسکی اصل مصدر ہے

بیان مصدر کا

مصدر وہ ہے جس سے فعل اور اسم مشتق بنائے جائیں + باعتبارِ فعل
اور مفعول کے مصدر کی دو قسمیں ہیں لازمی اور مستعدی + فائدہ
اردو میں مصدر فارسی اور عربی ہی اکثر مستعمل ہیں + فارسی مصادر
دہلی میں زیادہ مستعمل ہیں + اور لکھنؤ میں کم + مردن کا مصدر لکھنؤ میں
ہے جیسے وقت مردن اور دم مردن + اور مصدر دن میں سے تختہ کا
مصدر رشک باندھا ہے پکارتے ہیں جو وہ کمانا تو ساتھ کمانا کا +
خیالِ نچتر سودا ہی خام ہوتا ہے + اور شاید اور بھی ایک آدھ مصدر
مستعمل ہو اس وقت فائدہ کل مصادر ہندی اور فارسی کے ذکر کو لے
جاتے ہیں اور جو لفظ انکی ساتھ ہندی مصدر کے بندھیگے مذکر
ہو جائیگے اگرچہ سوت ہوں جیسے ناسخ + سفلہ ہو جاتا ہے وقت
امتحان بے آبرو + ہی دلیل اس ادعا پر ٹوٹ جانا چاہ کا + وہ +
ہو گیا ہوں فرقت جانا نہیں ایسا ناتوان + توڑنا مشکل ہو اس آبرو کے
نیکاف رشک + مشکل اس ترک کھانڈار کا آٹھرا + دل ہر تیرے
نشانِ ناصر + میرا + باگین تو کسی گوشے میں جانا نہیں ملتا + نذر کو
چلون سے ملانا نہیں ملتا + میرا + آپ اندر میں رہا میں خلق کو ایذا
ندی + شہر میں رہنا مہربان صبر ہو گیا + آتش + زیادہ زخم سے
انسا کو احسان ادا ہوتا ہے + نوناخ کے ظل سے بادشاہی کا +

الفاظ موش آتش با عیان الصاف پر بلبل سے آنا چاہئے +
 پیچی اسکو زر گل کی پہنا چاہئے + رنگ + منجورہ یا دلی اپنی
 دکھانا ہوا + مجھ میں آئینہ ہانے کا ہانا ہوا + پیچنی اور دریا دلی
 دونوں موش ہیں + اور کسی مصدر کے الف تذکرہ کو یا تو ثابت ہے
 بدل دینے ہیں + موش + یاں یہ پھری ہے کہ اب پھری پہانی چاہی
 اوٹو قضا طیس کی چوٹ لگانی چاہئے + آتش + خرابی سے آزاد
 مکان تعمیر کرنے کا + اگر کہہ سن کو گوی منزل اوشانی سے
 قاعدہ عربی کے مصادر میں بعض موش مستعمل ہیں بعض مذکر +
 اولی مشائین لکھی جاتی ہیں + (جولہ موش مستعمل ہیں
 فضلت کے وزن پر رحمت خدمت قدرت وحدت وغیرہ موش ہیں
 ایشیر تن پاک کسطرح سایہ پوتا + خدا کو تہی منظر وحدت تماری + باقی
 مشائین دیوانہ کی صیر سے معلوم ہوگی + مگر دو لفظ شربت اور خلعت +
 یہ اردو میں مذکور ہے جاتے ہیں آتش + تب فراق سے جا رہی جاتی
 صنم نے راہ خدا شربت وصال دیا + اور خلعت پہنیں روشن تھا
 شمع کوزے پر تو حضور کا + خلعت عازمین اقدس کو نور کا + تلبیہ
 مگر موش و طوطی نے خلعت کو موش باندا ہے + انی وزیر لایا ہے +
 انصاف شہی مبارک ہو + کارگاہ سپہری سر + تہ خلعت دی +
 ملائکہ جہور کے خلاف سی + کثرت تذکرہ کی بیان الفاظ مختلف ہیں

ابن الفاظ کی مثالیں جو عیسائیوں کے لیے لکھی جاتی ہیں

سیرت	کیا سیرت ہو چکا ہے جس کی	سے یہی سیرت مقرر ناسخ ہوئی
حالت	کسیو یا سیرت کی بیان تو ہی ہوگی	حالت وہاں تباہ ہو گیا ہوگی
جنت	سیندور کی قشقش میں دیکھی ہوگی	شعل کی آتش میں جنت نہیں ہوگی
حکایت	بیابان بیابان خساد ہو گیا	حکایت کی حکایت تمہاری ہوگی
حقیقت	اول تو آج ہی کچھ کا کچھ	حقیقت ایک لفظ نہیں ہوگی
حیات	ریشم میں ریشم شوق ہو گیا	دنیا سے حیات سیرت ہوگی
ہولیت	پرف جو کرین شکار تو ہو گیا	شخص کے حصے میں بہ دو نہیں ہوگی
حضرت	اودہم چلے ہوا دہن جہان	یہ سیرت میری کہ حضرت تمہاری ہوگی
روایت	کسین کو ہم روح یا جو نہیں	بہت مختلف ہے روایت تمہاری
ریت	سو خلق قرآن کی کو تو خالق	ہوئی ختم سب پر ریت تمہاری
زبان	نظر آئی کعبہ میں سر نہائی	ہوئی عین جج میں زبان نہائی
شفاعت	آسیر کنہگار پر رحم کرنا	کہ یہ چاہتا ہے شفاعت تمہاری
صورت	کہو جو ایسی ہی تھی شکل کے	ہوئی کے لیے صورت تمہاری ہوگی
صوت	نہ نہی ردگ محبت کا سیکو	عیسیٰ ہی اگر آئیں تو صوت ہوگی

اسی طرح اور الفاظ عربیہ پر بھی مثال کرلو

فائدہ اب مصادر عربیہ مذکور کا ذکر کیا جاتا ہے مستثنیات کے

اقبل کے وزن پر مثل مذکور ہے

سستی

فعل	کے وزن پر علم نہ کرے
فعل	کے وزن پر سنگ نہ کرے
فعال	کے وزن پر حساب نہ کرے
فعل	کے وزن پر قبول نہ کرے
فعل	کے وزن پر دخول نہ کرے
فعلان	کے وزن پر حیران نہ کرے
فعلان	کے وزن پر حیران نہ کرے
فعلان	کے وزن پر غمراں نہ کرے
فعلان	کے وزن پر خفقان نہ کرے
فعل	کے وزن پر دعویٰ نہ کرے
فعال	کے وزن پر سوال نہ کرے
فعلت	کے وزن پر ترجمہ نہ کرے
مفعِل	کے وزن پر محل نہ کرے
مفعِل	کے وزن پر مرجع نہ کرے
افعال	کے وزن پر انصاف نہ کرے
انفعال	کے وزن پر انصرف نہ کرے
تفعِل	کے وزن پر تصرف نہ کرے
تفعِل	کے وزن پر تسلسل نہ کرے

مگر محفل منزل

مگر مستعد غلام ہو کر

مگر اصلاح نوازا

مگر توقع

نقصان	کے وزن پر امتحان نہ کرے	مگر احتیاج احتیاط
نقصان	کے وزن پر استخراج نہ کرے	مگر استصلاح مویش
تفادّل	کے وزن پر تفاوت نہ کرے	مگر تواضع

مثال مستثنیات کی

ترشح	ترشح جب سرئی ایڑوں کی	اندولی کہ انہما آواز پس کی انہم
نوع	عہد طفلی سے لگا ہوا بھی وقت	بل گیا کہ وقوع فی برینی کی ارد
صل	رجائی توشتا بنین مان سحر	شعلین تاکہ شبگیر لیرہ تے ہوا نام
اصلاح	شاعر بولوی نہ بخندان میں	اصلاح رہتی ہی تھی اندی داغ کی اس
ادامہ	باقی رہا صاحب مکرے اور دا	دلت جنون خوب کی انداد دیا وزیر
الاک	کیا فذک سے پاک ایک ایک کہ	عنایت کی املاک ایک ایک کہ سحر
احتیاج	ساقی ہنسن تو لطف کیا برسم	سجھہ کو احتیاج ہی اول نام کہ برق

باقی اکثر مثالیں اسکی فضل سرم میں ماعیات کے ساتھ لکھ دی گئی ہیں تاکہ آسانی ہو

بیان حاصل مصدر کا

حاصل مصدر وہ ہے جو کیفیت معنی مصدر کی ملتا ہے اور طریقہ بنا
حاصل مصدر کا یہ ہے کہ اردو مصادر کے دوہرے سے جو صیغہ واحد امر
مماضی کا بنتا ہے اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہے بشرطیکہ اوسکو اعلیٰ زبان
ہی حاصل مصدر بولتے ہوں جیسے لکھنا مارنا دوڑنا جھپٹنا سے

نوٹ مار ڈالو جبٹ حاصل صدر بنے + موٹ
 اور جس صنیعہ جمع امر حاضر من ہمزہ ہو اس ہمزہ کو دور کرنے سے اکثر
 اوقات فائدہ حاصل صدر کا حاصل ہوتا ہے جیسے چرگاو دباو
 سجاو جواو + یہ مذکر بند ہے من +
 اور کبھی صنیعہ واحد امر حاضر کے اول حرف کے بعد الف کو زیادہ کرنے
 سے حاصل صدر بنتا ہے جیسے چال ڈال + موٹ
 اور کبھی اس کے آخر لفظ بہت یا ن یا ہی بڑانے سے جیسے
 سریر امٹ گہرا مٹ چلن کھلائی پلائی + موٹ
 اور کبھی صنیعہ امر واحد حاضر کے آخر ن یا لفظ بوٹ یا اس یا ت
 ملانے سے بھی حاصل صدر بنتا ہے جیسے لگان اڈان سجاو
 بناوٹ پیاس ملاپ سیا موٹ + مگر ملاپ فقہا میں مذکور ہے +
 اور کبھی حرف تن پہلہ یا تخی اس صفت وغیرہ کے آخر آنے سے فائدہ
 حاصل صدر کا ہوتا ہے جیسے ٹھاس کھٹاس کنجوسی تیزی وغیرہ
 تنبیہ مزار فیج سودا نے ایک قصیدی میں قافیے کے لئے حاصل
 بنائے من جیسے رنت کہنکنت برہنت ارنٹ برکنت
 سرکنت گدگنت گرکنت دکنٹ وغیرہ اور محمد جان شاہ دکنی
 نے بھی انکی تقلید کی ہے اور ایک قصیدی میں + کہنکنت اوموٹ
 یہ حاصل صدر خلاف اہل زبان ہے + کیونکہ اہل زبان چہر صفحہ ۱۷۱

اور مثال اور کتاب میں چاہے یا اکثر میں ایک دو کے برابر سے ہند

ہین مان سکتے +

بیان فارسی کے حاصل مصدر کا

فارسی کا حاصل مصدر ہی اردو میں بہت مستعمل ہے اور طریقہ بنانے
 حاصل مصدر فارسی کا یہ ہے کہ علامت مصدر فارسی یعنی لفظ دَن
 یا تَن سے ن دور کرنے کے بعد جو صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کا
 باقی رہتا ہے اکثر وہی حاصل مصدر ہوتا ہے جیسے دیدن سے دید +
 خریدن سے خرید + فروختن سے فروخت +

اور کبھی دو صیغہ ماضی مطلق کے جو معنی میں متضاد ہوں فائدہ حاصل مصدر کا
 دینے میں جیسے نوشت خواند + آمد و رفت + وغیرہ

اور کبھی ماضی اور امر کے ملنے سے فائدہ حاصل مصدر کا ہوتا جیسے گفتگو
 جستجو +

اور امر واحد حاضر کے آخر شش + ماقبل مکسور یا ة یا تی یا آئی
 زیادہ کرنے سے ہی حاصل مصدر بنتا ہے جیسے خواہش + سفارش
 اندیشہ + خاموشی + دلالتی +

بعض اوقات صیغہ واحد غائب ماضی مطلق کے آخر لفظ آریا گئی +
 زیادہ کرنے سے حاصل مصدر بنتا ہے جیسے رفتار گفتار آسودگی
 زبردگی +

اور کبھی حرف ت یا گئی اسم صفت وغیرہ کے آخر برائے سے منی
 حاصل مصدر کے حال ہوتے ہیں جیسے گری سروی تازی
 اور کبھی امر کا صیغہ خود فایده حاصل مصدر کا دیتا ہے جیسے خواب
 شتاب + مگر خواجہ لفظ نہ کر موت میں شرک ہی بیاختلاف فیہ دیکھو
 بہر حال حاصل مصدر ہندی ہون یا فارسی اردو میں بہت موت
 مستعمل ہیں + اور بہت ذکر + سند اسکی مثالیں دیکھو
 تنبیہ بعض ناواقفوں کو خیال ہے کہ جس لفظ کے آخر ت + یا
 ت + یا + ش + یا + ہ آئے سب موت ہیں + حالانکہ یہ خلاف
 ہے + بلکہ جبکہ آخر ت یا تانیت یا تاء مصدری عربی + یا + ش
 حاصل مصدر آئے وہ لفظ موت ہی نہ کہ ب الفاظ درخت وغیرہ اور
 عرش فرش وغیرہ تانیت نہیں کہہ سکتے + بطریق ت اور ہ ہی ہے
حاصل مصدر ہندی اور فارسی کی مثالیں
 اگرچہ اکثر حاصل مصدر کی مثالیں فصل سوم میں اطلاق کا لکھی گئی ہیں
 مگر بیان ہی کچھ لکھی جاتی ہیں +
موشا ت

لوت	دریا سے لطافت	نٹ
مار	غشی ابرو نے مجھے دالہ یا مرغی من	نٹ
جگلا	دریا سے لطافت	نٹ

۱۰۲
 کتبہ من النوان سیکو کبری
 اربعہ کرشمیں کہ ضامنہ ہو سائی
 یہ تیلی تاشے کے قابل ہوئی
 حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی
 لب معجز بیان کی گفتار
 بلبل کی زبان پہ گفتگو تری
 لاتا ہے خبر دم میں اور ازل کی
 لطف کیا میری طرح جو آہ و تائیدی
 کانٹے بو کر کوئی بھلا ہے
 آخر کار حوائج سرا کیا بعد ا
 کسے طفلی میں ہلا تہ میری تیری
 کتنان پر اپنے دل کا کالی عجا
 ہر قدم پر یہ ناز تھے کلب
 ختنے کروں گناہ کبرہ ملو شراب
 سب بھیج کر پائیں بچہ کی چٹا
 تری دید ایوب جو حال ہوئی
 آمد و شد نفس خند کی بکا بہن
 گفتار ہوئے مانند ابر گو سرا
 گفتگو گلشن میں صبا کو جسکو تری
 تیری یہ عمر کی جلدی تیری جلی
 خاتری کیوں زخمی ہوئی تیری
 کاوش اچھی نہیں کاوشین رقیبو
 کشتہ کشش تی کی او بکھڑا طری
 کر دے ہر روزی عبت گردن ان سیر کی
 عمری ہم زخمیوں کے ساتھ نہ رکھے پریشان

۱۰۲
 کتبہ من النوان سیکو کبری
 اربعہ کرشمیں کہ ضامنہ ہو سائی
 یہ تیلی تاشے کے قابل ہوئی
 حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی
 لب معجز بیان کی گفتار
 بلبل کی زبان پہ گفتگو تری
 لاتا ہے خبر دم میں اور ازل کی
 لطف کیا میری طرح جو آہ و تائیدی
 کانٹے بو کر کوئی بھلا ہے
 آخر کار حوائج سرا کیا بعد ا
 کسے طفلی میں ہلا تہ میری تیری
 کتنان پر اپنے دل کا کالی عجا
 ہر قدم پر یہ ناز تھے کلب
 ختنے کروں گناہ کبرہ ملو شراب
 سب بھیج کر پائیں بچہ کی چٹا
 تری دید ایوب جو حال ہوئی
 آمد و شد نفس خند کی بکا بہن
 گفتار ہوئے مانند ابر گو سرا
 گفتگو گلشن میں صبا کو جسکو تری
 تیری یہ عمر کی جلدی تیری جلی
 خاتری کیوں زخمی ہوئی تیری
 کاوش اچھی نہیں کاوشین رقیبو
 کشتہ کشش تی کی او بکھڑا طری
 کر دے ہر روزی عبت گردن ان سیر کی
 عمری ہم زخمیوں کے ساتھ نہ رکھے پریشان

مذکرات

چہر کاو مشق خرام میں عرق افشان
 ہلن آغاز میں حور پہ نقشہ حریکا
 غیور چہر کر کیا سا اگلا و گلا
 ابھی سی طور پر قیاس کر لو + سیلان + جواب + دھر ہی ہن

چہر کاو مشق خرام میں عرق افشان
 ہلن آغاز میں حور پہ نقشہ حریکا
 غیور چہر کر کیا سا اگلا و گلا
 ابھی سی طور پر قیاس کر لو + سیلان + جواب + دھر ہی ہن

عربی مصادر کا حاصل مصدر

مصادر عربی کو اردو والے بجائے حاصل مصدر کے استعمال کرتے ہیں جیسے ضرب کے معنی مارنے کے ہیں اور سکے معنی مار یا چوٹ کے لیتے ہیں + اور یہ مونث ہے + میرا بیس سے + حربوں کے بھی دم بند ہو کر جیتے ہوئے تھے + تھرا ہی تھی گاؤں میں ضرب ہو گئی

اسم مشتق کا

اسم مشتق کی ثبات قسمیں ہیں اسم فاعل اسم مفعول صفت اسم تفضیل اسم آلہ اسم ظرف اسم حالیہ

اسم فاعل

اسم فاعل وہ ہے جو فاعل کی ذات کو بتلاوے + اکثر مہندی میں مصدر یا حاصل مصدر کے آخر لفظ والا بُرآن سے اسم فاعل بنتا ہے + مگر مصدر کا الف مذکر اور مونث واحد و جمع میں باء محمول بدل جاتا ہے + اور مونث کے واسطے والا کا الف یا ی مروف سے + جیسے مرثا مصدر + غزلے والا مذکر + غزلے والی مونث + اور جمع مذکر کے لئے بدستور والا کا الف باء محمول سے جیسے مرثوئال

اور جمع مونث کے واسطے بدستور والی کے بعد علامت آن

بڑھ کر مرثوئال بیان کیا جا سکا +

اور کسی فعل یا اسم کے آخری یا آخری زیادہ کرنے سے اسم فاعل بن جاتا ہے

جیسے بھکاری لالچی گویا پیرا + اور یہ مذکر و مونث میں یکساں ہیں +
 اور کبھی الف کے بعد ک بھی زیادہ کرتے ہیں جیسے پیراک + اور یہ
 ہی مذکر و مونث میں یکساں ہے جیسے پیراک مرد پیراک عورت +
 اور کبھی اسم کے آخر لفظ جی بڑھانے سے فائدہ اسم فاعل کا ہوتا ہے
 جیسے خزانچی مشعلچی + اور کبھی مذکر و مونث کے لئے یکساں ہوتے
 ہیں + کبھی مونث کیواسطی کے بدلے ن لاتے ہیں جیسے شعلین
 اور سیر الشارادند خان دریا لطافت میں لکھتے ہیں کہ فاعل کے قسام
 ہیں + یا اصل ہوگا اور اصالت سوا اسم جاد کے دوسری میں نہیں
 یا غیر اصل اور وہ اسم فاعل اور صفت مشبہ اور مبالغہ اور اسم فاعل
 فائدہ لفظ والا کہ اسم فاعل مذکر اور والی کہ اسم فاعل مونث کی
 لئے ہے یہ ہر لفظ کے ساتھ مل سکتا ہے جیسے کہنے والا جاننے والا
 کہنے والا پھیلنے والا رونے والا + وغیرہ + اور اس طرح مونث
 کے لئے والی لگا کر + بخلاف صنفہ صنفہ صنفہ کے کہ ہگو ہگورا
 ہسور رورہ وکیل مکیل گامک حکریا راک کہلاز کہلا
 سیلا زگیلا سجملا مہیلا کہلندرا ^{جانور} رجبورا ^{چاند} جلا اچکا وغیرہ
 انہیں جسطرح ہگو اور ہگورا ہے اسکی قیاس پر ہسو اور ہسورا اور ہجو
 اور ہجورا + یہی ہننے والا اور وہ چہنے والا صحیح نہیں + اس طرح لفظ
 وکیل کے + ہکیل ہکیل جکیل + اور گامک کی قیاس پر ہامگ

پیراک

ہنسک پوچھک و یک وغیرہ درست نہیں آتے تھے
 اردو زبان میں فارسی زبان کے اسم فاعل ہی بہت مستعمل ہیں
 اور اسم فاعل فارسی کی دو قسمیں ہیں اصلی اور ترکیبی + اصلی وہ
 جو امر واحد کے آخر لفظ زندہ یا آیا ان بڑے کرناوین جیسے خوردہ
 و آنا خندان + اور ترکیبی وہ ہے جو اسم کے آخر ان الفاظ مذکور
 سے صیغہ واحد حاضر یا گزشتہ ورنہ گزشتہ یا گزشتہ کوئی
 لفظ بڑے کر اسم فاعل بنالین جیسے نقشہ مندرجہ ذیل سے واضح ہوگا +

۱	امر تیغزن	تلوار مارنا والا	الے اسم فاعل میں مذکر کے لئے لفظ
۲	ملیح	ملیح بناؤ والا	مرد ہی لگا سگئے ہیں مگر سوٹ کیو آ
۳	پت بند	بکڑی پٹی باندھنا والا	زن کا لفظ لگانا ضرور ہوگا + جسے
۴	زرگر	سونا	زن تیغزن یعنی تلوار مارنا والی عورت
۵	سند	خوبند	اسی طرح زن ملیح ساز زن دستار بند
۶	سکار	خندسکار	زن زرگر زن خردمند زن خندسکار
۷	ور	ہنرور	مغیرہ
۸	ناک	غناک	ہونٹ کے لئے دی مخفی برائے ہیں جسے غلگنیہ +
۹	گین	غلگین	ہونٹ کیو اسطرح بان کے آگے بن بڑا کر فیضان
۱۰	بان	میلین	در بان شہر بان ہی کہتے ہیں جہاں ہونٹ کے

اسم فاعل عربی

اردو میں اکثر عربی ہی اسم فاعل استعمال ہوتے ہیں نقشہ ذیل سے واضح ہوگا

مصدر	وزن	مصدر	وزن	مصدر	وزن	مثال	معنی
علم	فعل	علم	فاعل	علم	عالم	عالمہ	جانتے والا جانتے والی
رحمت	فعل	رحمت	فعل	رحیم	رحیم	رحیمہ	مہربان رحم والی
ترجمہ	فعل	ترجمہ	مفعول	مترجم	مترجم	مترجمہ	ترجمہ کرنے والا ترجمہ کرنے والی
انصاف	فعل	انصاف	مفعول	منصف	منصف	منصفہ	انصاف کرنے والا انصاف کرنے والی
امتحان	فعل	امتحان	مفعول	ممتحن	ممتحن	ممتحنہ	امتحان لینے والا امتحان لینے والی
منہدم	فعل	منہدم	مفعول	منہدم	منہدم	منہدمہ	گرہنے والا گرہنے والی
استغفار	فعل	استغفار	مفعول	استغفر	استغفر	استغفرہ	عمل کی توبہ کرنے والا توبہ کرنے والی
مکرم	فعل	مکرم	مفعول	مکرم	مکرم	مکرمہ	اکرام کرنے والا اکرام کرنے والی
تفاوت	فعل	تفاوت	مفعول	تفاوت	تفاوت	تفاوتہ	فرق کرنے والا
تضرع	فعل	تضرع	مفعول	تضرع	تضرع	تضرعہ	قبضہ کرنے والا قبضہ کرنے والی
مقابلہ	فعل	مقابلہ	مفعول	مقابل	مقابل	مقابلہ	سامنے والا سامنے والی
سلسل	فعل	سلسل	مفعول	سلسل	سلسل	سلسلہ	زنجیرہ دار

اسم فاعل تعلیلی

تلاش	فعل	تلاش	مفعول	تلاش	تلاش	تلاشہ	اُتار کرنے والا اُتار کرنے والی
اتحاد	فعل	اتحاد	مفعول	اتحاد	اتحاد	اتحادہ	ایک
استقامت	فعل	استقامت	مفعول	استقامت	استقامت	استقامتہ	سیدھی

اسم مفعول

اسم مفعول وہ ہے جو مفعول کی ذات کو بتلائے یعنی جس پر فعل کیا گیا ہو + اور علامت اسم مفعول کی حرف کو ہے حرف نفی یا حرف روابط سے + اردو میں طریقہ بنانے اسم مفعول کا یہ ہے کہ ماضی مطلق کے آخر مذکر کے لئے لفظ ہوا یا گیا اور مونث کیواسطے ہوتی یا گئی زیادہ کرنے سے اسم مفعول بن جاتا ہے جیسے مارا ہوا مارا گیا مذکر کے لئے اور ماری ہوئی ماری گئی مونث کیواسطے +

فائدہ اور مفعول بہ میں اگر علامت مفعول یعنی کو مذکور ہوگی فعل ماضی اوسکا حملہ مذکر آئیگا + فاعل اوسکا مذکر ہو خواہ مونث جیسے زید نے الایچی کو کھایا + اور بھڑنے الایچی کو کھایا + اور اگر علامت محذوف کرینگے تو فعل تالیج مفعول بہ کا ہوتا ہے پس مفعول بہ پر نظر کرنا چاہئے + اگر مونث ہی فعل ماضی ہی مونث ہوگا اور اگر مذکر ہے تو مذکر + اور فاعل خواہ مذکر ہو خواہ مونث جیسے محمد نے لڈو کھایا + اور نصیب نے لڈو کھایا + اور پیارے نے برنی کھائی اور پیاری نے برنی کھائی +

اردو میں فارسی زبان کا اسم مفعول ہی مستعمل ہے + اور اوسکے لئے فارسی کا طریقہ یہ ہے کہ فارسی میں ماضی مطلق کے آخر زیادہ کرنا

اسم مفعول حاصل ہوتا ہے جیسے خوردہ کھایا ہوا اور کشتہ مارا گیا
 دور اس میں مذکور ہونٹ دھو جہاں برابر میں جیسے یہ گوشت کریم کا خوردہ
 اور یہ روٹی کریم کی خوردہ ہے + اور یہ مرد کریم کشتہ ہے اور یہ
 عورت کریم کشتہ ہے + اور کسی اسم فاعل کے آخر صیغہ امر کا لگانا
 اسم مفعول بنتا ہے جیسے پیش کش یعنی پیش کشیدہ اور یہ مذکور ہے +
 اور کبھی صیغہ حاصل مصدر ہی فائدہ اسم مفعول کا دیتا ہے جیسے
 پوشش یعنی ملہوس اور ہندی میں کھرن یعنی کھرجی ہونی چیز
 اور یہ دونوں سوخت ہیں +
 اور اسم مفعول عربی کا طریقہ یہ ہے کہ اسم مفعول سے حرفی مصدر کا مفعول کے
 وزن پر آتا ہے جیسے قتل مفعول مگر یہ مذکور کے لئے ہے اور موت کے
 واسطے لگانے کے جیسے مقلولہ +

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ ہے جس میں معنی وصفی بطور استحکام اور ثبوت کو قائم اور
 موجود ہوں جیسے ہبلا ہبرا بہادر شجاع چالاک بلیک ناچار
 ہمعقدور بیکس برسا مان بچیا بے غیرت نا آشنا وغیرہ
 اس میں ہبلا اور ہبرا میں موت و مذکور کا فرق ہے باقی برابر +
 اور ہوا شجاع کے جس لفظ میں یا بختیانی سو ف لگانے وہ لفظ
 سو ف ہو جائیگا + بہادری بھالگی بلیاکی وغیرہ اور شجاع میں ب جیسے ہوا

اسم تفضیل

اسم تفضیل وہ ہے جس کے معنی کو آوردن بہ فضیلت اور بڑائی ہو +
اور اس کے تین درجے ہیں تفضیل نفسی تفضیل بعض تفضیل کل

بہت اچھا بہت اچھا بہت ہی اچھا
اس طرح بڑا اور تھوڑا کو بھی سمجھ لو + اور مونث کے لئے الف کو
ساتھ ہی کے بدل دینگے + اور فارسی میں جیسے

بہتر بہتر بہترین
اس طرح تہ اور کم کو بھی سمجھ لو + مذکر و مونث کے لئے یتیم تین
کیاں بولے جائینگے +

اور عربی اسم تفضیل کی کیفیت اس نقشے سے معلوم ہوگی

مصدر	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مؤنث	جمع مؤنث
کِبَر	اکبر	اکابر	کُبْرٰی	کبریات
عِظَم	اعظم	اعاظم	عظْمٰی	عظیمات
صِفْر	اصغر	اصاغر	صغْرٰی	صغریات
عِلْم	اعلم	اعالم	علْمٰی	علیمات

اسم آلہ

اسم آلہ وہ ہے جس میں سختی اوزار یا ہتھیار کے پائے جائیں جیسے
کھڑائی دہ اوزار ہے جس سے کترنے والا کسی چیز کو کترے +

آخر کے آخر ن یا آئی یا آئی برائے سے کہی فائدہ اسم آہ کا حال ہوتا ہے
 جیسے بیلنی کریدنی ریتی وغیرہ + اور کہی خود صدر اسم آہ کے معنی ہیں
 آتا ہے جیسے بیلنا بمعنی بیلنے + سواہ بیلنا کے اون تینوں میں
 علامت تائید ہے + اور فارسی میں اسم جاہد کے آخر امر حاضر ثانی سے کہی
 فائدہ اسم آہ کا ہوتا ہے جیسے بادکش یعنی نیکیا اور بد مذکور + اور اس طرح
 جاروب یعنی جبار و اوریہ نوشت ہے +
 اور اسم آہ عربی کا مضارع مضارع کے وزن پر آتا ہے
 یعنی اوسکا پہلا حرف تم زائدہ مکسور ہوتا ہے جیسے مشعل مضاعفہ
 مضرب + اردو میں مضارع کے وزن کا اسم آہ بہت مشعل ہے جیسے
 تفصیل ذیل سے واضح ہے +

نمبر	لفظ	معنی	کیا ہے
۱	مضرب	ستار بجانے کا آلہ	مختلف سناس
۲	مضارع	کترنی	موت
۳	مضارع	دانتون	موت
۴	مضارع	جران	موت
۵	مضارع	کبجی	موت
۶	مضارع	صیقل کرنے کا اوزار	مذکر بسبب محقق
۷	مضارع	مردن لفظ	موت

اسم ظرف

اسم ظرف وہ ہے جسکے معنی جگہ یا وقت کی ہوں علامین اوکی یہ ہیں مثال

علامت	ترکیب	معنی	کیفیت
نا	جہنا + سنا	چراگاہ + سیرگاہ	یہ صدر نے ظرف کی معنی سدا کی اور ذکر ہے
آستان	دیو + آستان	دیو کی جگہ	یہ مذکر بوللا جائیگا
واری	پہلو + آری	باغ	یہ مؤنث ہے
شالہ	دہرم + شالہ	سوروف	مذکر
پن	لڑکپن	طفلی	مذکر
الہ	شوالہ	سندر	مذکر
ال	سسرال	سوروف	مؤنث بعض مذکر بھی ہوتا ہے
یال	دوسپال	سوروف	مذکر بعض مؤنث ہی کہتے ہیں
آشد	آستانہ	وہلن	مذکر
حانہ	کتبخانہ	سوروف	مذکر
دان	فلدان	سوروف	مذکر
گاہ	سیدہ گاہ	سوروف	مؤنث
ستان	دستان	کتبخانہ	مذکر
زار	گلزار	باغ	مذکر
شن	گلشن	-	مذکر

علامت	ترکیب	معنی	کیفیت
سال	گسال	جہان گشتیاں	سوت
انداز	پا انداز	پاؤں کی ہلکی	نذر

اور عربی کا اسم ظرف مفعول اور مفعولہ کے وزن پر آتا ہے یعنی سیم +
 جیسے مکتب مدرسہ نذر محکمہ نذر مجلس سوت
 قیادہ اسم ظرف میں اگر علامت نذر کی ہو تو نذر کی بولا جائیگا اگر
 جوڑ کا لفظ سوت ہو جیسے دآن خانہ کی کہ سیسی دآن پرتجانہ دیکھو سیسی
 اور سوری سوت + اس طرح سوت کی علامت میں ہی جیسے گاہ ہے
 کہ سجدہ گاہ میں سجدہ نذر سہی مگر یہ اسم سوت ہے +

اس طرح اسم فاعل میں ہی جیسے گورکن مہرکن میں گور مہر نذر
 مگر کن کے ساتھ لگا کر نذر نوا جاوے گا +

اطلاع

اسم ظرف کی چند علامتوں میں کہ گفتگو ہے اور وہ یہ کہ ستان کی علامت
 جس نظم میں لگائی گئی اس اسم ظرف نذر ہوگا جیسے حبستان گلستان بوستان
 وغیرہ + مگر شبستان کا لفظ سوت سنا گیا ہے اور مگر ارسیم میں نہیں ہے
 بلکہ وہ کہ دیکھی اک شبستان + شعلہ ہوا انجمن میں رمضان + رچند
 دیکھا اک شبستان ہی کہہ سکتے ہیں مگر سماعت ہی ہی کاتب کی غلطی کا گمان نہیں ہے
 اس طرح گاہ کی علامت اطلاع ہے سوت ہو جیسے درگاہ مسجد گاہ اور اس طرح
 نذر کی علامت سب تذکر جیسے گلزار زعفران زار مگر ذوق دہلوی نے

عوضہ گاہ لوہڈکر + اور میر تقی میر نے خازنار کو سوٹ بانڈا ہر شل
 اسکی بیان الفاظ مختلف فیہ میں یلگی ویکہ لوہ
 قایدہ اسطرح بعض علامتین اسم کے پہلے لگانی جاتی ہیں اور بعض
 اور وہ اسماء فاعل وغیرہ کی کیفیت دکھاتے ہیں حسب تفصیل ذیل +
اسم کے پہلے کی علامت

علامت	لفظ	ترکیب	توضیح
شہ	شیر	شہیر	اگر اسم مذکر پر شہ کی علامت ہوگی تو وہ سب سماء ذکر ہو جائیگا جیسے شہیر شہوت شہباز وغیرہ اس لگانی اور زنی پانی جاتی ہے + اور اسم سوٹ پر آنے سے سوٹ کہا جائیگا جیسے شہنا کہ نس سوٹ ہے
اہل	اہل	اہل	اہل کی علامت جس اسم مذکر یا سوٹ میں ہوگی وہ ذکر ہو جائیگا کدایگا جیسے اہل شہر اہل مجلس اہل حاش + اس جماعت صاف
ذی	وقار	ذوق	یہی حال اسکا بھی ہے جیسے ذی عزت ذی شان +
صاحب	صاحب	صاحب	ایضاً جیسے صاحب جاہ وغیرہ
میر	میر	میر	ایضاً جیسے میر مجلس وغیرہ +
اسم کے بعد کی علامت			
گیر	گل	گلگیر	اسماء مذکر سوٹ اور نون کے ساتھ ذکر ہو جائیگا جیسے گلگیر اور یہ فاعل
بان	سر	سربان	ایضاً جیسے بورد پائیا + اور یہ فاعل کی علامت ہے +

علاقہ	اسم	ترکیب
پن	انک	اسما و مذکر مونث اس علامت ہو مذکر ہی اور لفظ کے جیسے
		بسیا حقہ پن اکثر پن + اور اس وضع اور روش کی جگہ
گر	زر	زر اگر
		ایضاً جیسے آئینہ وغیرہ + اور یہ علامت فاعل ہے
س	شما	ایضاً جیسے شہاس کناس کو اس میں اور یہ علامت کیفیت
ہند	شرا	ایضاً جیسے شرا ہند کبر اسند یہ علامت بوی ہے مونث +
یا	چاکہ	ایضاً جیسے انک یا ہونٹ کی علامت گرفت کی +
کن	کوہ	ایضاً جیسے مہر کن گور کن علامت فاعل ہے
سند	کر	ایضاً جیسے آزار بند وغیرہ مذکر علامت فاعل +
بان	باغبان	ایضاً جیسے سایہ بان وغیرہ مذکر علامت صاحبیت +

اسکا بیان احتیاط کیا گیا تاکہ مبتدی واقف رہے

اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ ہے جو کیفیت اور ہیئت فاعل و مفعول کو بیان کرے
 ہندی میں اکثر صیغہ ماضی شرطی کا اسم حالیہ ہوتا ہے + پس جیسا اسم
 ہو گا ویسا ماضی شرطی میں الف یا یا می معروف کا استعمال ہو گا جیسے
 حسین بخش ہوا جاتا تھا مذکر + اور حسین باندی ہوتی جاتی سی

اسم تصغیر

از تصغیر میں اسم کے آخر آکر وا ز یا وہ کرنے سے گزرتا ہے

اکثر یا مونث اور بچہ سے بچہ + مرد سے مرد و ابجا نام ہے پچان
اسکی یہی ہے کہ جس اسم میں آخر میں ہوگا وہ مونث کا نام ہے + اور
جسکے آخر میں وا ہوگا وہ مذکر کا نام + اور زبانی کے اسم تصغیر میں
کے لئے ک + اور بچان کے واسطے جہ زیادہ کرنے سے اسم
تصغیر مذکر ہوتا ہے جیسے مردک طفلک باغچہ صندوقہ + باغیچہ
اسکی فصل اول میں ہو چکی ہے +

مضاف و مضاف الیہ میں جب چاہتے ہیں کہ دو لفظ کو ایک لفظ
کے کسی چیز پر او من سے موسوم علامت اضافت کی اور مہر
دور کر کے مضاف کو مضاف الیہ پر مقدم کرتے ہیں اور علامت
تذکرہ و ثانیہ ہی مضاف سے لیا مضاف الیہ کو دیتے ہیں جیسے
منہ کا بڑا قدم کا ہونڈا وغیرہ کو بڑھنا + بڑھنا قدم + تنہا
وغیرہ مذکر اور الف کو ی سے بدل کر مونث

اسم سالم و غیر سالم کا بیان

اسم کی دو قسمیں ہیں سالم اور غیر سالم باعتبار تبدیل اور غیر تبدیل کے
اسم سالم تبدیل نہیں ہوتے باوجود یا آ اور علامت مذکر
یا علامت اسمی مونث عربی ہو + یعنی بسبب آنے حروف معنی
ان آ اور ہ کی تبدیلی سبب یا محمول کے نہیں ہوتی + اور یہی
اسم اصلی ہے مضاف فصل اول میں ملاحظہ ہوا ہے

ملکہ نے کہا کہ خدا کے فضل سے سب خیریت ہو + یازید بٹا کا آدمی
 ہے + تم ہماری دعا کے سبب اچھی ہو جاؤ + اب دیکھو کہ خدا میں
 آ اور ملکہ میں ء اور بٹا + دعا میں آ ہے باوجود حرف ہونے
 کے کہ تے + کے کا کے آئیے یا یہ بھول سے تبدیلی ہوئی
 پس اسطر حکے الف اور ء مونث مذکر دونوں میں ہیں + جیسے
 یہ مذکرات کا الف اصلی

سما	آشنا	آقا	انخنا	ایفا
بہا	شریا	دریا	زنا	صحرا
ظفر	طوبے	عصا	غوغا	مدعا
سما	مینا	ہما	وعنیرہ	

ان الفاظ کے الف یا ی مچھول سے کہی نہ بد لینگے + اور مثالین
 اسکی فصل سوم میں دیکھ لو + تنبیہ طوبی اگر چہ تی ہے
 مگر ترے میں الف آتا ہے اسلئے اسکو الف اصلی کے شامل کیا
 اور مصلیٰ اور بلوی + بوریا + سودا وغیرہ جند الفاظ کا
 الف باوجود اصلی ہونے کے کثرت استعمال سے گڑبڑی جاتا ہے
 مثل الف تذکر کے جیسے حصے پر ہے میں + معلون میں کوٹ
 لگا دو + بڑے بلوے میں بڑے + ہم بلوون میں شریک ہلن
 ہوتے + ان سودون کا کچھ علاج ہے + سودی میں فرق ہے +

آتش سودی میں شری زبان میں سود و زبان کا + مطلق چوٹی
 پیش ہوا زبان و گران کا + صبا سے کیا نیند آئے کور سے پر مجہ
 فقیر کے + سو یا گئے ہو اور پاری ملک پر + اور ماجرا کا بھی ہی
 حال ہے + رہے کہتے تھے المہبت عجب ماجرے ہو + گہر لگ گیا
 حسین سے بے آسے ہوئی + اور یہ کیفیت سوتیا کی ہے تحری
 درد زبان میں ویا سوتے کی کلیان میں + لب میں برگ گل شری
 غنی گل رنگ بن + یہ سوتات کا الف اصل ہے

آسیا	آہ و بکا	اجود سیا	ادا	استدعا
استغنا	اکتفا	انجا	انتہا	ایذا
بیرہیا	بقا	بلا	بنا	پروا
تہنا	بجا	جزا	جنا	جفا
چریا	چون و چرا	چہایا	شہ	جیا
خطا	دعا	دعا	دنیا	دوا
دہیا	ردا	رضا	رعایا	ریا
سٹرا	سٹرا	سٹرا	سنگیا	شفا
شہنا	صبا	صدا	صفا	صہیا
ضہا	غذا	فضا	قبا	قرنا
قضا	رقضا	قلبا	کیر یا غزا	کر با

کستیا عورت	کیسیا کچا	کستیا کچا	کستیا کچا
کدا	کوا	کوا	کوا
کوا	کوا	کوا	کوا

اسطرح اور بھی مل سکتے ہیں + اب انکی مثالیں فصل سوم میں شامل سمجھا
ہیں + اور چوب سونٹ ہیں +

یہ نہیں جن الفاظ میں یا سے اصلی ہے مذکر میں بخلاف یا می موت کے
کہ غیر اصلی ہے اور الف مذکر سے بدل سکتی ہے اور اسطرح الف تذکر
یا می ثابت ہے +

الفاظ اصلی یا می کے بطور توصیف

افعی سنانی	بجفی اون	پانی	جی
مہی	گہی	مشتی	معنی
سوتی	وادی	مانی	

انکی مثالیں بھی فصل سوم میں دیکھو +
اسم علم وہ ہے جسکے آخر آ یا ہ ہو اور اسکے کلمہ
واحد میں کبھی آ یا ہ ہو یا اس قدر کہ حروف معنوی یا درو الیٰ یعنی علامت
فاعل یا اسم فاعل یا مفعول یا اضافت یا ظرفیت یا تکرار حرف نرا
یا خود اسم ظرف کے + آ یا ہ ساتھ یا سے مفعول کے بدل جائے
عام اس سے کہ وہ اسم جاہد ہو یا اسم شریف مصدر ہو یا صفت +

اور اس طرح حرف تک بھی ہے یعنی حدود اشکال کے لئے + جیسے

پڑے تک	گھومتے تک	لکھتے ہوئے تک	لکھنے والے تک	اچھے تک	پڑنے تک
--------	-----------	---------------	---------------	---------	---------

اگرچہ صاحب قواعد اردو نے اسکو نہیں لکھا +

قائدہ جب ایک مرکب میں کئی اسم قابل تبدیل جمع ہوں تب ایک حرف معنوی کے آنے سے سب کی تبدیلی ہو جاسکتی + مگر شرط یہ ہے کہ ادن لب سمونہ حرف معنوی کا اثر ہو جیسے اپنے چوٹے رُکے کو بلاؤ + بیان تینوں اسموں پر علامت مفعول کا اثر رہتا ہے بخلاف اسکے کہ میرا چھوٹا بھائی اپنے لکھنے

پڑنے میں بہت کوشش کرتا ہے اگرچہ اس مرکب میں پانچ لفظ قابل تبدیل مجتمع ہیں لیکن علامت ظرفیت کا اثر صرف پہلے تینوں اسموں پر ہے

اور دو اسم اول یعنی میرا چھوٹا بھائی حالت فاعلیت میں اور تین تبدیلی ہوتی + **قائدہ** اسموں کی تبدیلی کے لئے حروف معنوی کا ہونا بہت ضرور

خواہ وہ حروف ظاہر میں مذکور ہوں + جیسا سابق کی مثالوں سے معلوم یا عبارت میں مذکور ہوں اور ان کے معنی ہی لئے جائیں + جیسے رُکے

کتاب آگے رکھو + اسمین علامت ظرفیت اور مفعولیت اور حرف نزا پوشیدہ میں اور ان کے معنی لینا بہت ضرور ہے یعنی ای ار کے آگے کو

یا آگے میں کتاب کو رکھو + بخلاف اسکے کہ میرا گھڑا لالہ بیان علامت مفعول کا ہونا اور او کے معنی لینا بہت ضرور نہیں + اس طرح حرف معنوی

رمان فارسی اور عربی کے آنے سے بھی اسموں میں تبدیلی ہو جاتی ہے

جیسے پیشاور سے تاکھتے تار برقی لگایا گیا + **تب** یہ قول صاحب قواعد اردو کا صحیح معنی کیونکہ عربی کے حروف معنوی میں **عَنْ** **إِلَى** **حَتَّى** ہیں اور فارسی کے آذر در تا وغیرہ فصحا اردو کے کلام میں کہیں نہیں پایا جاتا کہ جس لفظ یا اسم مذکر میں ایسے حرف لگا دیا ہو اور اس کا الف آخر یا **ی**ے مچھول سے بدل جائے + کیونکہ فصحا قاعدہ رکھا ہے کہ ترکیب عربی یا فارسی الفاظ ہندی کے ساتھ جائز نہیں + وہ ترکیب اضافت کی ہو یا عطف وغیرہ کی + مگر فارسی اور عربی کے الفاظ آپس میں بطور عربی اور فارسی ترکیب دی جاتے ہیں تو وہ میں اسماء یا الفاظ عربی و فارسی کا الف آخر یا **ی**ے مچھول سے تبدیل نہیں ہوتا + اور جو ایسا کر لگا دہ کمال باہر سمجھا جائیگا + پس صاحب قواعد اردو کا تاکھتے میں یا **ی**ے مچھول لگانا خلاف فصحا اردو کے دہلی و لکھنؤ ہے + اس طرح عربی و فارسی کے اور حروف معنوی کو بھی سمجھ لو + مگر یہ حروف معنوی ہندی کا قاعدہ ہے کہ جس اسم میں الف اصلی ہو خواہ وہ عربی ہو یا فارسی یا ہندی جس کی قدرت فضل اول کے صفحہ ۴۳ میں لکھی گئی ہے + اسکے سوا + استثنیات مرنٹ و مذکر کے الف کو چھوڑ کر سب زبانوں کے اسماء کا الف یا **ی**ے بسبب آنے حروف معنوی ہندی کے یا **ی**ے مچھول سے بدلنے + جیسے پوریا پردہ گھوڑا کی مثالیں اوپر لکھی گئی ہیں + اور یہ تبدیلی ضرور ہے + گو محضرن کے نزدیک اگر عربی و فارسی کے الفاظ

تو دیکھتے ہیں مبین بدلتے بلکہ لفظ میں صرف یا ہی مچھول سے بدل جائے
 میں مثلاً اس عمدہ میں خرابی ہے لفظ عمدہ کوہ سے لکھتے ہیں اور
 یا ہی مچھول سے پڑتے ہیں + مگر نصحا کے نزدیک تقریر و تحریر دونوں میں
 کیساں تبدیل ہوگی اور اس عمدے میں کیا جایگا +
 اور یہ قاعدہ تبدیل کا حرف و ظروف میں ہی جاری + صا قواعد اردو حصہ ۴
 لکھتے ہیں کہ جس حرف کے آخر الف ہوگا اگر اس کے بعد حرف معنوی آئے
 تو اس کا الف بھی اسے مچھول سے بدل جایگا جیسے اس کے پاؤں میں کہ
 اصل میں اس کا پاؤں تھا باعث میں کے الف حرف کا کا سے مچھول
 سے بدل گیا +

اور حرف اضافت اور حرف تشبیہ اور صفات ملدی ہیں ہی حرف
 معنوی کے سبب تبدیل ہو جاتی ہے جیسے زید کا گورا + زید کے گورے کو
 اور مجھ سے غریب لڑکا + اور مجھ سے غریب لڑکے کو + اور دسواں لڑکا +
 اور سو میں لڑکے کو + ان تینوں لفظوں میں حرف معنوی کے سبب
 الف ساتھ بائے مچھول کے بدل گیا +

قاعدہ نوٹ کی جا سکے

فصل اول میں جس قدر جاندار کے لئے لکھے گئے ہیں + وہی بیجان کے
 واسطی ہی ہیں + اور جمع کا حال ہی ہی ہے تصریح اس کی فصل اول میں
 ہو چکی ہے + مگر لکھنا فضول ہے مگر جمع کے کچھ قواعد اور بیان جو آئے ہیں

اور یہی جائداد اور بچان کے لئے لیکیاں ہیں +

قاعدہ حروف اضافت اور تشبیہ حالت تذکر و تانیث و وحدت و جمعیت میں
ایسے مضاف اور تشبیہ کے موافق ہوتے ہیں جیسے مومن کا قلدان +

برہم کی کتاب + مومن کی گھوڑی + برہم کی کتابیں + شہر میں زید مسافر

عاقل کوئی شخص نہیں + اور مہوسی بیوقوف کوئی عورت نہیں +

قاعدہ ان اسما صفت کی تذکر و تانیث و وحدت و جمعیت موافق
موصوف کی ہوتی ہے جتنے آخر آیہ ہو اور وہ حروف معنوی کے آئے

تبدیل بھی ہوتے ہوں + جیسے اچھا لڑکا + اچھی لڑکی + اچھی لڑکیاں

بیچارہ مرد + بیچاری عورت + بیچارے مرد + بیچاری عورتیں +

قاعدہ اکثر اسماء عدد یا اسما ظروف کے آخر و ن علامت جمع
زیادہ کرنے سے فائدہ حصر یا کثرت کا ہوتا ہے جیسے تینوں سالی لائے

زید اپنے چھپسوں روپے لیکھا + اپنے ہتھکڑیاں جاتا ہے + اور مومن
گزر گئے + سیکڑوں بانساروں مر گئے + یہ دونوں مثالیں کثرت پر

دلالت کرتی ہیں **تشبیہ** بعض نادان برس کو ہونٹ

سبکرا اسکی جمع برہمن کرتے ہیں + حالانکہ مذکر ہے اور جمع اسکی برہمن ہے
یہ تشبیہ ایک ایک سے کرتے ہیں مذکر ہر چند ترک عشق کو برہمن گذر گئے

یہ اسم کی جمع کی علامت اردو میں پانچ ہیں + واو جھول جیسے مرد + نور +
واو جھول بڑی عورتوں + یاو جھول لڑکے + یاو جھول اقل مذکرین + ان پر پانچ

[illegible]

سہ ماہی سہ ماہی

[illegible]

جمع فارسی مستعمل اردو

اردو میں فارسی کی جمع ہی مستعمل ہے اور اوسکایہ قاعدہ کہ جاندار اسم کی جمع ان سے کرتے ہیں جیسے مردان پیران بندگان وغیرہ بجا ہے کہ آ کے ساتھ جمع کر لیں جیسے آہا بارہ وغیرہ اور کبھی اس کے برعکس ہی جمع کرتے ہیں جیسے سخاں مرہا

جمع عربی مستعمل اردو

اس زبان میں جمع عربی ہی مستعمل ہے اس واسطے نقشہ اوزان جمع اساء عربی لکھا ہے

اوزان جمع عربی

واحد	جمع	وزن جمع	منفی فرد	واحد	جمع	وزن جمع	منفی فرد
شریف	اشرف	افعال	اچھا آدمی	ذکر	ذکور	فعل	مرد
لطف	الطاف	ایضاً	مہربانی	طرف	طراف	ایضاً	برتن
حلف	احلاف	"	کینہ	کریم	کرام	فعال	بزرگ
باب	البواب	"	دروازہ	حاکم	حکام	فعل	فیصلہ کرنا
یوم	ایام	"	دن	خادم	خدام	"	نور
شے	اشیاء	"	چیز	سلطان	سلطین	فعالین	پادشاہ
عدد	اعداد	"	دشمن	شیطان	شیطین	"	شیطانا
اعضو اسم	اعضاء اسماء	"	جود	کوکب	کواکب	فعال	ستارہ
اکبر	اکابر	افعال	بڑا	قرطاس	قرطیس	فعال	کاغذ
احسن	احسن	"	اچھا	فقیل	فقاہل	"	فقیل

واحد	جمع	وزن جمع	معنی ہند	واحد	جمع	وزن جمع	معنی ہند
افضل	افاضل	افاعل	بزرگ	خصلت	خصائل	فعال	عادت
رکن	ارکان	افاعل	کھم	صنیر	صنایر	=	دل
حدیث	احادیث	=	بات	طالب	طلبا	فعلہ	دوسرے والا
اقلم	اقالیم	=	ملک	مدرسہ	مدارس	مفاعیل	پڑھنے کی جگہ
بنی	انبیاء	افعالہ	پیغمبر	مجلس	مجالس	=	بیٹھنے کی جگہ
حبیب	احبار	=	دوست	مسجد	مساجد	=	نماز کی جگہ
طبیب	اطباء	=	حکیم	مضرب	مضارب	مفاعیل	مطلب
قریب	اقرباء	=	عزیز	مقدار	مقادیر	=	اندازہ
زمان	آزمینہ	افعلہ	زمانہ	مفتح	مفتاح	=	کھنچی
مکان	امکنہ	=	مکان	تصنیف	تصانیف	تفاعیل	کتاب بنانا
رسول	رسل	فعل	پیامبر	تقصیر	تقصا	=	تقصیر
طریق	طرق	=	راہ	تاریخ	تواریخ	=	دن
رسالہ	رسائل	فعال	چھوٹی کتاب				

قواعد اکثر اساتذہ عربی کے آخری اور آت زیادہ کر کے جمع

بنالیتے ہیں جسے حاضرین ناظرین + کاغذات + معاہلات
 اور تاجر کی جمع جملہ آتی ہو + بعض اوقات اردو والے ان اوزان کو کر کے
 ہی ملا کر جمع بنی لیتے ہیں جسے انبیائے حکاموں

پس ایسی جمع کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ تیسرے فصل اول میں لکھا گیا ہے کہ اردو کا
جمع الجمع کا دستور نہیں اور صاحب قواعد اردو کا لکھنا بطور غلام کے ہے
مضامین جائز نہیں رکھا۔ مگر بعض الفاظ ہندی یا اردو میں بعض جمع ہو
جاتے ہیں + واحد نہیں اور انکی جمع الجمع کی جاتی ہے جیسے لوگ + پاس
بہنی نزدیک + سنی + کو + لوگوں + اور سنی + کر سنیوں + ہوتے
ہیں + مگر پاس کی جمع پاسوں نہیں سنی گئی + اور سنی کا لفظ بطور مصدر کا
بندہ ہے اسیر جو اس آشنائے کے سامنے جن مشعر شہسواروں پسند
اکثر معنی بگاہ آتا ہے +

بیان فعل کی تانیث و تذکیر وحد و جمعیت کا

کلمہ اسم کے خواص میں سے ہے واحد اور جمع ہونا یعنی فعل اور حرف
جمع نہیں ہو سکتے + اور یہ جو فعل یا حرف میں عینہ کی وضع میں تبدیلی توئی
کہ واحد کیواسیٹے کہے اور بولتے ہیں اور جمع کیواسیٹے کہے اور بولتے ہیں
فعل یا حرف میں کثرت نہیں ہوتی مثلاً مارنے میں اگر لفظوں میں
جمع ہے مگر مار جو کہ اسکا اثر ہے اس میں کثرت نہیں ہوگی + بلکہ
مارنے میں کثرت مارنے والوں کی دکھاتا ہے جو کہ اسم میں + اس طرح
تذکیر و تانیث بھی نہیں ہوتی وہ بھی خواص اسم سے ہے + اور حرف جر
اور کلمات نفی کا آنا فعل چرچ پر یا منصوب ہونا یا مفعول ہونا اور
منصوب ہونا یا مفعول ہونا یا موصوف ہونا یا موصوف ہونا یا موصوف ہونا یا موصوف ہونا

قائدہ جن فعلوں کے ساتھ فاعل کی علامت نہیں ہوتی وہ مذکور ہوتے ہیں اور وحدت و جمعیت میں فاعل کے موافق بوجہ اپنے ہیں لازمی ہوں یا ہوتی خواہ اور ان کے مفعولوں کے ساتھ علامت مفعول ہو یا نہ ہو + جیسے مومن آیا

بنو آئی + مومن کتاب ہے بنو لکھی ہے + مومن خط لکھا تھا بنو خط لکھتی تھی
رکے آئے رکبان آئیں + رکے کتابیں پڑھتے ہیں رکبان کتابیں پڑھتی ہیں

قائدہ جن فعلوں کے فاعل کے ساتھ علامت فاعل تو ہو مگر مفعول نہ ملے
نہو تو اول فعلوں کی تذکرہ تالیف وحدت و جمعیت مفعول کے موافق ہوتی ہے

جیسے مومن نے یا بنو نے سبق پڑھا + مومن نے یا بنو نے کتاب پڑھی +
اسی طرح کتابیں پڑھیں +

قائدہ جن فعلوں کے فاعل اور مفعول دونوں کی علامتیں مذکور ہوں وہ
فصل پر حال ہیں واحد نہ کر رہے جاتے ہیں خواہ فاعل اور مفعول ذکر ہوں یا نہ

واحد ہوں یا جمع جیسے مومن نے کتاب کو پڑھا + بنو نے کتاب کو پڑھا + رکبان
نے اپنی کتاب کو پڑھا + رکبان نے اپنی کتاب کو پڑھا +

تفسیر جمع موش میں کہہ دیں (ہے درمیان ہی اور ان کے الف
زادہ کرتے ہیں جیسے آسمان جانیان بیبیان کہنیان یہ پہلی کے

مجاہد میں ہے لکھنؤ میں کہیں سنیں + مگر جاننا ہے بیگات کی زبان میں
باندھا ہے

لیکن شرا میں اسکی سند نہیں ہو سکتی +

بیگمات کی زبان میں ہمن اور دوست عورت کو + گویان + نون کے
ساتھ بولتے ہیں اسکو + گویا + بغیر الف بولتے ہیں اور یہ غلط ہے حالانکہ
فائدہ آتی ہیں + کو بعض اوقات + آئین میں + نون کے ساتھ لکھتے ہیں
بولتے ہیں + یہ غلط ہے ایسے حالت میں آتی + بغیر نون کی مستقل ہے اسلئے
دیجی ہیں + بولی ہیں + سمجھی ہیں + آئی ہیں + گئی ہیں + رہی ہیں + وغیرہ

بیان حرف کی تائید و تذکرہ و جمعیت کے

فعل کے بیان میں لکھا گیا ہے کہ تائید و تذکرہ و جمعیت ہیں مگر
جمعیت اسرار + لیکن کچھ فائدے ذیل میں نقشہ مرتب کر کے لکھ جاتے ہیں

نمبر	کیفیت استعمال
۱	اسکی فارسی آئے + ہذا کی اسکی آئے + اسکو تائید و تذکرہ میں کہہ دیتا
۲	اسکی فارسی آئے + اور یہ غلط طریقہ ہے + اسکو بھی کہہ دیتا
۳	اسکی فارسی آئے + یہ حرف ہندی کی معنی دیتا + ایضاً
۴	اسکی فارسی آئے + یہ علامت مفعول ہو + یہ حرف جس اسم کو اشارہ کرتا
	اور اس کے فعل میں علامت مذکر ہوا کی جیسے ٹوپی اپنی + ٹیٹی کو پینا
۵	اسکی فارسی آئے + یہ اتفاق اور ہم راہی کے معنی دیتا ہے + اور
	یہ حرف مذکر و مؤنث کی ساتھ بصیغہ تذکرہ استعمال ہوتا جیسے کچھ کچھ ہو کر
۶	یہ علامت اصاحت کی ہے + تائید مضاف الیکر الیہ آئے + جیسے زید کا گھر

اسکو تائید و تذکرہ

کیفیت استعمال	نمبر
یہ حرف تکرار اضافت کی ہے ہمیشہ جمع مضاف مذکر کی حالت میں مضاف الیہ کے بعد آتا ہے جیسے زید کے گھوڑے + مضاف الیہ مذکر سو یا سوٹ +	۸
یہ حرفی علا اضافت کی ہے ہمیشہ مذکر کے ساتھ مضاف کے ثبوت کے لئے مضاف کے بعد آتا ہے جیسے زید کی گھوڑی + اور حالت جمع مضاف بھی ہو سکتی ہے جیسے زید کی گھوڑیاں +	۹
یہ علامت اسم غلطی کی ہے + اور مضاف کے لئے والی + جیسے مضاف	۱۰
یہ حرف تکرار کے لئے ہے + اور مضاف کو واسطی آری سا مضاف	۱۱
یہ بھی حرف تکرار ہے مذکر و مضاف کے لئے برابر لولا جا سکتا	۱۲
یہ حرف تشبیہ تکرار کے لئے ہے + اور مضاف کو واسطی سہی یا مضاف	۱۳
یہ حرف تشبیہ تکرار کا ہے جیسے مردانہ ہے + اور مضاف کے لئے	۱۴
یہ حرف مردانہ ہے جیسے مردانہ ہے + اور مضاف کے لئے	۱۵

بیان حروف تہجی کی تائید و تکرار

مختصر نثر سے کہنا اس رسالے کی استاد و نکی سند پر ہے ہر حذیب کچھ معلوم
مگر انہی جانب سے کچھ دخل نہ کیا گیا + البی مہورت بن حیدر سندین محکم
لکھی جانے لگی + میرا ساہ اللہ خان نے درباری لطافت میں حروف تہجی کو

ب پ چ خ ز ن ط ظ ف ہ ی

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اور باقی حروف یعنی آ ت ث ج

ح د ذ س ش ص ض ع غ ق ک گ ل م

ن و + سب مذکرین مگر محکومہ مذکرات کی سندین ملین وہ یہ ہیں +

۱	خوشنویسوں کے لکھا دیکھ کر ہندی کی	لکھا ہے کا تفعیر کے الف کیلئے ظفر
ش	کسطح تو امرا کی ہونے لگت	شیں یہ مفتوح ہی مکتوبی کا اسیر
ص	و کہا یجب حکام میں چشم پر بیضا	کسی پر بیض ہوتا کسی پر ہوتا رنگ
ل	ہنگی لازم ہے پیری میں جانی	قدح کشتہ سنیں پام ہوتا کید کا اسیر
ہ	سنانی قل ہوا اللہ احد میں عیان	برای قافیہ رکھا ہے بیہم احمد کا نسخ
یم	میں ازل سے بندہ درگاہ احمد کا	حلقہ میری کان میں بیہم محمد ہو گیا اسیر
ن	کہا ہی لیا ہے حرمت مناسک طرح	لون تیری ناف کا بیہم کمر سے لگا دیر

مگر حیرت کہ کلب حسین خان نادر نے تلخیص محلے میں حرف بیہم کو موشحات میں

داخل کیا ہے خدا جانے کہاں سندیلے + اور حرف واد مرزا دیر صا

مرثیہ میں مذکر بندہ ہے اگرچہ موت اس کا اوس قاعہ سے ہیں جو بی الزام کیا

حبطح واد عطف کا مابین خبر

فائدہ ہیں تو ضامین واحد کے لئے + اور ہم تم جمع کے لئے

اور آپ جمع کے لئے بصیغہ توفیم + پس یہ میں قسمیں ہیں + اول ازراہ جوڑ

باظهارت + دقم ازراہ برابری و تمہیدی سوم اندازہ نردکی و طوط مستعمل

اور افعال میں اس طرح فرق ہے اول میں کرنے وغیرہ صیغہ امر یا اور افعال
 دوم میں کرتے کرتی کرنا وغیرہ یا افعال مبراہری + سوم میں کیجئے
 لیجئے وغیرہ یا افعال تعلیمی کی ضمیر بولنی چاہئیں + چورگ ان تینوں کو
 باہم ملا دیجئے میں یعنی ایک ہی شخص کو کہیں تم سے مخاطب کرنے میں کہیں
 سے اور علی بنہ اللہ یا میں کہیں خبر میں سے تکلم کرنے میں کہیں اوسے تقریر میں
 بول او نہتے میں یہاں سب ہنر اساتذہ نے ایسا بہت کید ہے مگر قواعد میں
 چاہتا ہوں کہ سچا نہ میں پایا ہے اسیر آپ تو سکن ۱۰ عشرت گندہ جاہلی
 تماری + دیکھو آپ اور تماری کا مقابلہ فافہم +

عذر سوائف

ہر چند نظر افتخار پر ہے مگر تہذیب اور اگر کے اتنا طول ہو گیا + اور میری
 بہت سی باتیں باقی ہیں + انشاء اللہ تعالیٰ بقدر گنجائش وقت متفرقا
 یا خاتمہ میں لکھی جائیگی + مگر ناظرین میری محنت کی داد دیں + اور مجھے
 مخاطب کریں + اور رفیع اور ثنائیں کو دعای خیر سے یا فرمائیں و باقیہ التوفی

اطلاع

اب وہ بیان لکھا جاتا جس میں ہمیشہ سے جگہ اسے یعنی الفاظ مختلف ہیں اور
 مشترک + سب کی زبان سنا جاتا ہو گا کہ فلاں لفظ مختلف یا مشترک ہے یا وہی
 مذکر + اور لفظ میں مؤنث ہے + یا مشترک ہے + یا باعکس مگر سند و بیروانی کم
 ملے + ملکہ غلط ہے + اور یہی معنی کہہ سکتے کہ ایسے الفاظ کہتے ہیں جن میں اشتراک

کہ اصیل اہل زبان اور فصاحت نے ہی یہ ہو گا کہ ایسا ہے + مگر بیٹے تمام کلام مشہور
 اہل دہلی + لکھنؤ کو جان کر اتنے الفاظ نہ سمجھا سکتے کہ اگر حضور عطا ہو گیا
 تو یہ کہتا ہے اگرچہ حضور حقیقی محال ہے + خیر حضور غیر حقیقی بھی + شاید یہ
 اور بکل آئین + مگر خیال کیا گیا تو تائید و تکرار کے لحاظ سے دہلی و لکھنؤ
 اور سبکی و حال میں ہی فرق ہے ورنہ دونوں مقاموں میں اور الفاظ کا
 ایک ہی طرح استعمال ہے + اختلاف کی جان ہی ہے ورنہ یہ دہلی و لکھنؤ
 اب یہ اختلاف کئی قسم سے بیان کیا جاتا ہے کہ صورتیں اسکی کئی ہیں

بیان اول سابق و حال کے اختلاف میں

وہ الفاظ جو سابق میں مذکور تھے حال میں نہیں

التماس	
مذکر	صیغہ تک شمع کو دہنتی تھی
مثنیٰ	اداس طرح رسم آبرو کی
نہ	آئی خدایا شخص الگ ان اوپا
میر	کیا پتنگ نے اتنا سس کیا
مثنیٰ	اوتے اتنا سس گشتو کی
نہ	بعد نسبت کے کی اتنا سس

ماہ	
مذکر	احوال خیر او نہو کا ہم برہمن
مثنیٰ	روز و شب غرض یہ ہوئی
نہ	افسوس کہ سننے وان نہ بار پاپا
میر	بارتھ تک غیرت شمس فرمائی
مثنیٰ	بارتھ تک غیرت شمس فرمائی
نہ	بارتھ تک غیرت شمس فرمائی

سیر	
مذکر	ہم کو در مش جب سفر آیا
میر	جبکہ سیرات سری پر آیا

منش	سینھا قیومین پایا ہے اسیر آئے سنسن	عشرت گذر جا بیگی سہا سہا ہر
منش	بر سینکے اشک یون ہی جو اکبر بقتل	بارہ مہینے شہر میں بہ سات بیگی
منش	کیا سبب کی تشریف زلا نکا ہوا	راستے بند تھو شہر کے سات تھی

تکلیف

منش	دل سوا میں اون کی سیر اکل اور	سینکے دل اوٹھو کہو تو کل اور
منش	خطا ہو خواہیے کہ یون بڑا اور	تکلیف نکو بنانا ہے اگر کاغذ کی

لوح

منش	اہل فنا کو دوزخیا کا ہو کب شعور	سرسنق زندگان مر لوح مر
منش	مرے میں ایک طفل و بستان کی	ہو لوح مشق لوح سہا فرار کی
منش	حفظ نہ مصحف کو دیا رو گمانی کو	بے تکلف لوح قرآن لوح بی
منش	حسن گندم کو نکلی الفت کو	لوح تربت تھی جو سنگ کی

گلگشت

منش	یاد بیل اور گل یہ تو عبرت اند کو	گلگشت سرری جان اس گلستان کا
منش	کیا کہوں جو گلگشت چرخ کی	بیل جان قفس زن میں گرفتاری کا
منش	چلتے جب جو تو فرار شہدایہ	گلگشت کرن آفت سہادت کی

وہ الفاظ جنکو اگلی شعر مونت بولتی تھی اب کو

منش	از دو حام	منش
	دریا سے لطافت	

نذر وہ گونہ جو زمین کو دیکھنے آتا | نظارہ بازو سج ایک از وحاشا آتش

اطلس

نیش

نیش

نذر عیب ایرانی جہاں کیا تو کس | اطلس مفت آسمان صبر قباہت آتش

النفات

نیش نیرورہ اوس کلی کی تو کس | آہ سخن ز دل عبرت النفات کی

نذر حسب بارگ شرنے وہاں جا کر کہو رکھ کا حکم دیا اور عیای کی زانہ لای نفات حکم

ایما

نیش بعد ازین ایما ابرو کی کہان | سخن ہی میں سواوہ مدح خوا

نذر گوشت انگیزی نے بیچر بند حب کو نقشہ ایران کی دستری کا حکم دیا اور ہر ایک فسر ج سرکاری کو باب ایک قلم دینے کا ایسا کیا ہے

پیکر

نیش پیکر انبی خدا نے رکھی ہے | دانش ایک ایک صلیبی ہے

نذر قیدین دیوار زندان میں پیکر اور | بخت گل کس طرح چاہے پیکر اور برق

جہول

نیش دریا سے لطافت کے کہ جہول | جب فرس پر اوکھن رہا

نذر کہ شے زمین کی دشمن نہیں جہول | جب فرس پر اوکھن رہا

مترک	دریا سے لطافت	میراث
مترک	بسطح البحر استبانہ کا دھواں	میراث
	دم نکلیجا کسی روز نہ گنتی پناہ	

مترک	رخ کے آئینے سے کیا بان کی سرخو	میراث
مترک	اور ایا یا پانکی تحریر اور کی دھواں	میراث
	ڈاک کندن کی شے نظر آتی ہے	
	لیکن کا رنگ چکا درخت و اک آتش	

مترک	دریا سے لطافت	میراث
مترک	حاکم نے کیا ہندو عقیدہ پیر کا	میراث
	ایک ایک قدغن کیا کی خبر کا	
	قدغن	

مترک	دریا سے لطافت	میراث
مترک	گردن پر دھار رکھنے بولے	میراث
	وٹے نہ قلندر اش میرا	
	ظفر	

مترک	دریا سے لطافت	میراث
مترک	تم جو آئے طالع خواہید جا کر	میراث
	سوی سم تم گتھو کا مغل دو باور	
	میراث	

مترک	دریا سے لطافت	میراث
	میراث	

نذر	لکھنے لگے جو دیدہ گرا یا جاں	مروج سطح آب کا سطح بنایا	اسیر
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	ننگ بوہن گل و گل و نازدہ	نیل تن لیل صندل کا بودہ	برق
نذر	نچی اوکیل کی تپا اگر کی شگنی	ریرہ ریرہ نیل صندل کا بودہ	نخ
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	نسبت تو دیتی ہیں ترے ایک ایک	ناموس بوہن جاں کی آجیاں	اسیر
نذر	ناموس بجی شام کے باز آجیاں	حضرت شبیر کا بدنار میں	اسیر
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	زوال حسن نے سوز زلف کو کہو یا	بڑا خط آب کا تو نرغ شکلا گیا	صبا
نیش	نیش	نیش	نیش
نیش	جاری ہوا خون گیسو تو قضا	بیلی کے پت مال اگر نیشتر گئی	سودا
نذر	بیلین کیا گل ہی تو اس نرغ	خارجی بہر گل نیشتر فضا کا	نخ
نذر	اندری حرات شش خوں شش	پانی لہو سے نیشتر فضا دہ گیا	برق
نیش	نیش	نیش	نیش
نذر	خوش نکل محوم عاشقان سے جا سکا	ساتھ اوس نونہ کے کار کا	وزیر

وہ الفاظ جو اس کے شعر میں مشترک ہیں

خراسان

نیش	دریا سے لطافت	نیش
نیش	نیش	نیش

مطل

نیش	دریا سے لطافت	نیش
نیش	نیش	نیش

وہ الفاظ جو سابق میں مشترک تھے اور حاملین مذکور ہیں

ابوہ

نیش	دریا سے لطافت	نیش
نیش	نیش	نیش

نیش

خواب

نیش	نیش	نیش
نیش	نیش	نیش

نیش

نیش

نیش

نہ کر میں اپنے زعم میں جو دھوکہ دینا	میری حیا میں ایسا کیا خوار کیا
ترکی جو اٹکے بندہ اذکی سطر اوی	کوئی کیا خواب حشر اکی تو فی مالیا

حشر

نہ کر خلق کیجا ہوئی کنارے پر	حشر بر پا ہوئی کنارے پر
بہنے بہاے نہیں کیا برگ	او نیلے چلے حشر بنا برگ
حق قیامت تو ذرا آؤ	دیکھا حشر و دن کرین برپا

قبلہ نما

نہ کر دریاے لطافت	دریا
جیسے کہ کھڑے قبلہ نما ہے	جیسے کہ کھڑے قبلہ نما ہے

قتل عام

نہ کر کوئی عاشق نظر نہیں آتا	کوئی عاشق نظر نہیں آتا
گو نامانکے پا پا پر قیامت برپا	طوہ نہا ستا کیا ہاتھ قتل عام

مزار

نہ کر سنا جانا ہر شہر عشق کے گرد	مزار میں ہی مزار میں گئی
نہ کر اس آدھے جو یار اپنا	نقش پاکیزہ مزار اپنا
نہ کر کے ہم جو ہر ہر کوئی کوئی	نہ کی جہازہ اونہا نہ کہیں مزار
نہ کر خون بہتا تازہ تر کی کوئی نہیں	نہا دل رنہا دل مزار او بیلا طفر

نذر	مرنے کے بعد بھی زندگی نوزداع غم	میرا وار سببہ تفسیدہ ہو گیا	پر جا
ر	بہتار و صدمہ پر دل اور ہنگ جانا	اوس کوچہ میں بیٹھا اک دن غبار	سحر

زار

نرٹ	جہاں اب خار زارین ہو گئی ہیں	وہیں اکثر بہارین ہو گئی ہیں	ایر
نذر	حسن کے خط کا آدھ خط سے جدا گیا	گلشن جسے چھوڑنے ہم خار زار تھا	مضی
ر	عجیب سے مصلوب گلزاروں سے	رہی ہمیشہ یہ گلزار بحرِ زان اپنا	ناخ

فصل

نرٹ	کل پانچ بجے بوجھ صیت دل کی	بے قتل اپنی اہلی صیت میں لگی	طیستر
ر	کہنے لگے سوزانہ بیٹا یہ طیش	منہ لگی بندہ موت بھر گئے ہی	روزگار

نذر کے لئے قتل عام کی مثالیں کافی ہیں +

وہ الفاظ جو سابق میں مشترک تھے اور حال میں مشترک ہیں

بلا

نذر	خدا نہیں تیرے سے ہلکا نہ ہے	کیا جائے تیرو لکھو میری کیا بلا ہوا	میر
نرٹ	آفت کہا نمی کب کی کنارہی کرتی	آواز تیرا سننے کے بلا جی سے کرتی	ر
ر	وہ لگتی اوسکی سر بلا آتی	خاکین مل گئی وہ رعنائی	ر
ر	دوسرے نہایت ہی وہ بری ال ٹر افگنی	آج کل سر پہ طبعو کے بلا آتی ہے	بحر
ر	کر رہے تیری کھانکھل سی آتی	وہاں جان مہنی عاشق کر سلا آتی	ر
ر	جو دوزخ پہ آئی تھی بلا دیر جیتا	وہی آخر سنگ جان پر دوزخ کو آتی	طغ

[illegible]

نذر	نذر دل را بجای نه بر حواس	ایها جوسل عشق ایست بیک
نیش	نیشی بخوارسی کر جسم ده مجرب	سپیل تو بوی توین دو غم خوار

بیان دوسرا اختلاف دہلی و لکھنؤ میں

وہ الفاظ جو دہلی میں مذکور ہیں لکھنؤ میں نہ

تفاوت

نذر	کچھ میں سنجان میری سرفراک	کلشن میں اور قفس تفاوت
نیش	فرق کیا باندہ اگر باکون دست عشق	اگر محبت میں تفاوت اک سر موہی

نذر	شعلہ سان دی این سبھی شہان	جس نے سبب ترقی اوں شوخو جلی
نیش	یوں گردن معشوق میں سبیل نہیں	ایسی تو چلاؤ میں ہی چل نہیں

نذر	نہ زیر سایہ وقفہ وہ پیر کا	نہ حد استماع غم سفر کا
نیش	اوٹوٹو کے دینے میں اپنی پہلو مت	حدی ہو دو سچا خوشن اوٹا کی
نیش	ایک وعدہ تو تو پیر رقی کوئی کہنے	گنتی شکوہ کی نہیں حد نہیں

دشنام

نذر	ہمکو پوشیدہ من پیغام کس کے آنے	خط بہ خط روز میں نام کس کے آنے
نیش	پوس اور اگر کہیں نہ لاتی	کاسکو سننے کو دینا نہ لاتی

نیش	بارامین گیا ہون نزد امام	اکہی مجبوری کوئی دشنام نہ
نیش	ذکر	سائنس
نیش	او سکے بے پیکر کلمتی نہیں اندری	لب تک سائنس ہی باتو شکل آیا
نیش	وان پس چھی ہے او سکون کی	سائنس پیچیدہ پیش روزاری رہی
نیش	کس گل غیبی کار چاہی مخلصین	یان سائنس نہیں ہے ایکدم کی
نیش	ذکر	شکن
نیش	کیا کیا شکن دی میں انار کو	او سکے خیالیں تو تھکتا
نیش	شغل شب زاق ہی تھا کہ دین	اک شکن گنا ستری زلف دانا
نیش	اندری و مل پار کے مضمر کا اثر	نہ کہل سکے شکن سے شکن ملی
نیش	ذکر	گاہ
نیش	یہ حیات چند فزہ جو رہ سداہ	نویس ایک عرصہ گاہ عدم موجود
نیش	ناوک آسیر او سکا دل کشتی بہنا	چنے ہزار باند ہے دگاہ بیکار
نیش	وہ الفاظ جو ہلی میں موش ہیں لکھنوی	
نیش	نقل خط جو توجہ یوستان خیال	مکت
نیش	جانب میر ولایت علی صاحبہ	لفظ صغیر کی طبع
نیش	لینے جد کے سر قصیر شا کتجہ	در حقیقت مرا گناہ کہین

<p>پیری و حدیث جبین گفتہ اند ۴۰ ستر برس کی عمر حافظ سلیمان مستولی کل آیکو طلب ترجمہ بوستان خیال ترجمہ صغیر بلگرامی خط لکھا لفظہ کرتے وقت کٹ لپٹنی بول گیا آج جو بکس کھولا کٹ بکس میں باقی ذلیل و خوار و خجل و شرسار آج لفظہ جدیدین حقوق کر کے بیچنا ہوں خدا کرے کتاب وہاں پہلے روانہ ہو اور یہ لفظہ وہاں بعد بیچے ۱۶ مارچ ۱۸۶۵ء بخانی غالب ۱۱</p>	<p>مذکر گھر سے چلے تو راہ میں ہلکے کٹ ملا</p>
<p>خلعت</p> <p>النفات شہی مبارک ہو میں تجکو خلعت نئی مبارک ہو کہ اب ہندو ہی ہندو بنانا سراج ایک ایک غلط روزاک غور رشید کو ملنا خلعت نوراک بہاری خلعت کنی خجست کا لانا ہوتا سحر خلعت ملازمین مقدس کو درکار ہوتا</p>	<p>موت ای وزیر بلند پایہ سچے کارگاہ سپہ کی ہر روز نذر ملا ہی چلے یہ جسم کو خلعت آفرین کے دانو دل بخش من ملا یا جا بگا ایا دیا ہر کفن جرج و جرج کمر روشن نہا شمع طور سے رنو ہنر کا</p>
<p>کلاک</p> <p>کیا عاشق کو تھنہ مشق جفا باز و اسلم کٹ ہر گیا کلاک ہر شہرستان میرا</p>	<p>خوشامی عطا تو خط کو کلاک ادا نذر زور طبیعت مرا کلاک فکر صدیہ آج ہر مضحکہ مناسا</p>

شربت	شربت باز می سے چرخ گردان کی	سر بار ہو گوی میدان کی
مندر	سر را تاخیم شمشیر بنو بجا بیات	یہ وہ گو ہے جو کہ بھی بل گمان گویا

کشمیریاں

شربت	شاخ سنبل کون پرت جال سیم	دیکھ کر زلفوں کو کسی مال سیم
مندر	ہر گھڑی و سینہ کبلی ہر گھڑی فوار	یو جہن گھڑیاں سے کسرت لیم
مندر	دسل کی شب ہو چکی اور شک تجا جو	ہنشین گھڑیاں ہوا پائی گھڑیاں

وہ الفاظ جو دھلی میں مشترک ہیں اور لکھنؤ میں مل کر

سال تیار

واضح ہو کہ دہلی میں سال کا لفظ اکثر موٹ پایا گیا ہے اگرچہ ردیفارو تائید کے ثبوت کا کوئی قبیح نہیں مگر علامت موٹ کہتی ہو شعر کے اندر افعال میں مکرر پائی گئی اس لیے دسکی سندھی گئی + مذکرہ گلستان سخن مولفہ شہزادہ صاحبہ سن تاریخ کی

شربت	غزیرہ خستہ جان سال اتمام	کبھی دلفے کہ گفتار شیر
مندر	ہر جگہ ختم قناعت نے کبھی	سال او کی سخن کامل عشق

نظمی ہے کہ خواجہ وزیر کے دیر انکی تاریخ سے سطر علی سال لکھنؤ کی دی جاتی ہے

مندر	بلبل ملک قن سے یہ لکھا طبع	طوفان گلدستہ طرہ رسائی حیرت
مندر	جو ہری طبع محسن لکھا یہ طبع	طبع سنگین آج آباد لعل سخن
مندر	حکاک شہر نے لکھا یہ سال طبع	ملک مضمون وزیر آباد

نہایت
تعمق
و
تفکر
کی
وجہ
سے
ہو
سکتا
ہے

نذر	کیا اچھے ہو کہ بھلوں کے ہونے	یار و نیکو فکر چارہ و دریاں بہن	میر
۔	تشنہ لب مرنا اب سوج دم شرب کا	ای غور و ناز کچھ ہی فکر اس کھر کا	قدرت
۔	چارہ عشق بخیر گریں گے امیر	سہرے میں عین فکر تیرے دیا کا	میر
مرث	تری تلاش میں جیسے خالی فکری	گئی ہے فکر پریش کی کیا سری	میر
۔	خواب غفلت کے میں اب جو آؤں نظر	فکر کرنی ہی حد میں ابلد کی	نسخ
۔	گم ہونے ایسے دھو دھو ہی پا کا	کہو گی فکر بکھو تھکا سرانگی	الش

وہ الفاظ جو ہلی و لکھنؤ میں باخوفا مختلف ہیں

نذر	سوزش دل زبان کو نہونی آگاہی	اف بی کی سہنہ نہ منہی کھلا رہا	الش
۔	ہزار صد مونیہ دل ساری اف بی کا	جو اگر رقیق ملا وہ بی و زبان	فانہ
۔	اف کی تھی اتفاقاً گھر کے ہو گیا	حال آگے کو پھر پھر سن شکر کا	میر

بیان تیسرا لکھنؤ والوں کے اختلاف میں

وہ الفاظ جو لکھنؤ میں ملتے ہوئے ہیں اور شاذ و نادر

نذر	نشہ ہی میں یا اتنی سیکھو کہ موت ہے	کیا گھر کی قدر جب باگھانا	الش
مرث	کھنڈ و بچی عمر شاید آباد ہو تھر و تھر	کہ مار شرم نامی سہیو گھر گھر	میر

<p>نیش چاہئے انسان کو بھی پاس حفظ آبرو</p>	<p>یاد رکھئے جا کے پہر آبرو کہ قلمی ہند</p>
<p>نہنوش قوس قزح ہے بھی تشبیہ دی ہو نذر زخم کمان بکا فراد کو لکھا وقت تا ظلم کی جہوش شہر اندھا رہ گیا</p>	<p>ابرو چہ نہر نے سے جو وہ برو کاں نشی ابرو قاتل جو تہو رو تیج عیان ہو خال سے ابرو پر خیم جائز تار کو برف</p>
<p>نیش اعننا نہ کی پہل سبھی نذر رئیس الحاکم ہیں اس ثانی کے کہنے پر کجہ</p>	<p>اعننا نہ کی پہل سبھی اعننا نہیں کیا لاؤ تو کجہ جو اپنے ہاں</p>
<p>نذر سوزش دل سے زبان نہ ہوئی آگیا نیش ہزار صد مونیہ دل سے تار انہی اف کی تھی اتفاقاً کہ کل ہو گیا آ</p>	<p>اف کیا منہ نہ منہ نہ کلاما زار با جو اک رفیق ملا وہ بھی سبز باں حال آگے کہ نہ پھر اس سوزش جگہ کا</p>
<p>نذر سر سبز چین کر تو تو فرشتا نیش بیل کلون دیکھئے تجا کو بگڑ گیا گل بیل بہار میں دیکھا نیش باغین جا کر ہم جو سو اور شمع مین چین میں کیا کجی کر تار کھل گیا</p>	<p>بیل دل مجھے ایجان خبر دیتا ہے غمری کا طوق سرو کی گردن پر گیا ایک تج کو ہزار میں دیکھا ایک سیرہ سہار بیل شہر کا چلا گیا بیلین شکر مری فائے غریبان</p>

نیش	اکیدم من بلبلین رتی تڑب کر گشتن	بارہ کا دور اتنا کیا صیاد دور ادا کا
نیش	باغبان دشمن جان گستاخین بر صیاد	بلبل اس غنیمت کو گستاخی کی کرتا رہا
نیش	نہ کر اگر تیر کو نہ پہنچے جلنے کے نہ گرو گشت	جہنم حکم گرفت میں نہ تھا وہاں بقیہ
نیش	جسے جہد کی آرم سے نہ ہٹ دی	
نیش	جس جگہ بہر قمار سے عمار پاپا	
نیش	کچھ دھو نہ زلف پر شکن کی	بہر ہے یہ دواوی فتن کی بحر
نیش	پہلے دو نو کو نصیحت کی پسند کیا ہر سلسلہ آدور قطع کیا بھاگا چھ بندہ	
نیش	غرض پسند مومن نے ہر چنگی	اپنی برہنہ تاثیر کچھ پسند کی سانچ
نیش	جگر پر لگ گئیں چار نین بہاوی	ہر اک کو انہی نین کی جہاں میں نصیحت
نیش	ایک لکھ لکھ دوی قاتل نہ بھلا	جو گیا بیکان سر بلو میں دل نہ بھلا
نیش	ایسی لذت خلش و کھوش کی بیکان کا	رک گیا سینہ میں اس کا کوئی بیکان کا
نیش	نہ کر کیا ہے توجہ سے کعبہ	سائین دہر مندو سے کعبہ
نیش	مرا اثر مادل اسنے عذر اکر	توجہ تری سر میانی میں محفو

جنت

مذکر	اور مطیع ہوئے لئے جنت بنا	گرچہ ہو دین عبد زکی کہ بہا	فصح
میت	قربان ہوا شد پہ تو امید آئی	کو نظر آیا او سے جنت نظر آئی	دبیر
۔	نیک رنج و راحت کیسی	دوزخ کیسا جنت کیسی	صبا

حمد

مذکر	شاد عالم کو اس سخن نے کیا	جہد مرزا علی حسن نے کیا	شرح معنی
میت	جس نے جہد کی اد سے بہت دی		جدید

جراحت

مذکر	جو جو غلام کہے ہیں سو او سناہن	داغ جگر پہ عیاں چنی جراحت	میر
۔	ما یوں ہے کرکڑ کی جراحت پیسے	چہرہ سفید خاکین گدیرا لے سوسے	میر
میت	ناک ٹرگا کنی رہ دلیر کھائی	چشم سوز کنویں جو اجیر کرکڑی	رند

حال

مذکر	کے کتب تیری احوال کے	سید انین تباہ شر پہاچال کے	میر
میت	ہر قدم پر یہ ناز تھے کتب	کہا تے تیری حال اور آئی	نارنج
۔	غزہ غضب بگاہ بلا حال کدی	شعری ہو کر تیرا حال کدی	اہل

شکر

مذکر	حمد اور سب ازق توانا کا	شکر اور سب خالق برابا کا	نارنج
۔	فہم رخصت حدیث دانا کا	حمد شکر ان صفائے کا	۔

نیش	گهرن آریا خورشید و خورشید	کی بہت حمد نیرد ستمال	ناخ
نذر	جہان میں آشنا بھر لغت کون پر	کہ ہر بحر الہو اہرس بحر بھر کا	اہر
نیش	گوئی بلند بر من زہر پیش و پس	قدرت خدا کی شعلہ تو تہا اور خستی	دیر
نذر	بہوتی انجمن میں اکدم جو اوسوار	یاد گیری دل رکتی جو خلیش میرا	اش
نیش	زبان شکریں قاصد گشتہ مالی	کہ جسے دل سنا پیش دانی کا	سوا
نیش	کہ سنہری پیش تر کا خلیش فارسی	جادو صحران میں بارہ تو اور	برقی
نیش	نہے اقصیت تر قبضہ اہ غم کی	غلظت بر مٹی ثنی غار الم کی	نہرنگا
نیش	وہ بادشہس یوں ایشک انجمن	انجمن تہی بولیں زیر جام ہونہ	قبول
نذر	سناخشم ہو گیا پر خون	جبکہ خالی خم شراب ہوا	ناخ
نیش	کل چراغ جامت خم شکر کی	خم بہ طرا پاک فائز خم خالی ہو گیا	اہر
نیش	شرف میخانہ عالم سبکدش زند شرب	غلا طون ہوا ہر عالم خم فدا طون	برقا
نذر	کوئی کہتا ہی آئی وہ دیوار	کہہ رہا ہے کوئی دکان گرا	برقا
نیش	کوئی کہتا ہی صک گیا دالان	کوئی کہتا ہی سنا بان گرا	
نیش	میسے چہ کو دیں میں ہوش و حواس	انہی رتبہ سے ہر جوان گرا	

نثر کیا اثر و صفت لب شیرین کا وقت تم	یہ دو بات اپنی فائدہ مند کان بکلی ابر
بازار و ہرمن تری منزل کہاں تھی	یوسف ز جبین ہو کوئی اور کجانی تھی

رجوع

نثر ایسا طیب کون ہی ایکل کہ بار بار	بجسے رجوع نرسن سارے کیا
نثر دل و دس ضم سے دم ترع ہر گیار	رجوع اور سے کی جب مرض کو طول عمار

رجب

نثر جب ۲۸ رجب و آن روزانہ ہوا فلقہ پور کا گاون	نثر ناظم کیا کیا ہوا
نثر ۹۰ رجب جہاز پر سوار ہوئی الی	نثر او کو عید جبین جو میں ہوں ہاں

رسم

نثر دطر اور ونہ یہ فرق ہی کیوں	نثر کیا رانے میں ہی رسم سہانی کا
نثر ہی موطل ان بان خاں و رانی بان	نثر رسم کی موقوف اوئے نامہ و سہام کی
نثر رواج عشق کے آئین میں کشتہ دین	نثر رسم و عا جہی آگئی تھی ہوش تیش

زنا

نثر کافر و موہون مکی محو عشق نہ وزیر	نثر زنا محکو چاہے موج شراب کا وزیر
نثر اللہ ہی تیری آیت کافر صفات	نثر زنا رضا آئینہ کا بال ہو گیا
نثر دین دیکھ گیا کفر کے بھی کام سے عاشق	نثر تسبیح کے سایہ او تو زنا بھی ہو
نثر رہی حسن بہر نگو گلین ز بخیر	نثر کفر انکا ہے نیا اور زنا رتی

نذر	نذر کرنا ہون کی نگر میں محمور کا	سبحہ سیر ہون بدانہ انگور کا
نوش	نوش گل میں سقدیر ہی سیکھو نکھار	سبحہ زائد ہونے بنائی دانہ انگور کی

نذر	نذر شام کا رنگ جو سی کی اور این	اوس سی جو لکائی تو شفق پر لک
نوش	نوشی بان ہو محل نسبیہ یا پر	ہو شفق دیار بہ خست نہیں شام کی

نوش	نوش چشم نمائی میں او کی آنکھ جھپک گئی	چوری ثابت ہوئی شک گئی
نذر	نذر بے یار بھی باغیہ صحر اکا گمان ہے	شک غنچہ سوسن ہے آہو کی زبان کا

نذر	نذر ای بھر غزل کہی جو تمنے	یہ طرز کلام میر کا ہے
نوش	نوش ہر مار شرم کے نیچلے کا رزار	تواریکے طرز اگر تیری حال کی

نوش	نوش کہ دنیا کو دہی بکیر طلاق	رہ بھین اوسین ہمیشہ فراق
نذر	نذر اندوارت میں جید کا کیا	دنیا کو طلاق اپنے بزرگوں دیا

نذر	نذر سو جاوہ کہ لیجے میں کس طرح	دشمن کا تھا سامنا کیا غور کا غور
نوش	نوش والدی پیب بکھینچن نہ چور	غور کرنی تو کر کہو جگر افکار نکھا رند

لفظ

نیش	نیشہ چاکر بنو یا جیتی تہن تہن	شکر جواب تم بدلے لفظ ہی ہو گیا	شاخ
نذر	ہو طلب اس قدر نفرت کہ آنا ہی چاہا	انجائی لفظ لب پر با استفعال	ناخ

معرفت

نذر	معرفت میں اسکی ذات پاک کے	اور نے ہیں نہیں جو اس کے	اش
نیش	معرفت ہو کو اپنے علم سے دی	تغویب ہو کو اپنے حلم سے دی	ناش

مزرع

نیش	آبیاری حنت نر نی ایک برس	مزرع اسید انہی خشک بڑائی ہو رہا	رند
نذر	ہو گیا جسے خفا جس دن وہ ہٹا کر	مزرع اسید وقف پامالی ہو گیا	ابر

مرد

نیش	ہر عضو فرد کہہ گیا تمام حال	ہر رگ بدن میں مدد ہر کی برقی	برق
نذر	خط ہوا روشن جو لکھا ابرو چاہا لگا	دائرہ قہار تنگ لکھن نر دیکھا	ابر

مژدہ

نذر	رنج کو چہرہ اندوڑ دیکھیں گیا	گل توڑنے میں خار دامن گیا	ابر
نیش	عضہ میں سر قتل کی نذر ہو گئی	ابر و ہوا کھان مژدہ نیر ہو گئی	جو

مصرع

نذر	کسی کو لگ سیالی ہو تو عرش یہی	عزیزہ کر سنیں سراپا عرش کا	ناخ
نیش	کیا عرش الٹی پہلے آج علی ہے	کا ندی نہ پٹی کے عین سراپا	برائے

نیشہ چاکر بنو یا جیتی تہن تہن
شکر جواب تم بدلے لفظ ہی ہو گیا
انجائی لفظ لب پر با استفعال
اش
ناش
رند
ابر
برق
ابر
جو
ناخ
برائے

نقل

نذر	حالت قبل نحو ہی اس کے روپ سے	نقل	نقل ہی کی تخریر کا
نوش	لکھیم کر کے جد و کد لکھی	اصل	کی نقل سنو خود لکھی

نسنو و نما

نذر	نذر اذہ یاروت میں مرخم اسید	نسنو	نسنو ہی کی تخریر کا
نوش	جستہ نامی گئی تشریف ناما پیرتی	نسنو	نسنو ہی کی تخریر کا

نہا

نذر	نذر احضر بارہ ماہ جہادہ	نہا	نہا ہی کی تخریر کا
نوش	نہیکو غریبوں اور ہم نہیں دیکھیں	نہا	نہا ہی کی تخریر کا

نیشکر

نذر	نذر حلاوت میں ایک ذرہ موجود اگالی	نیشکر	نیشکر ہی کی تخریر کا
نوش	نہاری انکھوں نے صف پایا ہوئی	نیشکر	نیشکر ہی کی تخریر کا

نہر

نذر	نذر بالفعل اس کا تہہ پیر ثابت ہوا	نہر	نہر ہی کی تخریر کا
نوش	جب کثرت سے تہہ پیر کی طبیعت اس سے سیر ہوئی	نہر	نہر ہی کی تخریر کا

واضح ہو کہ

الفاظ مفصلہ ذیل میں ہیں یہی حقیقت اور انکی مثالیں بھی نکالی گئی ہیں مگر یہاں مفید ترتیب دیتے ہیں کہ ان میں سے کئی مثالیں وہ تہہ جتا بلکہ جتا اسے نذر سے وہ الفاظ اظہار لکھ دی جاتی ہیں دھو ہذا

افشان + اصل + الوداع + تہڑ + ہباب + بال + پوش + ثانی + جاگنسا
 حق + حق + فائز + سرقہ + تھراب + بقیت + تہڑ + وعظ + ہول + اہل حق سے روٹنا
 بکیرہ بعض طرح پر بعض لفظ اضافت کے سبب کہی مذکور ہلے جہت میں بھی مرث

کف

کف یا کیا جک کر نکلا نہ صورت ملے یا ہے | ۱۲ | سانسے خورشید کے اوسنے کف کار یا آتش
 کف | حضور زرافانی روی یار | ۱۳ | کف گل کف دست سایل ہوئی | سقا

مشت

مشت یا اوٹنا جیتر کے من فراد کو ملک کی | ۱۴ | رکھی زمین امانت مشت غبار | سمو
 مشت یا اہل سید ترقی کی جتنی جی سکر | ۱۵ | مشت خاک ہو سب منتظر بگرو گئی | مانج
 اسطرح روح موت اور روح القدس مذکور اور سبیل موت سبیل
 مذکور اور حبس موت حبیب مذکور + اسکی شالین ہی اسطرح غائب ہو گئی +
 بیان چوٹھا اون الفاظ میں جو واحد میں ہیں اور جمع میں مذکور ہیں
 وہ الفاظ جو واحد مذکور ہیں جمع میں

طوطی | سحر کی بانیں غنچہ سار میں گل کو | ۱۶ | طوطی روی مخطط صابیل ہو گیا | جو
 طوطی | طوطیان جو تکلم کیک پامال خرام | ۱۷ | آفت غری حرافت رخ بلبل | مانج
 لفظ | ہے طلب اسقدر نفوت کہ چٹا چٹا | ۱۸ | آنجا و لفظ لب پر باب فضال کا | مانج
 لفظ | اصل کی رانہ نامہ شوق کبیر | ۱۹ | لفظین میں غنچہ کی کافہ کی | رش
 وہ الفاظ جو واحد میں ہیں اور جمع میں مذکور

آل بی آب نہی جو آل سہاگ کی	از	نہی آنکہ دُبدبائی ہوئی ہر حساب کی
آل بختی جلدائی وہ کہ آل بختی درہ روہا	۱۲	لٹا ہے گرام ام قتل سوین
ہو کا بی ادھی گدارا سنن	از	دیل خلا آج باطل ہوئی برق
یہ دلائل کئے جو بنے بیا	۱۲	یہ شواہد جو کھدی اس آن ناع
نوع بشر فخر ملک ہو گئی	از	اسکی شنا تا لفظک ہو گئی لاکم
انواع کئے انواع سعفت بختی	۱۲	گما سون کو دا عطا یا نے ناع
نوبی گل شا دا بیو ہوئی ہی بختی	از	کیون تری نیگری من ہو دھج کی رنگ
نری آنکہ کو کیا دیکھا کو کیا دیکھا	۱۲	تام اوضاع لطف حجت آہو کھن
ای برید کون قسم تری	از	نہت گل ہی جو جسم تری
حقد کام ہوں گما ہوں کے	۱۲	جتنے افسام ہوں گما ہوں کے
کہ ہمیشہ ہی صلاح انکی	از	سورخاہ اور ہو صلاح انکی
جو مصالح ہوانے بائی من	۱۲	فاندی جو بختی سناے من

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے الفاظ موش واحد کی جمع عربی مذکر بول جائیں گے + اور
تقلید کو اختیار ہی کہ جسکی تقلید کرتے ہوں اس کے قول کی پیروی کریں + اور
بندہ تو سب کو اوستاد سمجھتا ہے سے متع زیر گوشہ یافتہ + زیر خونی خوشہ
یافتہ + سب کی تقلید کرنا ہے + چنانچہ برا ایک شعر ہے یہ آستین خونی ناسان
قتل کا ہے + جتنے شکن پری من خنجر ہیں آستین کے + ایک دوسری شکن نے فظ من
شک کیا + شان موجود نہی دیدی گئی + لہذا وہ دوسری افضل بھی تمام ہوئی

الف	تشریح	نام
آفاق	آفاق ایمان جو پورا زندہ	آفاق
آفتاب	موت نہ کم حضرت ہمارا ہو گیا	آفتاب
آقا	گھر پر ایسی تخت و اقلیم ناز کا	آقا
آسم	تشریح کی طرح صفت لیلین	آسم
آجکل	دوڑ کا آجکل جو سہہ بر لیا	آجکل
انہو	ہوں کیا سوز دل کا حال روشن ہو	انہو
آہن	کے تلائش مال کا پھر پھون پھون داغ	آہن
آہو	خستہ آلودہ جو دھیمی آواز سنائی	آہو
آئین	ناز کیا کیا کہ کہے اوس کی یادہ حسن	آئین

حرف الف محدودہ

آب	وانت تیرو دیکھتے ہی پھرنا شروع کیا	آب
آبرو	ہم محبت سیکو او آبرو خدائی	آبرو
آرزو	محکومانی میں کیا بوسین کی	آرزو
آڑ	مہندی لٹے ٹی کی آڑ کی سوسن شاید کندھی کھو دی کوٹنگی	آڑ
آس	کیا تری شاہجی قراہن عفو	آس
آستین	آستین دیر سے جو ڈال دی	آستین

الفاظ	مثیل	نام
آسیا	گردش نام سے جاتی رہی جس پر	برق
آگ	ہوا ہوا آگ مثل شکر لعل طہا	سحر
آگاہ	آگاہ جو دیدنی نے پائی	نکستی
آل	بے آب تھی جو آل سائیا کی	میرس
آمد	آئی سہل آگ آمدنی کلفام کی	ناسخ
آمدو	آمد و شد نفس خند کی بیکار نشین	اسپر
آدم	دریا سے لطافت میں ہے	میر انشا
آدم	دریا سے لطافت میں ہے	میر انشا
آن	وہ کینہ و زرتہ میں تو دل لگایا کیوں	موس
آن	سرمدیان جان دی ماتہ سے نہ آن بان دی	طلسم
آنچ	جو سر بر و خمار سے ہو گرجی حسن	برق
آنکھ	آنکھ دو سس بر جھاسے لڑتی ہے	دوق
آواز	سینہ کو پی مٹی و درمیں کی بولانم	ناسخ
آہ	دیکھنا تاثیر میری مانہ جانکاہ کی	نقص
آہ و بکا	جہات میں بلند جو آہ و بکا ہوئی	میر انشا
آیت	دریا سے لطافت میں ہے	میر انشا

الفاظ	مشیل	نام
اقتدار	طاووس و شیر و درگاہ	سحر
اجگر	دنی پر کجی و کجی کا جو	نسخ
ادراک	وہ عقل نہیں کرے انسان کو	شک
اذن	کچھ خبری اس کے کوہ اذن میں	دبیر
ارباب	ہستے ہیں ہزاروں ہی باتوں کی	رنگ
اسرار	شاید یا کی تصویر رنگ اسرار	فلق
ارمان	کین شہ دروز میں نہ پائی جاتا	نامہ
ازدرا	رجحان پر کیشو کین کے عکس	درا
اسلام	ہر قابل ولادت ہی قرارت	ازشکل
استاد	دونوں کو ملا سبب ریاض علم	درا
اسم	اسکا ریا کا خسر ہی نہ پان	خیر
اسخان	ہماری بعد فنا کہا میں نہ پان	سحر
اسطبل	اسطبل و ان دونوں ہی سو	دبیر
اسکا	پہلی سیم اسد یہ غلط ہوئی کہ تو تا اور گیا وزیر زادہ ہرین کے	فیروز
اسک	کھٹ گیا وہ جو انسان ظاہر کی دل لگی کا تھکٹ گیا	
اسک	اسک ہی زیر ان بشکیر ہو گیا	نسخ
اسک	اسک ہنگ جسم برآستہ کیا	میر

نام	سبیل	الفاظ
حسین	لباس اور زور پر انور ہاتھ کیا	انور
برق	اشتیاق شعر و روح اور	اشتیاق
ناسخ	اشعار اس غزلین میں مہل برکت	اشعار
ظفر	عشق کے گریہ اشتہار لگا	اشتہار
ناسخ	ساکر عالم کو انقلاب ہوا	اضطراب
رنگ	تجسس کا اضطراب تو رہ گیا ہمارا	اضطراب
ناسخ	اب یہ اقرار ہے مفضل کا	اظہار
برق	لبان بخش میں عجز عیسیٰ مریم کا	اعجاز
اسیر	بدن میں چار دن اقبال اس چاروں کا	اعتدال
سحر	باز امیر میں یہ عتبار میر	اعتبار
آتش	جو کہ کہ تو نے کہا میں تھا کیا	اعتقاد
ناسخ	تو واجب ہے اعزاز اور سجا	اعزاز
رنگ	کسی پر اعتقاد کیا رہا	اعتقاد
اسیر	تقصیر و غلطی ہے اعراق اگر	اعراق
ناسخ	جب جواب اس شخص کو دیا	افسی
رنگ	سایہ کیا اوس پر کی جتنے	افسوس
رنگ	سلطنت کا سر پر ہوا	افسوس

الفاظ	مستفیل	نام
افسوس	حالت نہ بکلی واپس رہنا	افسوس
اقرار	با خواہی ہو یا نہ ہو	اقرار
اقبال	خدمت آنند داری ہمیں کی	اقبال
اکرام	جو قدرتی پیش خدائی و جہان	اکرام
الہام	کرمیہ کے بے دیکھے	الہام
الم	غصہ کا راجہ جانی	الم
القاب	بدنام و ہر وہ نام	القاب
الزام	سب کا کہنا کہ اس میں	الزام
الگو	ایک حال کہ الگو کوئی	الگو
اطر	جائز اللہ امر یہ ہو	اطر
اتیار	نادان اعتراف ہے	اتیار
امراض	لکے تن میں درد	امراض
انار	لب و سکر تہہ	انار
انجام	تماخا نہ روز خدا	انجام
انعام	دل کی کہ تو جہ	انعام
اظہار	جاتا ہے شباب	اظہار
انداز	نیچے میں روتا	انداز
افسوس	افسوس	افسوس
اقرار	اقرار	اقرار
اقبال	اقبال	اقبال
اکرام	اکرام	اکرام
الہام	الہام	الہام
الم	الم	الم
القاب	القاب	القاب
الزام	الزام	الزام
الگو	الگو	الگو
اطر	اطر	اطر
اتیار	اتیار	اتیار
امراض	امراض	امراض
انار	انار	انار
انجام	انجام	انجام
انعام	انعام	انعام
اظہار	اظہار	اظہار
انداز	انداز	انداز

الفاظ	تمثیل	نام
انسان	آئینہ نشینی میں اسرار میں روشن	انسان
انتشار	حقائق میں حرف آید دانش پر	انتشار
انعام	ظہار میں شیریں سے سنا سو تلخ	انعام
انتقام	ہر ایک لاش کی لاش سنا سو تلخ	انتقام
انتخاب	چنے ہوئے میں جو دیوانہ کا انتخاب	انتخاب
انقلاب	کیا خبر تھی انقلاب سہماں پر	انقلاب
اندر	زلفوں کے دیکھ میں سنا سو تلخ	اندر
انامل	انامل سے اوس مایہ طراز کے	انامل
انکار	انکار میں ہی اقرار خدا کا	انکار
انگین	میرے مولا کو امیر الفحل ملنا تھا خطا	انگین
انتقال	دنیا سے انتقال عکدار ہو گیا	انتقال
انبار	طرف ہوا لوگ انبار ہا کر تھے	انبار
انظام	ختم ہونے پر کام سنبھلتا تھا	انظام
انگور	اور حاصل مانع دنیا نظر آتا تھا	انگور
السن	سیرت میں دیکھے ہر انسان میں	السن
انفعال	گناہ میں سے دور سے ہمارے ہوتے	انفعال
انصاف	روزِ اقامت میں حکمت کی لاش کو	انصاف
	انسان جو وار کیا بھلا کر	انسان
	انتشار خواہش والی	انتشار
	پایا میری قاصد نے انعام فری کا	انعام
	سیاہ کار و نگاروں انتقام ہوا	انتقام
	مزا دل میں سنا سو تلخ	انتخاب
	دوبیت کا ملنا ضعیف تھا	انقلاب
	لڑا ہے دن ٹری یہ میری گنا	اندر
	لفافے کے ٹکڑی ہوں انداز	انامل
	انکار ماست میں ہی انکار خدا کا	انکار
	خازنہ میں تپانگین پیدا ہوا	انگین
	سروار فوج ہو گیا ہوا	انتقال
	گلفشان گلشن خسار ہا کر تھے	انبار
	واہ کیا انتظام ہے تیرا	انظام
	زخم کا انگور ہو گیا ہو گیا	انگور
	ان سن سے کہ اوکا ساتھ نہیں	السن
	شہید کر کے جو انفعال ہو گیا	انفعال
	انصاف ترک شوخ کو ہو گیا	انصاف

ناخن	مانع گرون کشتی جو انخا محراب کا	ناخن	مانع گرون کشتی جو انخا محراب کا
اوتار	کیا خوب وہ چڑھا تھا اور یہ تھا	اوتار	کیا خوب وہ چڑھا تھا اور یہ تھا
ادرا	شیرین خسرو سے کہا کیا اسکو اپنی	ادرا	شیرین خسرو سے کہا کیا اسکو اپنی
اوج	گنبد گردون مر تو دونا جالا	اوج	گنبد گردون مر تو دونا جالا
اوسان	اور جانیں بکھو بکھو اور ن ساس	اوسان	اور جانیں بکھو بکھو اور ن ساس
اہتمام	کہیں انسانوں سے زیادہ ہے	اہتمام	کہیں انسانوں سے زیادہ ہے
ایام	گل نہو ساقیا چراغ اپنا	ایام	گل نہو ساقیا چراغ اپنا
ایمان	ایام بارش ہے مژدہ تریل کا	ایمان	ایام بارش ہے مژدہ تریل کا
ایفا	خدا کا نام میرا پس تیا یا ایمان	ایمان	خدا کا نام میرا پس تیا یا ایمان
	ایفا و وعدہ خوب کرانے کیا	ایفا	جان ب پر کے پری وہ نہ آہرا

حرف الف مقصورہ

نوٹ

ابجد	گزار مجاز سے تحقیق کیلئے ہے	قرآن کا سامنا تاجو آج کل	آتش
ابتدا	دریابی لطافت میں ہے		الشا
اثبات	آپ ہی آپ وہ کہہ سوجھیں	بات کی گہری اثبات نہو پانی	سحر
اجل	ہو جان بلب مگر نہیں آسکتی	ظلمت کے سے ایسی بستی جبر	ناخن
اجودہ	ہنومان جی نے کر مکی ملچھون سے	پاک اوجو دھیا کی	حقیقت
احتیاج	ساتی نہیں تو لطف کی کیا غرض	سجھ کر احتیاج کی اول امام کی	مفت

الفاظ	تمتیل	نام
احتیاط	دوسری سچا کے چلتے ہوئے عمارت سے	اسیر
اذان	پڑھ کر دو دفعہ صبح ملک میں خواندہ ہوئی	میر
ارض	زمین کے اندر و تر و زمین آسمان	ر
ازار	چشم دید و شیخی و احب	میر
ادا	تو رہا میری ہونے تو گفتار میری	بحر
استدعا	اس مرتبہ خیر باد کے سب ہنود نے متفق ہو کر نئی بات کی تمنا کی ساتویں صبح کھنڈر بہادر کی کھجری میں حاضر ہوئے عاشق کو جل بہار اوٹھانے کی استدعا کی	طلسم
استغنا	کام ہو میں ساری ضایع ہر کی سب سے	میر
اصلاح	شاعر ہوں کہ سبب ان میں سے	آتش
اطلاع	دیکھتا ہوں قاصد نامہ نہ سنتا ہوں	ناخ
افشان	لیلی شب کو حسن کی دو جوئی	دبیر
اقواد	واع دل کہاں پڑی رہی میں تیری	برقا
ایوب	عدو کا یہ گرسنا غم و ان پڑی گاتو	ظفر
الوداع	ناگاہ الوداع ہی آغاز ہوئی	دبیر
اکثران	جتنے کروں گناہ کبیرہ ملے تو اب	رشک
امداد	باقی رہا تاجرت نگر اور ادا	دبیر
	کیا احتیاط آکھو اللہ ہو گئی	
	جب ہم گئے تو کوجہ انداز ادا ہوئی	
	سب ارض ایک غیرت مانع بنائی	
	کیا ازار آپ کی اوشکی ہے	
	جتنی اوست میں اوست میں خدا واپس	
	اس غمناکی جو گئی آج جو گئی میں	
	اصلاح رہی ہی مجھے اپنے دماغ کی	
	کسطح ہو اطلاع ہو کو بہار حال کی	
	افشان جس میں ہر دور کی کھجری	
	ایسی افتاد ہی اسی ماہ تھا ہوتی	
	تو سن لچو میان ہم بھی عین کی ہوئی	
	آکر قبول اپنے مسافر کو رو گئی	
	کہتے ہیں انطوان اسکیو کبر کی	
	دست جو اپنے خوب کی امداد نصیب	

لفظ	تمثیل	معنی
امان	نصرت مکتہ دل تھی سو او کو امان	دیر
اطلاک	کیا خاک سے پاک ایک ایک کو	سحر
امید	آدمی کیوں خدا سے ہر پالو	رنگ
انجمن	اربابِ بزمِ انجم کو وہی کہتے ہیں	"
انکشر	جو دینِ نقشب سے اس میں رانام پاک	ایسر
التجا	کبھی تجھے مینے نہ کی التجا	نامہ
اکتفا	نہانے نہ اس پر اکتفا کی	رنگ
انتہا	عالمِ اسرار میں اپنے رنگ کو دکھاؤ	سحر
اوہڑ	ابرو کی خدیت سے کہ تار کی ہلچل	میر
اوس	پانی کو عوضِ ظلم کے تیر کوئی نہیں	میر
اویج	اویج جیسا ریان لی حدی کی	میر
اندا	تمہاری سحر میں کیا مر کر جو میں	سحر
اجوائن	دریایِ لطافت میں ہے	میر
اجکن	ایضاً	"
اجل کو	ایضاً	"
اطلس	ایضاً	"
انحات	ایضاً	"

الفاظ	تمثیل	نام
اکثر	دریای لطافت میں ہے	میر انشا
انشا	ایضاً	"
انکلیب	ایضاً	"
ایکنا	ایضاً	"
اور	ایضاً	"
اجمل	ایضاً	"

حرف باء اجد

باب	مقدمہ دعا کا ناریون پسر لکھا	آنکھیں جو بند تو باغ پر کھلا	میر انش
بادام	پورے دوج شمع کے رکتوں میں جلا	پستہ نہ فری کا ہونہ بادام نرمی کا	رنگ
بادشاہ	یہ بادشاہ کی شہنشاہ امیر گرا	یعنی زمین پہ فوج خدا کا علم گرا	میر انش
بادل	زبردست بادہ میں چلتا فاطمہ	اوٹھیں ابھی شرابے بادل کے پہ	ناخ
بار	یہ راستہ سزا کا بھی پہلا اسکر	نہال خشک تھادی دھین بار آنا	رنگ
بام	جب قیامت میں اژدحام ہوا	ہم یہ سمجھو کہ بار عام ہوا	ایر
باران	تہائی دسی ستم کو مگر زار	باران حیات آنکھ مانی چھل گیا	رند
بارگاہ	نوکھی بھی خیر دیا نہیں بظلم	سرفروشوں تیری کو قید میں باز لگا	مومن

بازو	آج مولد ہی جناح ہے کرار کا	ہو گیا بازو زبردست آج مختار کا	ناخ
باغ	کیون نہ ہوتا ہے اسکا کیا باغ	کیا ہے اسراختار کا باغ	باغ
بال	صوت سب سے بگائے ہیں دوزخ	باغ سرسبز ہے ایسے ہی تیرا	اسیر
بال	دل ہمارا ہی کسی میں نہا الفت	ورنہ آئندہ سے اک بال ہی بنو	»
بال	نا تو انوکھ پناہ ای ظالموں کا کو	دیکھ لو اگر بال ہو بازو تو کون کا	ناخ
بال	میں عدم بھی ہے غافل بارے	میری آہ آتشیں باغ عقاب	عقاب
بام	بال کے موتی ہیں تاروتی بامان	تیری آنے سے ابھی بام آسمان	ناخ
باندھو	سوں وہ گشتہ جسے سرون سا	باندھو یاروں باندھ ہی سرد کا	رنگ
باور	آئندہ اسکی پہرچی سی یاد نہیں آتا	کیا ضعف ہے بیمار کو چکر نہیں آتا	اسیر
بت	ہے خدا تو رک جان سے ہی قرب	کیون وہ بت دور رہا کیا بت	وزیر
بچھو	وہی غرض جو زیر زلف ہے اعلیٰ	جان دینے کا وہ بچھو	رنگ
بحر	وہ نہ بگلا ورنہ میری آہ آتش	کوہ دریا ہو گئے ہر جگہ ٹوٹا	برق
بخار	یہ ناز کی کے میں مسمیٰ کہ باغ میں گل	اگر یہ آتش گل جب گیا بخار آیا	ناخ
بخت	آسمان وارگون جو رشیدی ہو	کسے پہری آئندہ جو بخت جہان وار	وزیر
بچھتی	بختی فلک تک بکھلتا ہے جب انکا دھیان آتا ہے	فسانہ	فسانہ
بکھل	اب نہیں معلوم کیا خیال ہو اکیسا بکھل سما یا کہ کس سے تیرا کس سے جو تیرا	طلسم	طلسم
بخیہ	خدا دزدان کو عقین انداز	اشل ناخن تجھ زخم حکمو نے لگا	قلی
بدر	جلوہ فرا بام پر وہ ماہ جس شب	بدر ایسا لگت گیا دم میں لڑکھائی	ناخ

نہ کرات باد	کب ہمارا بدن زانظر آنا	کب ہمارا بدن زانظر آنا	کب ہمارا بدن زانظر آنا
نہ کرات باد	چف چوڑا برہنہ فاک کی تلو	چف چوڑا برہنہ فاک کی تلو	چف چوڑا برہنہ فاک کی تلو
نہ کرات باد	چار آنہ جی تنگ تھا بکتر سے دیو	چار آنہ جی تنگ تھا بکتر سے دیو	چار آنہ جی تنگ تھا بکتر سے دیو
نہ کرات باد	گرا جو برگ شجر یا مال رہتا	گرا جو برگ شجر یا مال رہتا	گرا جو برگ شجر یا مال رہتا
نہ کرات باد	گنبد نہیں ہے سرج گرد ملال کا	گنبد نہیں ہے سرج گرد ملال کا	گنبد نہیں ہے سرج گرد ملال کا
نہ کرات باد	دو شنبہ اور چھ شنبہ کو وہاں	دو شنبہ اور چھ شنبہ کو وہاں	دو شنبہ اور چھ شنبہ کو وہاں
نہ کرات باد	ہرناو پیر ہوتا ہے	ہرناو پیر ہوتا ہے	ہرناو پیر ہوتا ہے
نہ کرات باد	برقع جو اوٹھ گیا تارخ آفتاب کا	برقع جو اوٹھ گیا تارخ آفتاب کا	برقع جو اوٹھ گیا تارخ آفتاب کا
نہ کرات باد	ایک وہ ایک ایک سے کر تلو کر	ایک وہ ایک ایک سے کر تلو کر	ایک وہ ایک ایک سے کر تلو کر
نہ کرات باد	حکم خدا میں سے نہ کان نہ ہاتھ	حکم خدا میں سے نہ کان نہ ہاتھ	حکم خدا میں سے نہ کان نہ ہاتھ
نہ کرات باد	غیر وقت میں کہا سو ہے آئیو	غیر وقت میں کہا سو ہے آئیو	غیر وقت میں کہا سو ہے آئیو
نہ کرات باد	زندہ میں تجھ سے نام مسیح و حکیم	زندہ میں تجھ سے نام مسیح و حکیم	زندہ میں تجھ سے نام مسیح و حکیم
نہ کرات باد	ظاہر نہ کیا بطون اپنا	ظاہر نہ کیا بطون اپنا	ظاہر نہ کیا بطون اپنا
نہ کرات باد	قرب خدا کی ابرو خدا ہی نہیں	قرب خدا کی ابرو خدا ہی نہیں	قرب خدا کی ابرو خدا ہی نہیں
نہ کرات باد	سرد ہو جائیگی یہ گرمی بازار چل	سرد ہو جائیگی یہ گرمی بازار چل	سرد ہو جائیگی یہ گرمی بازار چل
نہ کرات باد	وہی جو خود میں تو میرے لوگ نہیں	وہی جو خود میں تو میرے لوگ نہیں	وہی جو خود میں تو میرے لوگ نہیں
نہ کرات باد	رام سنگ اور سماء جاکے ہیں	رام سنگ اور سماء جاکے ہیں	رام سنگ اور سماء جاکے ہیں
نہ کرات باد	جیت کر تیغ آیا بل برو میں پڑ گئے	جیت کر تیغ آیا بل برو میں پڑ گئے	جیت کر تیغ آیا بل برو میں پڑ گئے

الفاظ	مثیل	نام
بند	موزوں میں مضنون قد موزوں ہوا	گوریا یہ ایک بند تر کشید کا ہرق
بند	ناحق گرہ کشا سے جوڑ نیکوئی	انہی تہ جہ بند وہ الہم کیا کھینکے
بند	گرہ جو دیکھی او یاد آیا وعدہ	ہمارا عقد کشا اور قبا کا بند دیر
بند	جو دیکھی تو گری ستیوان کے دیر	جنوین سنگ سے جو بند بند ہوا
بند	دیکھی میں بند دلت کہیں سے لائی	آخر بہن کے بال کھلے غم میں ہی دیر
بند	وہ کون لوگ ہیں جن سے ہما سائے	یہاں تو بوم ہی بالاسن آتا بحر
بند	منعم کہاں فرصت اکدم کی تھی	شدا دیکھ کر جسے کیوں ستاننا اسیر
بول	بھٹی بھٹا جو اک لولہ عشق آتا	چند عرصہ میں بڑا بول ہی تھا انت
بند	کسی عیدار کا وہ پواری بوسٹ	الا او کو لکا کیا اپنی سر پر بوجہ
بند	چنے کی طرح سے ہندی میں ران علی	لگی جاگ مزار میں بہا جوتی اسیر
بند	ایک طرف خجری حتی تندو چرتا بہن	ہو ایک سمت حلقہ مراقبہ بند جو بڑی لگتی فسانہ
بند	ہر سنگریزہ نور سے در خوشاب تھا	لہریں جو ہیں کرن نو بہن زلفا میرا
بند	قلب ہیئت ارباب صفا کوئی ہو قد	عدم آتے ارزان ہو بہا گور کا آتش
بند	اگر بکوند چھینکے جلنے کے ترو کو چر	جہنم کو وقت میں بہت جا دہا بری
بند	نہ آتا تو رسوا ہونا کہی	یہ بہانہ تو نے لگایا مجھے
بند	سو جا اپنی کافر و دیندار کی اک راہ	کھلجا اگر بید سے راز نہاں دند
بند	بو کیا تو کی غضب آتی ہی نہ جانے	اک نہکت ہوتا ہی ہر نور سلیمان سحر

سایا	ساتھ میرا دنیا قیاس بھی دین	مضرت خضر سے ہی طوطا بالی تھا	مرق
بیان	ثابت ہیں پور پور کی شیریں ادنیٰ	کسند سے میں ان کو رہا ہند	ر
سیر	سرد سپاہ پیر اتیرا وہ موزوں لگا	میرے سایہ کے اثر سے بدستور	ناسخ
بہتر	جود کا جال ہے فر فر بیان کرتی	یہ بہتر لیتی ہے کھس مری بان کب	رند
بج	جب کچھ آفت خوں کو پہونچے	بج بون زمین میں ہو سکے	ناسخ
بیض	نامہ کامیری میسر یا لکھدیا جو	نہ ٹھہر کی نہ بیض مری پائے کیا	اسیر
بہیر	سناخیرت نوشاہی ہر وہ جو خوں	جلوٹن مثل سکندریں لکھن گھاس	اسیر
بیتون	فواد کو پہونچے تیشہ سے لگا	شیریں نالہ پندگد بسون کیا	اکش

حرف باء عربی

موش

بات	کسی نے اگر بات کی بات کی	پہ دن کی جو پوچھی کہی را کی	حرف
باو	صحتیں غریب فردوس میں رہی	ہمنفس باغین تہی باد باری	مرق
بار	روز و شب جو شہد و ہم درمیں	بارتجہ تک غیرت شمس فرمیں	رند
بارہ	ہجر میں شہ گناہی ہو اصد	ہیں برفجان مویا بارہ مولا کی	ناسخ
بارنگ	شہید عشق ہو کے دہان گامین	سجای سبزہ لکھد پر جو بارنگ لگی	اسیر
باہرہ	باہرین کہی حاتی تہین محمد کو	شادی تہی علیہ ارحسین بن علی کی	دیر
باک	اس حرف زانک اگلے کچھ نہیں لگائی	شیریں لکھری مکر و نکی مالک انکالی	ر
بانہ	کادہ ان عیش ہی ہر عمرہ شہساز	بانگ مرغان شجر بانگ درا ہونی لگی	رنگ

الفاظ	تصنیف	نام
پہلو	شعر گوئی و کیا تہنگا سیا فضی	دسیان میں جو بیلو گور کا پہلو اسیر
پہر	ہلکے جو آسینے پہنچا کوس	ایں اشک کو بہن کا بھی نہیں گزرا وزیر
چہر	عشق بازی کا ترچن جو چہرہ تھا	جس جگہ مہینہ گیا کا دہی آئے ہر رند
پنبہ	کون تھا پہن کر مٹی صحبت میں	جل اوٹھا پنبہ سر سے جو غم غشوا اسیر
پوست	لا ابرو کھل لگا تو میں گل انداز	روز محشر شاعر کا پوست کھیا جاسا آتش
پہل	عبار راہ ہو کر چشم مردم میں چل	نہاں خاکسار کو لگا کر نہیں پایا
پہل	وصف کس کر دے اسل بر خود کا	پہل ہلکا ہی پہل قاتل تری ہلکا برق
سار	ی عیان دوسرے کنار سے	کہ او دہر میں نہاڑ جانے کی ناسخ
پہن	آگیا باغین جب گیسو جانا کھا جانا	گل سوسن نظر آیا مجھ پہن کا اسیر
پہاگ	ہو قوت وہ راگ غم ش نہ آیا	فی فضل وہ پہاگ غم ش نہ آیا نسیم
پہرین	باغین تو نے جو اداری قبا	پہرین غنچہ قبا ہو گل رشک
پہوند	گور کو ہستی تباہ وصل حیران	خاک کو درکار ہو نہ دیری کا برق
چہ باب	سرت پر کئی بے پایہ گدگد	عجب طعنا طعنا کئی چہ باب سحر
پہاگ	کیا جلد آیا چہن تن جان	پہاگ بھل تو قابل انعام ہو گیا وزیر
پہاگ	محبت کے پہاگ بڑے تھے دیکھنے والے دور و دیر سے	فسانہ
پہاگ	اول تو نہ قاصد کو کس صدمہ یاد	پہنچ تو فراموش ہو گیا ہمارا ناسخ
پہاگ	قدیم دلیوار زندان میں ہلکا	نکست گل کھیلے جاوے ہو ہلکا برق

الفاظ	تمثیل	نام
نہواز	پشواز کننا رخصت اداکاری	شب کی پوشاک پہنی ساری
بکار	بکاتو جو جوان اجل سے دوپڑ چاتی	گرتی ہیں جلیان ہی ہر سو بکارتی
بکاموج	اوسنے جو بکاموج اوسکو دیتی	کیفیت اتفاق نے دی
بخت نر	دریا سے لطافت	میراث
بلک	جب ہر آئینک بلکین موج دریا میں	کہو لہو سنو توئی آئین دیدہ نہا
پیش	کیا میں نبی نبی میں مرگیا کی پیش	سرمد جو دو نو شبہ گرد سیاہ ہو
پوشاک	نبی میں صغیرت پہن کر اوڑھو گئی	رہی غیرت جو عریا اوڑھتی نہا
پوشین	کاٹ دی سات ساری اوسا یہ تے	پوشین کہند درویش رانی ہو
پوش	ہاتھ آیا نہ کسی کو بھی تراغنی زلف	مارگر دینیں شری پو شری مار ہوا
ہجان	اتنی ہجان دی خدا نے جہنم	میں بدایت دین خانی میں
ہبین	ہر حسن در حیان نیری	صورت ملی تھی کر تھی کو بہن ملی
پانس	دل سے کیا جاگی الفت ترہ قاتل	یہ وہ پانس کہ ناختر نکلتی
پانس	سب سے اگر سارے بھونکی ہوا	وہ کہ حسین جہان مند ہوا
پزار	پڑا پڑے تانگہ پارک گرگ	سندھ کا لکھا پادشہ پزار کی
پیب	والدی پیب کلچر نہیں بوقت	غور کرتے ہو تو کر اوچکار نکلی
پیش	مل گیا کل تو اوسنے دلت بخر	میرے اک پیش قضا گذرانی
پیار	دریا سے لطافت	میراث

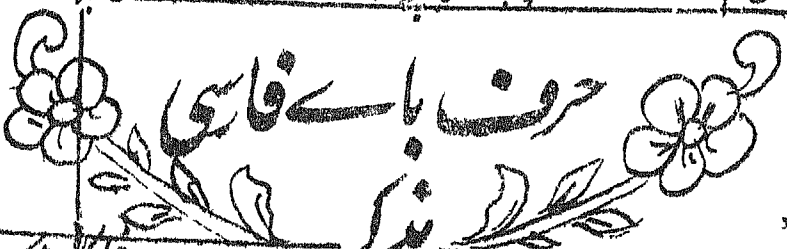
حرف تاء قرشت

مکر

تاج	سواشاہ دو اوین نام لکھنؤ دیا	سر دیوانہ بی احمد تاج	وزیر
تاج	کلی رو یہ مری آشنا ہے	تاجوت یہ مومن خوش اتفاقا	ایر
تار	کیا زشتہ دہشتی توں برجم	اور ان مار کھن زیر کھن بھاگیا	ر
تاریقی	تاریقی سکندریہ اور سوئے بھین	تاریقی کو اس میں خیر کا کام	طلم
تار نظر	دیکھا جب اودیدہ انصاف سے	جای کمر اک تار نظر کا نظر آیا	رنگ
تالاب	تیسرے شکارش میں الطاف اچھ	ظفر روزیم میں اور تالاب کا	ظفر
تالو	نیشنل نو دفون تیل کہا میں	سورجی سو میں تلک یون تالو	میرا
تاک	انید تا تا تیر مستری باغ	صبا کہ فیضی سلسلے میں	آتش
تاو	یہ سینکے آپ نے بہت بناو کیا سو جو نکر تاو دیا	سلسلے میں لکھنؤ میں	طلم
تامل	تیرا دیا ہے عالی مائہ لکھنؤ	سلسلے میں لکھنؤ میں	بحر
تیاک	ملائے ہیں جو ہم نے بھی پا کھا	جگر کے لکھنؤ وری سینہ عاک	ناخ
تقیع	بب عادی فکر سے ہوتا ہوا کا جا	ہاں تنہا کرتے ہیں نہ ہم	ر
تقو	جیسے میرا میں سرور باد و سر	تقو باندہ میری آہ گردن	ایر
تجسس	تجسس لکھنؤ میں عادی	شکا میں لکھنؤ میں عادی	ر

الفاظ	مشتبیل	نام
بانہ	از کف تاش + دریاسے لطافت	انشا
باو	ہوا + الضا	"
بخت	میں بختا ہو جو صبح کو کتا ہو	اسیر
بٹخ	یہ بٹخیں ہیں کستریاں اویام	میر
بحر	سارے شہر میں تیلیاں ہیں فوہانی	سحر
بدھیا	بیل + دریاسے لطافت	میر انشا
برف	ہر کے پانی جو بہتی ہے	ناسخ
برآورد	بادشاہی باجو والو کو دروازے سے تھوڑا کی برآورد طیار ہوئی مائیں صاف	طلسم
برآمد	صاخر ادو کی آمدنی آؤ لیکو گھنٹن بھٹو کا کمان فضل کی آمدنی بھٹو کا کمان	"
برق	ایسا بدن روی آیم بند	اسیر
بزم	ہم رند ہیں بزم انی کس را	رند
ایسا	کوہ گوان او سا مین الفتن گاہ	برقا
سنت	ساری اوسنی پوشش آؤ کھنڈ	ایمان
ایستہ	ہم عشق تازہ ابدای آہ	وزیر
بغل	جنت نصیب کنہ کارین	اسیر
بقا	موسم عیش کو دنیا میں نہیں کو فتنہ	صبا
بہیا	آوارہ ایران چو تار چو تار	ناسخ

الفاظ	تمثیل	نام
بلا	دُشمنہ تباہی وہ پری بال پرانی	بحر
بناروق	کسلائی لگا کر گویاں کیا پہول زخم	اسیر
بنا	کیا بات اوس کی کو قدم کو نہا	میرا
بنگ	ز تو پی بنگا کہی تھی غنوش	ظفر
بنیاد	بنیاد جو کچھ تھی جب گنوا	زلف
بو	ترک نہا ہی ہو شبنم فریاد	بحر
بوند	مسکن نہیں صیام میں بوند ایک	ناخن
بول	سوچی یہ جھگڑتہ مری بنگ	ر
بوجہار	دم ہر مہین صاف تہیں یاد	میرا
بوسا	مہر عہ کا عطر ایگل تر مگو لگا	رنگ
بود	ہے مقولہ ملاحدہ کا ہی	ناخن
بوستان	ہر غزلین نظم رویار کی لطف	اسیر
بہار	جنوں پسند چھو پاؤں بیرون کی	ناخن
بہون	اوس طفل ہرزہ گرد کی بہون دم	رنگ
بہیر	تائیر حسن کی لاتی ہر قافلہ	اسیر
بہتر	بہنیں ہر اسیان فوج + دریا ی لطافت میں ہے	سراشا
بہار	پری کی مگر فوج آہر آئی ہر نزدیکیا	اسیر
	دل مردہ ہر باگ صدف دہن	

الفاظ	ممتثل	نام
بہر اس	زور آورنے زبردستی اپنی دلکی بڑھاس نکالی چری بہر کرناک کا دلی	طاہر
بہاگنا	دن دھڑکنا ریکان آگ لگی آنکھی ان میں اور سی طرحا گناہا لگی	ریح
بہیم	جولت و یکمہ روزہ کی آبی	اسر
بہنگ	آواز خفیف + دریائے لطافت	میراث
بہو کہ	ایضاً	"
بہو کہ	ایضاً	"
بیاض	بازو جو خاکساری و قنادگی کا	رنگ
بیگار	کوسی قاتلین سر اور تار مار دوس	برق
بیداد	بیدا و بھی یاد ہی واقعہ تھاری	انت
بہیدک	کو کہ اور ناگ سی وہ نھندی جھوٹی	گلین
بیشک	ورزش کی قہیم + دریائے لطافت	میراث
بیح	جو کچھ تری رضی ہو وہ رضی ماری	ساز
بیل	کنو گاری ریاض حسن پھٹی عشق کی	حق
<div style="text-align: center;">  <h2 style="margin: 0;">حرف باء فاسی</h2> <h3 style="margin: 0;">نذر</h3> </div>		
پاس	پاس کہی تو یحییٰ اپنے ضعیف رکا	ساز
	سرو کو پاس سے ہی گل کو ہی پاس رکا	رنگ

الفاظ	تمثیل	نام
تخم	زقن میں آنہ خال دیکھا تو سرھا	لظاف سے عیاں ہونے سے پہلے تختہ کا وزیر
تخلص	شاعران حال کیا مضمون تو پہنچ	دشمن دشمن بہ تخلص ہی بنایا نہیں
تخت	ہنہ خط میں جلوہ حسن رو جانا	عیاں تخت پر یوں کی جہت میں
ترکش	ترکش ہی اژدہ سا دین کو لڑ لگا	کلا عتاب تیر تو پر تو لے لگا
ترک	عاقبتی طلب سے کہا جان	مور ہو نہ سکے ترک کی شکر کا
ترود	جگر منتہا ہی اک سوا کطر کو زخم تیر	ترود خانہ دلین غم کی نہانی کا
ترارک	تفحص فایده ناصح تدارک تیر	وہی پانچا میرا درد دل جکا
تشت	دروغ بان جو حیا خلاتی ہو جگو	تشت کیا ہی ہو دو کی دیکھا باکی
تعب	کس زغم تھا بھی کس شب تھا	کیا درد عشق آج سے ہر دن کشتا
تعویذ	کوئین لیکو سو یا میری قبر	گو رکا تعویذ ہر تعویذ بازو گیا
تکیہ	نسوی جاہ دنیا نہ کیا فقاہ و کج	سریر سلطنت تکیہ ہی گو با تیری کا
تل	چل بسا جو تو کیا سغفہ حق میں	داع حسرت نہ کا توں پس میں
تلاطم	قیامت بندھی ہے دج کا دم تیر	راہ دلیں تلاطم حسرت دیدار قاتل کا
تلمیض	واعظا و ہمایر میں کد شای	بدانہ شایع جو تو تلمیض شریکی
تمن	صفہ کاخی جنبش کا کیا اقبال	سید و ہری سہا لا جیب تم میں
تول	تول دیکھا ہنر ان خرد میں	کوہ سہا را ز ہنر ہمارے تلمیض
تم	ہم جو دو پہول جرم تو خوشی کر	تیر کہا جا یہ پورے تل غرایا

در کائنات میں جو کچھ ہے وہ سب کائنات کا ہے

الفاظ	تمثیل	نام
تہو	وہ بالو کا چشمہ اپنی بہادیا	اور وہ تہو بجر کر م کو دکھا دیا دیر
تنگ	تہو سے زرد تہو پیچا ہو گا تنگ	اسوا کی کرتی نہ گہور کا تنگ تہو
تہو	جس پر بھیری اور شیشے میں تہو	یا شیشے کے سر جہا یا
تہو	بچو تہو نہ پاؤں مڑا ہو چنگ	تہو تہو تہو دیکھو تہو چنگ
تہو	چلتی کیا اس تہو تہو کا کلیجا	پوچھو جگہ تہو سے تہو اپنی رمل کا
تہو	تہو مری تہو کا نشانہ بنا	تہو تہو دیکھا تہو کی فرد کا
تہو	وادی تہو میں تہو کی رملی	ساتہ اپنے تہو میں تہو کی رملی
تہو	تہو کیونکہ دل تہو کا نشانہ بنا	کہ تہو تہو تہو تہو کا
تہو	تہو جانے باریکے کیا تہو	تہو تہو تہو تہو تہو
تہو	ایک تہو تہو تہو تہو تہو	تہو تہو تہو تہو تہو
تہو	تہو تہو تہو تہو تہو	تہو تہو تہو تہو تہو
تہو	تہو تہو تہو تہو تہو	تہو تہو تہو تہو تہو
تہو	تہو تہو تہو تہو تہو	تہو تہو تہو تہو تہو
تہو	تہو تہو تہو تہو تہو	تہو تہو تہو تہو تہو
تہو	تہو تہو تہو تہو تہو	تہو تہو تہو تہو تہو

حرف تہو قشت

تاب	خط جواد و محبوب بستاندین	بازگشای لنگه گشتی تا کیا جامی
تاج	گرمائی طبیعت با هم جو طرب و نکی	نوا و نسی سیدی نیک کیا اوچ
تانت	دریا سے لطافت	دریا سے لطافت
تاک	جان من ظلم کو ناک سے بھی کسی	میٹ گیا او سکان نشان
تپ	اوس جاکلی محبت میں نہ چوٹا	سب سے پر سیر کیا جب وقت کی
تپتر	دریا سے لطافت	دریا سے لطافت
تجلیک	نخت چمکین باقی شربانہ	قفل شدہ دلشایانہ
تخت	اوس وقت اہل محلہ و قافل کی تحقیقات کی	لاش ڈاکٹر کی پاپس بیدی
ترک	پر جواد ستاد کار میں شری	دہنی ترکیں بنانگے اوسکی
ترک	بہر شکین دیکھتا ہوں حسن میں	ترک اک اک جھوکی دودھ پڑی
ترن	دریا سے لطافت	دریا سے لطافت
ترنگ	مومن کی کیا ہو مومن ترنگین	نشے دندلوں اور بارہو تھمار
ترپ	گھوڑا وہ کہ بجلی کی ترنگ ہوئی	یہ گرم روی کہ ہوا سر ہوئی
تنبیہ	دل عاشق کو مگر تاب نہ آئی	پردہ سرم میں تشبیہ بنا ہوئی
تنداد	سودا حاسنا قیامت کو آگیا	تعداد جرم اہل معاصی قیامت ہوئی
تکرار	ہکلائی کے صفائے کون کس نے	بہانی و بات بات میں تکرار کیا
تلاش	پہر میں مشرق و مغرب و جنوب و شمال	غاش کی ہوسم نے چار سو رخ

حرف تائے ہندی

تعلیٰ جبرائیل و میکائیل و یرمیا
ابن نوح و اسحاق و یوسف و داود و سلیمان

الفاظ	تمثیل	نام
بہار	غم و اندوہ و حیران میں مہلک اور پیرا	فقیہی میں عیشہ شامہ ہر گاہ کی
	حرف تائے ہندی موش	
ماگ	پائین جو مینی دامن کی ریڑھ	سو یا لحد میں چین مانگین سے لیس کر
تکر	دیر یا لے لطافت	رند
سلیا	ایضاً	براشا
شوکر	ظہر غمہ نظر نہ آئے	رند
گوم	دیر یا لے لطافت	مرا
میب	مہاجان ایضاً	رند
میب	آواز ایضاً	رند
میس	میسین گیند کی دو بار ڈالگی	رند
ٹیک	مرنبالو بچہ انتہائی حیرت کی سب کو غما غما کر کیا مارا بڑا کام کیا +	مرا
	سپہ گری کی ٹیکہ رکھ لی نام کیا +	مرا
	حرف تائے مشعلہ فکر	

الفاظ	منہ	نام
بابت	وہ خانہ نشین گلیوں میں آوار ہوا	ایک منجم دیکھنا ثابت بھی سیار ہوا
ثبات	اگر کیا گھر گھر کے آیا کھل گیا	کیا ثبات بحر دنیا کھل گیا
ثبوت	حجت و دین یار میں کھنڈا کھجے	منظور ہے ثبوت میں ناپید کا کھنڈ
شراب	تو نے لٹکا پا جو کھانا تیرا کھانا	آسمان جن پر طالع شریا ہو گیا
تسری	دیکھ سخی اوٹھ سخی نیا خندان	تیرے عین فکر کے فکر سے نکال کا برق
ترواب	اگر شیخ کوئی جسم چھوٹا کرے	مجھ کو اب تیرے روز نماز کا رشک
نور	مراج برق جو آتا کہیں تو ہوا	بجای گاؤں میں نور آسمان تو برق

حرف جیم عربی

مذکر

جال	نہ چٹا مرغ و روح تادم گ	لاغری میں رگوں کا جال	رنگ
جال	ایک شخص نے نیا جال آشکار کیا	صاف کلتر کے نام سے ایک تھکا تھکا	طسم
جادو	فقط افسوس کیا کہ تیرے جادو کا	بلا تیرے آفت ہے جادو چشم جادو کا برق	برق
جام	پی گئی آنسو خالی جام صبا گویا	اتو ساقی نام و ریاض انسا ہو گیا	وزیر
جانور	آدمی کو عشق ناز بارف و خال کا	جانور ہو تا حدی نہ کا اور جال کا	نہو
جاہل	شاہد کا طبع میں زندگی تھک	مردہ کے ساتھ ایک کے جاہل ہے	فقی
جسم	یار کی پیشانی پر فندہ و کمال	جسے خورشید بلیا بر و نظر آیا	محو

الفاظ	تمثیل	نام
جبر	خافل بقدر جو صد تکلیف دہو	جبر اختیار کب تر مختار کیا
جبریل	یہ جبریل ناگاہ اوس دم بکار	کہ اوس ناد کو میرا فسون مارا
جذب	انفر جذب لے دے دیکھا یا بجے	کہاں کہاں کیسے لایا بجے
جرم	میری میزان عدالت میں بخشش سے	جرم مافی کی برابر ہی نہیں کا
جبریں	پس مجازہ لیلہ کہتا ہی خوش	سار ابرہہ غفلت ہی سرورہ کھل
جڑ	پارہ میں سنگ ہے جس کو لڑا تو ظہر	اکسیر خیزی تیری قدم کے غبار کا
جزو	خون لہی تہ آئی ہرین بھو مضمون	شعر لکھو نگا اگر جزو بدن بھاسکا
جسم	تا مسطر جیبا ہر جسم لاغر ہو گیا	کیا شاہ کا غنڈ سطر بستر ہو گیا
جشن	بہار آؤ ہی ساقی کا یہ زمانہ ہوا	تمام مسکیدی میں جشن خسرو اڑا ہوا
جگ	ایک ایک سے رات بہر چھوٹا	پوہ پھرتی جگ انور کا ٹوٹا
جگر	چیر کر سینہ دیکھا وہ نہیں اگر باوہرین	بک گیا ایسا جگر تکیہ ہو درانہ
جگنو	سر کا دوشہ شب کو جو گردن کا	جگنو کی طرح پار کا جگنو جگ گیا
جگنو	جدائی کی ہی برسا اسما اکملین	فلک کی ہوا رز کی جاہ جگنو کی
جلال	اب علم در بادنی سے اوزنوں کے جلال	جگنو کی ہوا رز کی جاہ جگنو کی
جلال	اوزن تہ تاجہ اقد جلال	شکست ہی میں کی تو جلال
جلوس	مجلسی میں نام حضرت لیا مدنی	کیا گدا کی میں جلوس میں دینی
جہنم	انہ کو جہنم غیر نظر آیا اور غلغلہ	جہنم کی ہوا رز کی جاہ جگنو کی

الفاظ	تمتیل	نام
جالتل	ایسے مری مزہ کہیں بادل ہر سو	پل مارنے میں دیکھیں جل تھل تھو
جگٹ	تھوڑی تھوڑی تھوڑی جگٹ ہے	میلے ہر روز ہوا کرتی تھے آزاد
جال	یہ آدمی ہے کہ بیوں جال رہتا	وگرنہ ماہ کو اک شب کمال مانع
جمع	آلہ کوڑے تری آشوب بار ہوا	زلف کو در سے اک جمع ہر سو
جنون	لپٹی ہن پر یوں سا یہ کھینچ	جنون ہی ہے کیا عاقلانہ ہمارا
جھل	ہوں محو چشم مار پکار رہی کرا	برجیڈا ہوں میں جھل ہر سو
جون	ہوا جون فزون خط سے جاتا	بڑا اس نبوی رحل جس اب قرآن کا
جوا	بات کا اپنی نہ جب پایا جوا	ہم یہ سمجھے وہ دین ہی لاجوا
جون	یہ بیٹا انتظار یا تیکہ لگا کر	کہ جوشن نگہاں اپنے در بزرگ کا
جوہر	دورین ملک کہ کھینچ رہا	تھوڑا ان تھوڑا دکھا دین آج جوہر
جوہر	یا کی شمشیر اور ہوا قدر	تبع پر جگٹ ہے ہر جوہر سبیا
جون	رہتا ہی جوشن فرقت جانا میں	سہرا ہے آئینہ میں استیجا
جوڑ	دخت در گھنہ نو جوان قی	جوڑ کچھ خوب ہر ان ظا
جوڑ	بجھل خنیاہی راہ جوڑا	آج کا سیدانہ کوئی دوسرا
جوڑ	عشقی میں بکھو بھی اپنا	جوڑ دلپر ہے ہر سو
جوڑ	بھیسے عید اور تو قیو بھی	یہ جوڑ نور سب دخی خاطر
جوڑ	ہر نیت نہ بزرگ کا	فلک پیار کوئی نہیں جو

الفاظ	معنی	نام
جوگ	جس مان لے کر لے کر جوگ کیا	خود را تو نکو جا کر تمہیں پی سلا
جوف	نکلنے لگے خواہش و عبا	یہ جوف اسو ہے سے سچ مہرا
جھینگر	بان جھینگر تمام چاٹ گئے	بھیک کر بانس چاٹ بھاٹ گئے
جھاڑ	اوس را پانوسے محفل کا جو گیا	یار آبلےھا کہ فرشی جھاڑ روشن گیا
جہان	کہیں کی دیکھ کے تجھ کو بہشت جو گیا	ہزار حریف کہ ہم نہ وہ جہان دیکھا
جہیز	شیعوں میں شور کیوں نہو یاد آہ کا	تھا یہ جہیز نیت سالت پناہ کا
جہاز	تا شور کہ دو بیگا جہاز اہل ستم کا	دریا ہی غضب بارہ پیمبر دوم کا
جہنم	کتنی ہی تیغ بکرا کسان بھی جا گیا	ہند اکرونگی میں تو جہنم جا گیا
جہل	ہو جائے من والہ صغایر ہی بہر	اس علم سے تو جہل مسیان است
جہور	چرخ پر پٹری پٹری عقد ثریا کی چمک	جبکہ ماتی پتہ تریر را نکو ہو چمکا
جہول	مٹو نہیں دیکھی ہر شکن منہ جہول کی	جب فرس پیراد کہیں کی جہول کی
جیون	موت سے پہلے ہی ہر جا پر پڑا ہوا	جسم بے بجان ہوا کشتی آو جیون کا
جیب	بر سر جلوہ جو کل وہ بت جا رہی تھا	سو جا کہ گدڑ مرا جیب کیسی تھی
جی	جی لیتی ہے وہ زلف سیہ فام ہمارا	بجھتا ہے چراغ آج شام ہمارا

حرف جمع عربی
مذرات

میراث

۱۶۴

میراث

نام	مشتعل	الفاظ
سیر	جای آستین جانین عمر بختی	گشت تریت برین از مکتب
ظفر	اگر سواک جلوه منظور و نوکی در جا	یکے دانه اور سم کو یہ کیا تاشا
میراث	دریا سے لطافت	
"	"	
"	"	
نام	کھلنی بالون چیری جین ہی	سجھو چرپے کل آیا تارا
نام	گدگی جہانین بال او کے	رنگور سیاہ خال او
میراث	چاہئے جدول بری لوانگو	جای تیر لکھی ہو خطاری
میراث	وفا کی جاری خزا کیا نکالی	رجہا سی دیا وادہ رقی قد رانی
میراث	دریا سے لطافت	
ایر	جستہ محکومی لیکن گوسر نایابی	یون بر کوئی ہو مان غوا غور
میراث	چٹے عجیب ہی ہو خط اس کی	لایق ہوں دہیے مرا غمازی
میراث	سخت تہین رنگین خط نازک	تہنہ لکھی ہو ایشک نسیم سحر
میراث	دم بہرین پرین کر و جمع	آجای ہوا پر تری رلف معجز
میراث	دریا سے لطافت	
میراث	اوکت لیکے آخر اد کیا نکالی	لا غیر سے جا بھا کیا نکالی
نام	نہی جنگ کی سیریا وغیرہ	مکھنا جو لکھا تیر خط شکین

الف	مشت	پیل	نام
جنس	خالی نمونہ سخن سے دکان پر	سر فصل میں عزیز ترین گرامی	اکثر
جو	گو کہ کیا اگر وہ خبریں کہیں	جوئی سخن سے ابھی دم میں	رق
جوت	دریا سے لطافت		سیر
جوار	"		"
جو کہ	جو کہ عادت وہل گہا سگیا پر	جدا کی کی جو کہوں ایدل سگی رند	رند
جون	دور کر ہا تو کو سر سے کیسی بلی	پر نہیں کان میں نہ کہیں سہتی دوق	دوق
چارو	دریا سے لطافت		سیر
چار	"		"
جھک	دور دیکھی جھک عارض ہو کر	بام جانان نظر آئی تھکی ہو کر	ناخ
جانبہ	دریا سے لطافت		سیر
جہل	"		"
جہول	فیل		"
جک	باقی ہے ابھی اشرفیوں کا	سودا تو گیا ہے ہمارے ہی	رند
جھک	ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	ہر شے تو مٹی جھکے ہی	"
حرف جمیم فارسی			فر

حرف چیم فارسی

مذکر

چاقو	اگر تم بوسہ قیاس کیجئے	چاقو پیر پیر چاقو پیر چاقو پیر
چاک	جنون ہر کشتہ تیرا پیر	کیا ہر کشتہ تیرا پیر
چاند	نہ کہا کوئی پر قدموں	چاند کی تری برابری کا رنگ
چاند	حالی کا چاند آگے نہ تھیں	اتنا آئے یہ بھی نہ گذر گیا
چاند	بہار کی دوزخ سال نہ تھیں	بہار کی دوزخ سال نہ تھیں
چاوش	چاوش طر از خبر دار باش	چاوش طر از خبر گذار بالی حرم الامان
چتر	شاہ ملک فرعون نہیں پیر	پیر ہر چتر سر پر گوش امام کا
چراغ	روزان حسن ایسا لکھنا	چراغ اگر کھجک ہند میں لکھنا
چراغ	یاریشانی و ابرو چنگا افشا	آج محراب عبادت میں چراغ افشا
چرخ	میں نے نہیں لکھنا	نقل آری چاند صبر چرخ جابا گیا
چرخ	کاشمیر لوتن ہر پیر	پانی کی جالہ پیر چرخ ہر پیر
چکرو	جنون و عقین رہتا تھا	چکرو طوق گلوہ کا ہاں کیا کرنا
چلو	جام اگر ٹوٹ گیا کیسی تیر	حاجت جام نہیں جام ہے جلونا
چلن	انداز میں وہ حور نقشہ	سنہ چاندی چلن چلن کیا

چلن شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ
 چلن شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ
 چلن شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ

الفاظ	متن	نام
چمن	جس گل کو چننا ہو خوش آنی گمین	تو نے عجب چمن ای غبان سنا
چم خم	دم بہرین بہ تلوار کا چم خم ہنگا	علمو نگاہی عالم میں عالم نہر سنا
چہار	تری سواری میں کب پشما خیر ہی	جلوس میں گلستان سے خیار سنا
چنبر	بہر قیوہ کا کوئی رنگ نہا دیکو	رکھو خیر وہ علم پر جو برگی رنگ
چنور	ہو گئی تیمور کا حصہ تو اوزیر	ڈنڈا اوٹھایا جاگہ سہر چنور لگا وزیر
چنگل	ہجران یار میں تنہا کی سے نگہ	ایدا ای مرغ روح کو چنگل نی بازگاہ اس
چوڑنگ	ہر ناتہ میں گردش تھی فی دہنگ نانا	گھوڑوں کی سی گری تھی چوڑنگ نانا
چوک	جس نے دیکھا مری یوسف کو خرید ہوا	چوک میں جو گیا مصر کا بازار ہوا
چور	دکھا یا حسن اعجاز موسیٰ و فریسا	ید بھینا بنا یا چور انگشت خانی آتش
چور محل	اس نام سے ینگ تھا کہ امیر ون کا چور محل نہو نے پاتا تھا۔ اہم	فسانہ
چہر کاو	منش خرام میں عرق افشان رہو	چہر کاو سور کا زمین پر گلاک آتش
چید	وہ چلا جب میر گریس میں کسار فو لگا	چید جو دیوار میں تہا چشم گران سنا
چیر	جب ہوا سیکستی میں ریش زار ہندگی	سیکدی میں غل چھا آندھی چیر لگا
چکر	ایک نے دھول ماری ایک فی بہر دیا اس نے خیر دیا اوہی ہکر دیا	طسم
چلم	چلم جو بلا میں بہتر کا ہو چکا	چونکہ بیکوں کے تیر کا چکا دیر
چیل بل	شعلہ سان دی میں ہی ہکو بھینا	جس نے شعلہ ترو میں شعلہ چیل بل
چین	ہون وہ دیوانہ بھجا رکھو امریکا	چین خیر سنا اشی بھفلان سنا

انام	مستطیل	الفاظ
	حروف جسم فارسی	
چال	بر قدم بر سر ناز تیرے کب	ایک تیر ہی چال اور اسی ہے
چال	کاندھ پر کر کے زلف لڑ کیا چال	جسک کر قدم جھڑتی غمور کے
چال	جسبہ اور سکودا لکھی و جلال تھی	شہنشاہ بدار کی کیا چال دہاں تھی
چادر	کافور سم ہے زخمی تیر نگاہ کو	وقت میں جانینی ہیں چادر کوئی عرق
چای	دریا سے لطافت	سیراٹ
چپ	بزرگ صد بلبل نہیں تو اسخی	یہ کیا ہوا کہ چپ ای گلستان کی
چکن	دریا سے لطافت	سیراٹ
چت		
چون	جب پہنچا ہے دور چون چٹائی	دشمن چپکی جاتی ہے آگہ آفتاب کی
چر	کہیت خوش مزاج عالی ہے	نوسن یہ جرری نکالی ہے
چرما	مچکھڑی کہ دو یہ کہیں مائی	دام میں سوئی کی چرما کوئی کیا آئی
چریل	دریا سے لطافت	سیراٹ
چنی	سنگین	
چاکر	دریا میں نہی جو کدہ درو	انگوٹھ میں پھلنے لگی چکا جو نہر گوی
چلت	جسبہ تر لپکتے مارا دانست سے ناک کو اوتارا	طلسم

معنی	مثال	لفظ
چہت	دریا سے لطافت	میراثا
چل	برق کی طرح نہ بھولی نہ بھول گئی	برق
چوت	نجات + دریا کی لطافت	میراثا
چشت	داغ + بارش + دریا کی لطافت	چ
چہر	بہت بھرپور رہتی ہے + نکمھی باتوں کی چہر چار رہتی ہے	طالع
چہر	چہرہ اوستہ سے یہ ہم ملاقات نکالی	رنگ
چکل	جدھر خشک کانٹا نہ لگے وہیں پین	ابر
چیز	روپیہ کو اگر سے دھیرا نہ اورو	بحر
چین	وہ سب کو کیری رہی میری	رنگ
چیک	تیرے گلے کی گونج بگاری یہ	چ
چل	اگلے کر سنیہ سوزاں سے	نکت
	کہو ہے لعل طشت آتش میں	دھوی

حرف ج کے حوالے

حال	کیا بدن کہ خاک پین برین	رنگ
حال	مقبول کر قول سے قوائے خوا	انش
حال	سہ گئی اور کہدہ غرضناک	برق

الف	م	ن
جہا	غور الہاں میں عین ہمنبری	ہوا جو قطری میں شامل ہوئی جہا
حج	کیا کہوں کیا ہی مولا کی تصویر میں	سر گرینہاں کا ناچ ہی ہستم کا
حج	شراب پیئے میں ہی غیر سے جہا	بغینہ کی طرح شیشہ شراب کا
خدر	یار بدخو سے شرب صلیفہ زہر لگا	استیاق نالہ مرغ سحر ہو لگا
خرز	سب طین مصطفیٰ کو سمجھ میں جو شین	شیعوین ہی یہ حرز صغیر و کبیر کا
حرف	سنہ سے جب حرف شرانہ نکلا	پہر لطیفو کا لطف کیا نکلا
حرف	آدمی میں آدمی تم کیوں باہم ملا	حرف کو دیکھو کہ کیا جھنس سے عوام
حریر	حریر حریر میرا شمع فروغ فکریں لگا	حریر حریر رو آگے میت کا کفن لگا
حزن	آئی بہار باغ جس خزان بنا دیا	نو کری عیش کی ہوئی خزان جہا
حسن	شرم کرتی ہیں پوشیدہ پیراؤں کو	جسے آشوب جہاں حسن آدم زاد کا
حساب	چو شام سے شام میری گہاں میں	فرقتیں کچھ حساب ہیں باہ سال کا
حشر	بیتے بھائی تھیں کیا ہو گیا	اوٹھکے چلے حشر بیاہو گیا
حصار	ہنیں کچھ خوف فوج درویش کی جہاں	حصار اس میں گرد ہی گرد نگر کا
حصر	لہذا دلت عالم ایک ہی چشم حقیقہ میں	حصیر قصر مہیا یہ بات سخت فرید کا
حضور	عجب نہیں جو دعا استجاب ہو	حضور قلب مجھ ہی حضور ہوتا
خط	خطا و ثناء وہی جوانی کا	کچھ نرا دیکھو زندگانی کا
حفظ	ای زبان از محبت کا چھانا ہو	کان اپنی سنیل حفظ سخن الیسا ہو

الفاظ	معنی	تفصیل	نام
حق	شکر گو مامون نے حاضر کیا	جو حق تھا پیر نے ظاہر کیا	نام
حق	ناراجا کریم غافل تری	رہا مانند خون بیگنہ حق شنائی	عاج
حکم	یار و دین یا نگاہ سودر مار	کچھ اور مجھ کو حکم نہیں انتظار	کار
خلق	مین اگر زینت قراک کے قابل	خلق میرا ہی تر خیر قابل	نام
حلب	وہ مست ناز لیکر کھسے پیر نشہ دلو	ہوا خوش اس قدر گویا کہ ہر گویا دلو	دو
حق	علم سرار کا تو دعویٰ بنا	تو ہی اس درجہ حق اوسکا تہ	نام
حق	قابو میں راہوار تو کیا دے پا	لاکھوں پر جو اس کیسے بجا تھے	میرا
حوض	صبا و کسلی بلبل کو واسطے	کنج قفس میں جو ہر اطلاق کا	آتش

حرف حاء حط

مونت

حُب	آتش سے بعض حُب آگ آگ	حر کے موافق آج ہو اگر ملائی	دیر
حُب	ہر گنہ سے پاک کر دیتی حُب ایت	اس سے بہتر خلق کو جلالتیں ملتی	اسیر
حُب	ہے قہر خدای و دجیان حُب ہی	رکتی نہیں دشمن سے کبھی ضرب ہمار	میرا
حرکت	حرکات ایسی عاقلو نہیں کمان	بہولی بات ایسی عاقلو نہیں کمان	نام
حرم	دوسم تھی چار طر خلق میں ہوا رکتی	حرم تھی روح سلیمان کو ہوا رکتی	رق
حسام	اجلی خدا کی قہر کی تھی پہلہ تھی	پہلے ہی وار میں صف اول نام تھی	پہلے

الفاظ	معنی	نام
حصن	گردنخ اور سین خولی حسن	کلی
خط	بہی دعا ہے کریم و رحیم سری	نظر
حایل	خدا حافظ و ناصر اور نکی کر کا	برق
حیا	تیرو آگے ابرو بنیجہ ہما آقا	رند
حیا	نہ کو آئینہ سے نہیں تشریف تھا لیتو	برق

حرف خا سے شخند

مذکر

خار	دو فلک نے مڑ کر کھنکھی گل	گلہ نہیں کہنی پاؤں تلے جو آیا ہاتھ
خار	کباب کھاتی میں مچھلی کو وہ قشون	ہم اپنی دل سے کرین یا چھلکی کا
خار	قیباغ سے تیر کھنکھے نہیں	مچھلیوں ملا اور کو خا خا ہوا برق
خار	صحرا میں جالا و حرارت جو کھلے	پاؤں کو ادھن میں کھنکھے خا خا ہوا برق
خار	شل سنبھل سبزہ خط کا ہوا نمود	خال روی یاد کر گیا تخم سنبھل ہوا نمود
خار	عصبت سے دیکھا جو پہلا بندہ ہوا	خندنگ جانب آنکھوں میں رز دیا ہوا
خار	رو سے زیر کیا چاہے نفس میں	آپ خر تو کہنی پیل پاؤں ہوا گویا
خار	تابخ سے تیر پاؤں کا عالی ہوا	خرمن ماہ در خان گشت کو پالی ہوا
خار	خاروں نے اپنے سر خرا نا ہوا	ہنے جو خر کے گھر کا ہوا ہوا

الفاظ	مستل	نام
خراج	وہ سیرول کا آئندہ توڑا ہوا آٹے	بیمیانہ عسکا آج خراج طلب تھا
خرش	کچھ خوشی سے نہ ہونے کا خراج	خط تقدیر کے مانند مٹا یا نہ گیا
خرام	میں وہ لائے ہوئے لکڑی کے پکڑا ہوا	آنکھ میں جہدم خلام یا جانی پیر گیا
خروج	لیکن وہی جو درخت کا دھڑلے میں بن	پڑا الٹ پڑا دھڑلے کی کہ ہوا دوا کا
خروس	اصل کی شبیل سونچا ہوا	کیا خروس سچا بہر ازاں پیدا ہوا
خروش	دن شرف کا غریب سے بھی کھلایا	نالوں سے خروش صورت کا سنوایا
خوش	میں نے کبھی غریب سے خوشی سر کر	خوش خاشاک کبھی نہیں رکھا ہوا
خضر	بہت کچھ کہو کہ باکی آرا خود کو	دل لگستہ آبی خضر ہو اپنے بیان کا
خضاب	وہ بادہ نوش تویری میں ہی ہو	شراب خم میں ہی نشیہ میں خضاب
خط	اندھوں میں زونچ کچھ رقم کار لکھا	خط جدول صفا دریا کا کنار لکھا
خط	سبز عارض میں نہیں جو بادہ روح	تو سرا پا دل ہوا تو خط سودا ہوا
خطاب	کسی ساتھ بجا گیا نام ہی منع	زمین میں آپ کی اہم خطاب
خطر	اب نکالی ہر تون رہا ہوا	مست راونا ہی نہ خطر زمین کا
خطوط	ساتی ہیں اوداس میں غر غرا کو	میں نے لگے خطوط شعاع آفتاب کا
خفقا	ایک عالم میں ہو جہد سچا ہو	نام بیمار لکھ خفقاں ہی کہ جوتا
خلد	خانہ آل عبا طے سے برآمد ہوا	ادھر اتر شو مکان خلد جو آباد ہوا
خراط	سبز رنگ کی جو زمین میں آرا	خط صفرا ناں لکھ لکھ کر کہ رنگا ہوا

الفاظ	منشیل	نام
خلاف	یونانی مقدار میں ہوا خلاف	خلاف
خلل	دیکھتی ہی ترے ماتو کو عواد اور	خلل
خلل	جب کہ رفیق کو پیام اعلیٰ آیا	خلل
خلق	یار نے بیخ حبیبی کا لایا یا بانی	خلق
خمر	بیخ خدار جو باندھی تو شک نہ خلو	خمر
خار	شکست پائی تو کہ بیطرح سکھائی	خار
خبر	فقط ہنوز دین بیزینان شہر میں	خبر
خازیر	راہ راہ کو بیٹھائیں میں پر تو گناہ	خازیر
خوشید	و جب ہر شاہ شہب سحر میں آیا	خوشید
خون	لیا میں ہرگز نہیں کھانے کا	خون
خون	اسی قصبات چلو گاہ ناز	خون
خواب	روز آرمین ہجر کو دیداری من	خواب
خواب	شکم صفا کے ترین ہے کمر	خواب
خوان	شہدائے حسین جو شہر نکو کہا	خوان
خواب	تیری خطبیں پاس راز تو تھی	خواب
خود	سیدان باورنگ خود گر گرا	خود
خوف	اگرچہ کد تیرے ہر کلمہ غم میں قتل	خوف
	حکمائے ہر قسم کیا خلاف	نام
	یہ بیضا ہر اسے یہ خلل سو کا	نام
	راختین علیہ جاری کے خلل آیا	دیر
	لطف سے خلق حسن البیاض	دیر
	جاسی نیچہ قد میں بھی خم ہوڑا	نام
	ہماری پاس جو ایک سو خار آیا	نام
	تمام اوکا بدن شیریں شہد و	دیر
	سوی قبلہ تو خانیر کمر میں	نام
	فلک پر راہ تاباں شہد تانا	شک
	محل آ رہے کہا کر خوش خلق	دیر
	سج ہو میں ہزاروں خان بخت	دیر
	اپنی آنکھ میں سیکھ آگیاں ہو	دیر
	یاس تھل یہ خواب محل کا	نام
	یہ اور یاس کہ خوان میں ہو گیا	شک
	مثل رنگ گل روان کھوئی جان	نام
	مارا اٹھا خوف نے منہ اوکا	دیر
	خوف کی موت سے سوا صد	شک

الفاظ	مثال	نام
خوش	عشق نے طفل ہو جس کی لپا کشتہ	روز
خیال	کبھی آئینہ دکھائیے خود آرائی	ناخ
خیال	نغمہ یار کا خیال رہا	برق

حرف خائے شند

مونث

خاک	بوی کی طرح ادھی دھین پر لپٹی	سوا
خاتم	آرزو تھی کہ تری دہانہ کا چٹا غٹا	ابر
خاطر	منہ چھپا وہ پروردگار کی کیا بقصر	رند
خاطر	ارزق میں فرق نہیں چھیدو ہاکی	ر
خاطر	میں تو کرتا ہوں تیری طرح خاوری	ناخ
خاطر	اوسے دھوکا تھا جاننا نہیں	رند
خبر	تلاش یار کجا و حرم کجا ای شہر	مح
خزائن	کھینکے خاقانہ سے جو نیر ہی	ظفر
خرطم	قرنا جو ایک تو منہ سے ملائی	ایر
خوان	جانتے تھے کہ اس طرح گذر جائی	برق
خط	تیری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	رند
خاک	ہوا یار کیسی ساہی خاک اور آئی	سوا
خاتم	خاتم دست سلیمان مجھ درکار	ابر
خاطر	مجھ سے بیوجہ راکرتی و شاکی خاطر	رند
خاطر	کیا برا ہے اوسے شاہ و گدائی خاطر	ر
خاطر	میری خاطر بھی ہوا ماہ چن چن بھی	ناخ
خاطر	لگا کر تیر کو خاطر ٹن کی	رند
خبر	کہاں ہیں آج خبر مجھے جانی	مح
خزائن	ہم ہو گئی رند ہونے خزانہ ہو گئی	ظفر
خرطم	خرطم فل سے گویا اوٹائی	ایر
خوان	چمن عیش میں ہرگز نہ خوان کی	برق
خط	خطا اتنی تو مجھ سے قابل معنی	رند

لفاظ	معنی	نام
خلخال	استدبرہ یا میں کہیں کل اوکھا پانک	یاد کی خخال یا گردانج یا ہونگی
خلق	سرکاشیاں دیکھیں غولن جو بہا	اک خلق مری سنا کہانی کہی ہو یا ناخ
خندق	گردہ و سیاصلیہ سرکہ کے خندق طیاروں کی حوالہ میں گل فغان کی سی صورت	اطلاعت طلبہ
خو	آتش لفظ حسد بہا گئی تو نزلو	بڑھکے تھی یا کہ سے خور کار دیوار کی رشک
خوشامد	جواب جیف کشنہ کی آمدنی سلامی کی خوشامدنی	اطلاعت طلبہ
خواس	غازتھی اک خواصل اوکی	دساز تھی وقت خامل مکی
خیر	کہلتی تھی خبر خوشہ شرف کی	نہی یہ دعا کہ خبر ہو یا حبیب کی برہنہ

حرف دال ا ب ج

تذکرہ

واب	پہلے ہو دوزان وضع موداع سے	وضع جو تہا سو مکو دایہ نہ آیا
واروار	پہلے راتھی کا یہ الف عیار تھا	اسپر ہاوی اوج کا دارد دما تھا
واغ	بوسہ خال ذقن مانگا تھا	دایہ دل تو نے دیا کیا تھا
والان	بوسہ صلی کے وعدہ بیت جھونہ	جیت تو نہ کر او کہ سی دالان کرنا
وام	زلف و نمین ہیکے دل بڑے یاوہ	کلفت سے زہر خاک نہاں ہو گیا
وام	کرین مقابدا غیا کیا سا طینر	کہوں کے غنے کہ کہوں دایہ جلیہ
وام	کہی سے دل نہ اس حشر سے	نہا دیکھا خاں دین کہی سر با نیکا

الفاظ	معنی	نام
دامان	آستین سے پہنچا ہوا ہر دست چین	کمر گزریابی دامن بیاں ہوگا وزیر
داون	ہم بیان پہنچیل کے جیتے نہ یاد	ہنسویہ داون شکر لکایا تاسا گیار
دخل	میرے اشعار ایسے ہیں جیسے	کہ نہیں دخل یاں سخن حسن کا باخ
در	دینے خدا کو نہیں ہی دینی	وہ گہر سے خدا کا یہ ہر درخشاں
دیبا	میں تخلیہ کیا بیوں میں خوشی	کہ جب جانی من ہم دیبا ہو کام
دران	نوفت خلق جو بھی رہی دران	غم نہیں ہی جو میرے مجھے بدبان
درج	آکھوں پاؤں دست دران	ہر قدم نقش قدم درج گہر ہو لگا
دریا	وہ بحر میں ناز سیرا یا ہر ستار	جسم لطیف سے دریا شرب کا برق
درد	عشق سے طبیعت نے زینت کا زامان	درد کی دو اپائی درد دی دو ابابا
درخت	بیجا نہیں جلاتی محو آتش درون	تقدیر نے درخت بنا یا خیا کا رشک
درد	کتنے میں عطر خنجر جو دم کا	ای ترک در دہی تر جی کی شمشاد
درس	عہد اقدس نے او کو دیا علم ہر	کیا ہر خنجر ظاہر میں نہ کمر اکوٹ
درم	جو بری پیکر نظر آیا وہ درم طبع	ہر درم کو یہ پیمان کا نکتہ ہوگا
دریا	جان دینا جو میرے جو دران ہوا	سرنہ رکھتا سر سر اگر احسان
دراز گوش	گہر گزری برب دراز گوش	استران درون ہو ابدان ناخ
درغ	جو فخر نہ مکان کر یہ کوئی	رو بے کے صرف میں کچھ دینے کی ہضم
دست	دیگا قاتل خاک میرے مٹی کا جا	دست نازک کچھ خنجر کے خبر نا ہوگا

الفاظ	مثیل	نام
دستور	سیوسف کنگان و صافینا	دستور
دستور العمل	کیون کسی او د کو دیو انکو دین	دستور
دستخط	بناط ضرورت ہی منظور ہوگا روپیہ کو ہر دستخط جو کی ضرورت ہوگا	دستخط
دستخط	سنو و دستخوان برخواست نواتا کہنے کنارا نہ کیا تا	دستخط
دست	ہو گیا جیسی گھر دیکھ جو وہی تو دانت	دست
دف	برو عشرت خانہ میں ایک ایک کس جس	دف
دفتر	دوشنبہ درہ درہ خوشدرو	دفتر
دکھ	کون ہوتا محبت کی مصیبت شریک	دکھ
دل	باعث چاک کنان ہوتا جلوہ کا	دل
دل	دل فرخ شرم کا جو اور دسر ادرا	دل
دل	بنات انگش ہو با بونٹ سنا مارو غم	دل
دم	آخر کیا اخیر شب وصل مجھے	دم
دم	پنکیدی سر جو مرا کاکٹ تو دریا	دم
دم	دم ہے بند آگوتری تنخ صفادہ	دم
دماغ	خراق یار میں تکلیف سیر باغ ندو	دماغ
دون	کہو لدی زلفا سپہ کیا اونے	دون
دندان	آپ دالستہ کوئی کہو تا نغمہ	دندان
دستور	دستور ہی ذکر شرف بختن	دستور
دستور	حاکم مردہ کا دستور العمل با تو کیا	دستور
دستخط	دستخط کو ہر دستخط جو کی ضرورت ہوگا	دستخط
دستخط	سنو و دستخوان برخواست نواتا کہنے کنارا نہ کیا تا	دستخط
دست	بڑھ گئی گردیم ہی دیدار گیا	دست
دف	مطربوئی ہو جو مو جوئی دف	دف
دفتر	دفتری ایک ایک برق غلطی کا برق	دفتر
دکھ	یہ وہ دکھ ہے کہ جو بے شین شایع	دکھ
دل	وان چہا دہ ماہ یان دل لایہ	دل
دل	بدلی میں جہا چاند اندر نظر آتا	دل
دل	بنادون ایلق ایام کو دل دل جو	دل
دم	دم پہلے بانگ مرغ سحر محل	دم
دم	دم ہر مثل حباب دریا تیرا	دم
دم	قاتل خلق عالم تری عیا نکا ناخ	دم
دماغ	مجھے دماغ خندہ کا بچا کا	دماغ
دون	دون شب تار سوا کا ٹٹ	دون
دندان	ہسک دینا کوئی نور کے دندان	دندان

الف	ت	م	ن
دور	زیادہ خوشی موجب ہو	ہنسنا غنچہ دو دین پڑہ گیا	شک
دور	خوبین سیرین مثل نہ سنگیہ	بجائی چار دیواری مجھ کو دور کا	برق
دور	مثل نیلا ملون نہ کیوں جھکے	آج ہی دور دور سا غم کا	ناخ
دور	غش گیسوی رسا ہو فقط دم کی	مرگ کی گز قطع یہ دور و تسلسل ہو گیا	آباد
دور	پیری مزار پر جو پراپون غیر کا	جای عبا خاک سے دو دگر اٹھا	اسیر
دور	وہ گل جبکہ چوتی برسین لگا	یڑٹا گیا دور دور اس ماہ کا	حسین
دور	جی ہی دوزخ کا بس نکلتا	آنکھ اٹھتا میں جلیاتا	ناخ
دور	یو سلیمان جہان صورت یو گل	تخت چم تر لے دوش صبا ہوتا	برق
دور	دو اسطغانی انکی صرف آتہ آتا	دور وادہ سوتا اس کے تون سجانہ ہو	علم
دور	یون ہی سمجھو دو اخلق کا	عص تنہا ہے قیامت کا	ناخ
دور	پیرا ندرج پیر جو کا توڑن	دور رسا دم وصف خرام ہوتا ہے	شک
دور	باوہ گنگی نلجی نلجی	دور سے یار دین دران سیر ہو گیا	دور
دور	کسے بر جھک کر شکستہ	یہ وہ شبہ ہی خضر ہے ہی جولا کی	دور
دور	نوبت خاں ہا کی کو دل کو	بیرقین کر تین تہوں علم جو	دور
دور	یقین ہو تا زلزلہ پوچھ کہانی	دفاع یار دین ہی کا دوران ہوتا	سحر
دور	بجورن تار تار ان سیر ہو	سب گئی وہ پیمان لہتا رانہ گیا	شک
دور	یو بھی سہانہ کوچہ تار تار	سے تر لے جا رہا دم آگے دے گیا	آتش

متشبی		الفاظ
دشمن	تیر باران بگاڑ گئی گشت اپنی	دشمن
دشمن	زمین پر فرشتے زمرین سجھا دیاں لہریں لے رہا	دشمن
دشمن	دشمن سے او سکی زیادہ ہرزنگی	دشمن
دشمن	دشمن کے تین دہی کھلا یا	دشمن
دشمن	دشمن کی صحبت حدیث کی بد	دشمن
دشمن	دشمن کا ارجان پرانا	دشمن
دشمن	دشمن کی تار و شیریں مختا	دشمن
دشمن	دشمن کی جو مسمیٰ در خالی ہو گیا	دشمن
دشمن	دشمن کی مضمون کو خندان ہوا	دشمن

عرف والی عجب

مونس

دشمن	تیری زلف کو کب طرح ہو گا دھونڈو کر	دشمن
دشمن	دشمن کی کوٹری میں لا رکھا	دشمن
دشمن	دشمن کی چلیا میں لگا رکھا	دشمن
دشمن	دشمن کی لطف	دشمن

الفاظ	تمثیل	نام
دارو	خاک پاؤں غسّے خوشی شید کی چہرہ پر	رند
داد	خمسر عا دل کا ہی آبِ مر و دور	برق
دال	دائے خال کا بوسہ کوئی دتیرا	ابر
دیز	دریا کے لطافت	میر انشا
دینگ	گیا ہی بھول مری تھرا بیان	نفر
دست	کی دست برد کفر کے کوچہ اوجھار	سراپر
دست	سر کہوں آؤ پاؤں پرین	بر
دستار	بدلی انگوٹھی ڈھیلی پائی	نیم
دشک	چاہئے باغ ملجا خراکی آفت	برق
دعا	کبھی کبھی مین نہ آیا دست	ابر
دعا	برق چھاو گی باتونہ بھاؤ اوجھار	برق
دنیا	خدا کی کریم نیل ہمسایہ	میر انشا
دوا	حال تبرج کی کف سے عیش	سرخ
دور	جو روز وہ طول میں مای روز	برق
دوڑ	دریا کے لطافت	برق

۱۲۱

فہرست

مصنف

نویسہ

الفاظ	تفصیل	نام
دورین	طرح محو طرح رہ جاوین	اسیر
دون	دریا سے لطافت	سیر
دوب	بغیر دھول + ایضاً	"
دوچ	ایضاً	"
دوگاہ	ایضاً	"
دوہم	ایضاً	"
دوہن	خود قسکی اپنی چاہتا ہوں	شک
دوبو	نکستی نہیں بھر کا دن پھر اڑی	ناسخ
دوہول	خاک + دریا سے لطافت	الشا
دوہوم	یہ انہار محبت کی کرونگا یا رہن	سحر
دوہوم	زلفوں تیری آنکھ کا رتہ تر دیا	برق
دوار	نیچ ابرو کو مضامین کی روشنی	رند
دولیز	تو بہ کبھی ہو لو کبھی سجدہ کیجئے	"
دید	تری دید اے بت جو حاصل ہوئی	بحر
دیر	دل مرا چین کہہ راہی قاشقا	ناسخ
دیوار	وہ گزرتا تھا جو گیا جاؤ گئیں	شک
دیک	سنوین زمین کی شکل کی دین مرو	اسیر

الفاظ	مثال	نام
دیکھنا	حیف میں اوکا آئینہ ہوا	صبا
	خوب ہی دیکھ بھال کی ہوئی	

حرف دال ہندی

ذکر

دُک	کیا فیض حسن کا زبور کو بھی بہت	رنگ بدلتا اوکا داک اوکوزن کا	قلین
دُک	تے خیالات عقرب فرگان	دُک ہر خار راہ نے مارا	رنگ
دُک	مگر باطن میں اوکی گرفتاری کا دُک اور کل کے بعد بر ملا		طلسم
دُک	آنسو نکل نکل کے جو مگر گانہ تم	دریا کنار و سو پوکا دھیر ہو گیا	وزیر
دُک	وہ قمر عارض تھا بویار ایسا دھیر	حلقہ نرم ریشیاں دیہہ عجم سے	رنگ
دُک	ہو گیا نالان کہیا دُک سب کا	طوفانوں کا حلقہ بنگیا اٹھا	اہر
دُک	میں حسین میں گل کی شمشیر	مجھ پر افق پر کا یاں دھیر ہو گیا	وزیر
دُک	ایسے کہی ہونگا فرشتہ ہی نور کے	حور وں کے شور وں سمجھو نور کے	برق

حرف دال ہندی

مستثنیٰ

دال	دریا سے لطافت	برق
دال		"

الفاظ	مبتدل	نام
دارم	چہرہ بے سار بدھنیں گریں	سار گریں
ڈاک	دریا کوئی تک جا رہی سی	آرا سنگی مکانات کی تیار سی سی
دُسیا	سہنی تار سی اہل اسطرح کبریٰ تھی	دُسیا یا قوتیو لہے یوں نہ بڑی
دُکار	شاید کہ مضحکہ خیز ہے	آتی ہیں ہر گزری جو دُکاریں جلی جلی
دُک	دریا کے لطافت	مرث
دُکال	کانہی پوہ مال بادشاہ قلعہ گری	قبضہ میں ذوالفقار خاں امیر کی
دُسیل	جل دلا وہ پتنگ اور آتا ہے	ابھی آنے میں آؤ دُسیل سی
دُنیگ	دریا کے لطافت	مرث

حرف ذال شذ

ذوق	یہی راہ ذوق یار دیکھ کر افسوس	او حاکم کے گزرتے ہیں اگر کوئی ایسا
دُکر	تاہو شکایت کی ہی باقی ہے جا	سین لہنے میں گونگہاں رہا رہا
ذوق	کیون جو فروش کو گنہ گنہم نہا	خود ذوق تھا جاکہ ناں شہر کا
دُہن	قاصر ہو جان مدد کے عقل خستہ	کیا ذہن ساری کرے نہیں سجدہ

حرف ذال شذ

الفاظ	تمثیل	نام
دلفقار	باندھی جو ذوالفقاری کو وزیر کی	قبضہ میں فی شان خانیسی
حرف راء مہملہ		
نذر		
راج	اب کچری میں سندھی زبان کا راج ہوا چوٹی است راج ہوا	طلسم
راز	گل ہوا غنچہ جو بکاسی با سو گئی	ایسر
راگ	راگ گانڈی لگا مسطر شبنم قیقن	ناغ
رایت	مہر کا بنا چرخ چکر کہا گیا	عایا
ربط	عسکر وصال آنہوں پر محبوب دل کا	برق
ریح	کل ہوا اک دو گز زمین کو بعد قحط	ناخ
رحم	شورش فرا جین توستم آب گلین تہا	میرا
رج	اصفا خط سب سے رخ جانان ہوا	خبر
رجت	اور اک دزد کفن کیا کہا بزم	فلق
رجش	پیدا ہو جس سے رخسار کسی ہوا کا	رند
رجسار	کالی کڑوں سے خور خور نظر آتا تھا	رق
رد و قح	دعان رد و قح ہوا آخر امام قلی کی زبان قیل کا افزا	طلسم
رزق	داغ کہا یا کبھی لاسے کبھی گل خم	ایسر

نام	اوست که لب تل عزی بود عافیه	بی درین سرخو اکل خیار کا	قلی
سوخ	اگر اون لوگوں کے رویہ یا قبول کیا ہمارا کا نکلا ادھون	چھوٹا	طلسم
رستہ	احاطہ سے فلک کے تہ تو کہے	نکلا آؤ مار رستانہ پایا	دوق
رنگ	ہر لون پر ہم دوسری بارین	سایہ بوی کو شک سایہ دیوار تھا	رنگ
رضوان	ستار جان ناسیر بھرج جیروں	جو کہ حنبت تھا تو ضوان حنبت جیروں	—
طب	لغوی بوسیدہ لکھا مواسم	شاید کہ مدوی کی گہ تھی ٹہرنا	بحر
رمو	حاک اگر مجھ سوختہ کاہ گریبان	رشتہ کا شمع سوزاں رفوہ جا	ناخ
قص	سو شمع گل کی ہوا پلو کی ہو کہتی ہو	رخصہ کھلا دیتا ابر کرم دس کا	اش
رکن	کہتی ہیں کہ برہمی بچیاں خم	یہ چار رکن مصرع زلف و تاباں	ابر
رقیب	دیا وہ بوسہ لب شیرین تم خود	لیکن رقیب کو رنگ جاستا ہنر	—
رم	مثل صیادیت پاس رہا ہنر	چال آہو کی جھوٹا جا رہا ہنر	—
رنگ	دیکھا روز سب گرامین یہ بھانہ	دو ہوا کی شدت دن کا رنگ لاس	ناخ
زنگ	سرو عرض کعبی طول قد نگار کا	پہر کوں کہے رنگہ رنگہ کس چشم کا	رنگ
رند	جہان کا اس سے بچو آؤ گہ کی	انکھیں بند دق نہیں رند بنا رند	—
سج	وصل کیا ہوا وقت مانہن	دست درخ مجھو اپنی لبانی کا	برق
رآن	گلستا ہنر تہ اہل بدن ہنر	بدل آہن یہ لڑو کین رن	ابر
روز	تمام یون ہی ہر گئی لبر اپنی	شب فراق گئی روز انتظار آیا	ناخ

تمت سبیل

الفاظ	نام
روزن	حسب میں ناک دریا نظر آتا ہے
روال	پرنہ نکلیں جو ہمیں آنسو سے آگے
روبو	بہت نالے کھولے کھلے گئے
روزند	روزند گشت کچھ کام نہ آیا پولیس والوں نے کسی کو نہ پایا
روغن	فروغ حسن پر چھنی تلی ہوئی ہے
روت	خار خار غم سے روئے شادمانی پر گیا
روپ	مہیج وقت سے دکھایا روپ اشام کا
رواج	سانپ اتر دمانی چوٹی
روپا	بدلے پانی کے اگر خاک چھو بدلتی
روگا	وعدہ خلاف بار کھوپیا میر
روکھ	رونیق افزا اہم سرودہ شیر ہوئے لگا
رہن	تیک ہی راقامت شمشاد اچھا
ریس	کچھ تو ملے ہمیں بھی عمر اس سال کا

حرف الراء
مونث

ادب	دریا سے لطافت
عادت	ہر روز نہیں دھسک دینا چاہیے
ادب	اکسان ہمارے ہی اکسان تھیں اہم

لفظ	تمثیل	نام
راں	دریا سے لطافت	سیر
راں	کیا شرقیہ پسہ بشر کر بیان	اسیر
راکھ	چروں پر موثر کی راکھ کی جاتی تھی	دیکھ کر جو گونگو جان چلی جاتی تھی
ران	جستی ہنچ ران کشتی سواری	کیا شوخیان میں باقی سونہا بقی
راہ	خط سبز آیا جو منہ پر کم ہوئی لطف	راہ ظلمت بھری خضریٰ کو تار کی
راہ	حافظ خدا ہے دلیل نا شاد کام کا	صیاد دبا عین ترابہ ہوئی
را	دریا سے لطافت	سیر
راج	بہنی گوارا + ایضا	==
ردا	شب فراق میں بیٹھے جو منہ لعلی	خیال وصل میں بہرہ دین رہا
ردو بیاں	کے گھر پہنچا اب فلک آیا	کی ردو بل نیزہ کی خواب کو بیاں
ردوم	با اعلان رسوم کفر کی کرنے لگے	غیب دہوم کفر کی کرنے لگے
رسن	گیسو ہو سفید مگر مار رہا	بل اتناک ہی پیر گون چلی ہیر
رسید	اپنی دانست میں رسد بند کی ہے	دھند کی ہے
رہوت	نام دوا +	دریا سے لطافت
رضا	نہ خوشی وصل کی بلکہ غم فخت کا	وہی ہم کوس جو میری موتی
رعایا	قبضہ ہر کج مملکت نظم و ضبط پر	بافضی پس رہی رعایا جان کی
رہنار	بول چال ایسی کی نہیں دینا	بزی کہتا رہی ہے نہ بھارتی

الفاظ	مستطیل	نام
رقم	خزائن کو ایک شے جو کل کی کیفیت آتی دس روپی کی جگہ سو کی رقم بنی ہوئی	طلسم
رطب	ہندوستان جوازہ روانہ کر کے	بحر
رگ	کمال اعزیت گل ہر ناز کی لہری	بغیر
رمز	سبز پتھر مسجد کو تین رکھ دیا	سرق
روابا	سب آیات سہو ہو جاتیں	نارنج
روباہ	روپا کی سو ابندوق نو نزار اس طرح طیار روانہ ہوئی روباہ زر جسکی	طلسم
روداد	باد او کو جو روداد پیرت ہوئی	سیراب
رونق	عالم نام حسین تم اس میں مثل روح	اسیر
ریا	طاعتین ریا جو جتنی ناشی ہوگی	رنگ
ریت	جب خلاف او ترا دیا کھلی سونے کے بدلے کیلیت نکلی	طلسم
ریخ	عجب نظر عالم میں آئندہ	ظفر
ریش	یہ عمر ہنری سب سب براہن کی	رر
ریل	دریا کے لطافت	میر الشا

حرف الزاے ہوز

مذکر

الفاظ	متن	نام
زاد	داغ دل ز عین تیغ حجت	برق
زاغ	شهر سو کیون ابو جانان کا	=
زالو	سختی ایام میری سامان	اش
زحل	اتنا بلند پر تو تیغ اجل ہوا	دیر
زحم	قتل کا وقت ہر سامان کی	اسیر
زر	دل گرفتہ نہ رہیں باغ جہانگیر	=
زرف	اس حال زرافے پیدا	نارنج
زعم	رہنما اب خیال جو ہو مار کا	برق
زکال	ہو امون خال رخ بار و بکھر	نارنج
زرد	رشتے مار زخم و خاک کی	اش
زرم	سلام لکھا ہو میں میں زرم	نارنج
زنا	اوس فاختہ نے اوس کی غیبت میں زنا کیا	فنا
زمار	بت پرستی میں ہی ملی مجھ یاد خدا	مغن
زنگ	دل کو سرور ہو تو کہیں جو سخن	بج
زنگ	میری لیلی کو یاں اگر لے آئی	نارنج
زنگولہ	ان کا دم نزع نہیں لانا گنگو	فنی
زندہ	جن جنہف اگر دہنیں بخیر رہا	نارنج

مستقبل

الفاظ	نام
زور	اوٹاؤن کیسے زور چلتا نہیں ہے
زور	بیاں شوق دل نا صبور بنے کیا
زوال	بس یک سیک جانیں نہ ہیرا سا چھا
زبرد	اب میں مجھان شوق اقبال علی کے
زہر	مر کے چھٹا میں مرض عشق سے
زور	میں وہ بلبل ہوں جو صیاد دور کر کے
زبان	زیر زبان جو نقطہ زخم سنان دیا
زمین	دم ہی اس گنہگار دہریہ نہ پائے
زور	رقیب ایسا پتھر ہے ملتا سن ہے
زور	کمال نیکے مقطع یہ زور بنے کیا
زوال	دن ہی دہلا تھا کہ زوال دینے لگا
زبرد	ہوتا ہے بیان زہر کا احوال علی کے
زہر	زہر مرے حق میں دعا ہو گیا
زور	لین عروسان چمن بیچ کے زور پنا جو
زبان	نقطہ تو اک بڑا ہے زبان کا لانا جو
زمین	آئے ہی یاقین عسجد روان زبرد آتش

حرف الزا

سونٹ

زال	زال دنیا عجیب طرح کی علامہ دہر
زبان	سوئے غم اس قدر چلتا نہیں کہ قتل
زلف	زلف کی شان کیا شکوہ کی یادوں کی
زہ	دہی ہیں انھیں لگی دلچسپ ہو پنا
زعفران	زعفران دہی میری لگی کی حکم و لادیا
زعن	زعن ان ہون میں نہ پائی گی
زور	مرد و بندار کو بھی دہر کر دیتی
زور	پر گئے چھا چلی خون زبان شری
زور	مثل عروس یور جو میں غرق ہو
زور	یار کے برہن زور دید با حور
زور	ہنسائی جو کسکو وہ زعفران بنا
زور	یہ تعداد کی لاشیں آ

الفاظ	تمثیل	نام
زلف	ہوساتے ہو ہلا زلفین دکھا کر جانیں	سہم گرفتار بلامین اپنے جانیں بحر
زکوٰۃ	دریا سے لطافت	سیراٹ
زمین	غزل کہتے ہیں بھائی خاک شے ہیں	زمین شعر دیہ الون اب سیراٹ کی سحر
زنجیر	دولت اللہ کرنے جو طلب دیرا	نقرہ طوق تو زنجیر طلہ فی ہمتی آتش
زنجیل	دریا سے لطافت	سیراٹ
زور	جب جو اس درت ہوے تو یہ لر آئی زورق فکر دہرائی	علم
زیبا	تجسس و رشک چمن بزم چمنی	سرد کی طرح ہر اکشاخ چمن سستی ابر
زورین	نقارہ اور شان کی یان زورین	انجام کاروبت قتل حسین تھی دیر
زیرہ	پسینے جو اد کا چاند جسم اور چمکا	یہ گویا چشمہ خورشیدین زہرہ کی جو سحر
زیرا	دریا سے لطافت	سیراٹ

حرف السین جملہ

مذکر

دیا رفتی میں کسے نہ میرا گم نہ شمع نہ	دیکھیں مون سو آئینہ گمان برون
جام طلوع خلدی ساغر شراب کا برق	سچے نام ساقی کو شریبان
ہوا ہی دتہ مرا میری آستین کا دیر	چھو اتر کیسوی عین کمان
کہ چٹا اتر سال آ پہنچا ناغہ	سے کب وطن کو پہنچو گنا

لفاظ	منہیل	نام
ساز	زینت حسن زاد اور مرہ کیا	زیر نہیں ساز کے زیر سمنہ کا برق
ساز	راگ کیا سنتی ہوئے اور دہائی شعی	ساز پر سے مرہ ساز نہ بنیگا ابیر
ساز	سنت آئیگی تو کہ نہ گنا گنا	کفن اینا مجھ صبح نہ بھران بھر
سایا	کولی کدہ ہر جگہ دانا	کولی کتہا ہی سایاں گرا برق
ساکل	وہ غرق ہم عشق ہوئے سر نہیں	دریا بہت چاہو کہ ساحل چاہے رنگ
ساون	جواب دیا بروہائی کا گرم یاد آنا	ہاں رو مجھے گذرا ہی سین صبا
سب	زینت حسن چرخ ہی ہن سر کون بیک	سو کر کو کیا ہی بچیاں کا دوز
سب	سب کو حرف حرف ہی امن ہو	گو یا میں جا بجا سب گل دسری نصیب
سبق	دجی ان جگہ عشق میں آو دیو گیا	چٹی ملی سبق جو بھگیا دیو گیا برق
سبو	دل کو کیا گداز محبت کی آگ	چختہ ہو اسبو جو مرا جام ہو گیا دوز
سپند	دکور میری سو خلی کا جو حل پرا	مجلس میں سپند کیا کیا دھول
ستم	غیر کو نایہ زناہ مری نام گناہ	مہربان زور یہی ستم ایجاد کیا
ستون	پہوڑ کر سر جان شریں عانی	تیری گہر میں ستون بنیوں فراد برق
سترو	دھوار تو فوج کا سترو کیا تا	توارنے وان جوں گھر کا دھواں میرا
سر	لگا سرم تار و نہ منہ جگ کے	لاسر طنبور دیکھ اک رنگ کے میرا
سر	یار کیا تیغ بکف پرتا ہے	سر مرا پر نے لگا کیا پاش دوز
سیر	ہاتف غیبی پکارا جب غلی ہیا ہو	آج یہ اشد کا ستر نمان سدا ہوا

نام	معنی	الفبا
دور	اوس پری کا ستار گراہی	ستار
فسانہ	سرطان فلک جلتا تھا کب کرا لب دریا اولیٰ تھا	سرطان
سین	کہ سر خط ہو ضمیمہ کی طرح	سر خط
سین	خوشی سے ہوئی گال گل ہول	سیرج
سحر	دہری کو وزن میں دہری تھا	سحاب
رند	سحر کی ای غیبت لیل کیا	سحر
وزیر	سجن وزیر کا اب شاہ پسند ہوا	سجن
سرف	کہ محاسب ہی بیجا حساب	سید بابا
رنگ	کہ ہر گل داغ تھا جو سرور کا	سرو
ناخ	جب سرور آیا مری دلین میں غم	سور
وزیر	نکاح مرا بخار او سر سام ہو گیا	سرم
ناخ	نہیں پائی کہیں سراغ	سراغ
ابر	سمجھ ہوئے دریا کو سراغ	سراب
اہٹ	جس کا کسکا تھا طبیعت وہ خارا	سروکار
وزیر	ہر رشک کا تباہ تارا جہاں	سلح
بجر	رمضان میں سفر کا کوثر	سفر
ابر	دریا مارا سفینہ اشعار ہو گیا	سفینہ

لغات	ممشیل	نام
شعر	نرے شائبہ معایب کا	ناسخ
سکوت	صاحب روصوف نے سکوت کیا مطلق اس کا جواب ندیا	علم
کک	بدایں پیر میں جوین کھلی آتی	دیر
مطالع	مٹے اوکو صلاح ہر شکار	ناسخ
مقام	سجد و کروا عمر بر جھپک جھپک سے	نسخ
سوک	آوارہ مہمان گور کی منزل آسوی	آتش
سا	سماؤں کی کتب کا جو ہر شب	ریشہ
سین	شب و صبح تی چاندنی کا سان	آتش
شعر	میں ہی گا جو نہاد اسو گمان کا اپنی	ایسر
شعر	میں کچھ کہیں کہیں پال اسیر کئے	شیر
سند	زبان شمع سے نکل جلا بزم	دیر
سند	ابرقہ کوٹا کیا ابرو شکار	ناسخ
سند	کب ہی سار سید سوزا نہیں ل	
شکر	نور دہ نریم طبعیت میں کیاں گرجی شرم	بر
شکر	سنگہ بجایا وہ میں بیتہ کر مرین ہوگ لکایا	سید
شکر	لکھنؤ میں سینچا آیا ہے جو روں نے ہنگامہ بچایا ہے	طلسم
شکر	ایک حملہ میں سنگ توڑا جو نے آیا اوکو پھوڑا	

الفاظ	مسمیل	نام
سنبیل	پہلے زلفوں کے جو کہیں رو دی بار بار	سنبیل ترنش گل کا ہوا اس کا
سین	رہز ہجڑی رشک دہشت سے جھٹکتے	عمر ایسا سن خضر سے سن ہا ہا برکت
سوال	انگشتہ انسی دیکے سلیمان کو دیا	طاعت میں ہی ال سنار فقیر کا نام
سودا	سودا کی بات کا بھان پرانا	سب بیکیا پیار کے دیوان کی
سود	تھا خواہیں خیال کو تجھے سالہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زبان نہ سنا
سواد	جو شمس سودا سواد شب جوان	ہنوی صبح ہوا جاک گریبان
سور	لگا نادل نہ آہا تو آکس نہ راج	جلاد بنا سوز سوز کے روئے تانکا آباد
سوطن	سوطن عروس مرگ کا ترنظر پور پر	کہ میر بد گمان کو مجھے کیا کیا سوطن
سورک	برایک رحمن اندیشہ نال ہوا	غم سرور و سرور غم و دلا ہوا
سوفار	شرعی خدا غنچہ لب لیں سے غرق	سینے کو شوق کر تو سن سوار تانک
سوم	عاشق کاروگ چاہے زینت نہ بھی	جہلم تو کیا کوہ ہی ایسی ترنشین
سورج	اہل غیت کو لئے نقص کی شہی	چاند سا کس در سوزج گیا یا برکت
سورج	حضرت ہوا وہ ہر تو تاشام صبح	اپنے سیاہ خانے میں بوج گھنڈا
سورخ	ناسور کا عبت تھی او ترک سے گانا	ناسور یہ جگر میں تر تیر سے ہوا
سورگ	پورا گار دار بر خضر تو اسے عجیب	گلی میں سکی یہی طرح کا رنگ
سوک	جہاد خلی فلک پہنے سے	سوک میں ہے کس گریبان جاک
سورج	انہا زینت ہر گتہ میں جو در شمار	سے انگ ساقی انہ خمار

امام	مفسر	افاظ
عاب	جب آنکہ کھل گئی تھی	سود تھا خواہیں خیال کو نہ سمجھا
رند	اتنا نہ سہو کا تب اقدیر ہے	سہو لکھتا موصول حیر کی جانتی
اسم	پیارے گلگون کہ اس سے سیم ہوگا	سم گر ترقی چاہتا حسن کی آویختی
وزیر	کیا تباؤں آگے سے کیا کواور	سیما سینہ و دل کی جدا ہو چکی
اسر	سیم غم تکافوت با شمع آتا	سیم غم درونی میں تراوگ کانسی طاس
ر	کبھی زبردہ ترا سیم خان بنوا	سیم سیم رون زیادہ زرد تارہ زنی
ذوق	کیا شفق نے کھلا دیا سیم	سیم کبھی نہیں کبھی سحر کے طیلو
فسانہ	سیم چاند صحن میں محفل موت الہی وہ مائتہ ہاویں گا	سیم چاند صحن میں محفل موت الہی وہ مائتہ ہاویں گا
ر	سیم باد سحر سے خوشیوں کا منہ پر سیم تانے لوں	سیم باد سحر سے خوشیوں کا منہ پر سیم تانے لوں
قلق	سیم ایک سیاق اپنی حساب کا	سیم ایک سیاق اپنی حساب کا

حرف سین

مونث

ساق	زادہ کینج ہما میں کی	ساق زادہ کینج ہما میں کی
ران	اونیش کو آفتاب پستی بہا	ران اونیش کو آفتاب پستی بہا
سائس	اد کو پو دیکھو کلمی ہما میں صند	سائس اد کو پو دیکھو کلمی ہما میں صند
ساکھ	دریاے لطافت	ساکھ دریاے لطافت

نام	ممشیل	الفاظ
فنیخ بن کبود نے سر کا گلبین لکھی	سی دی دقا تو شربت اریا رہی	گلبین
ساتی تو سر سون سی ای چابی دوق	کیا سا غز دین کیا جلد دنیا	سوز
فلک کے آگے عرص ہی یہ سرک تنک	ستم چھین کیا دوری باز رہی	سرک
ہیت بدل گئی تھی ہوا کی برشت کی برسر	بکریے نہ نہ شراستی یہ حال رہی	سزا
موج دریا سطر خط ای دریا بوجی	سجرا کر نہ فرقت اگر لکھی گوی	سوط
دریا سے لطافت	دریا سے لطافت	سیر
بہن سقف فلک کی ناز شکیلی کی	سقیف انور کار تو جانیع عرس تک	سقیف
دریا سے لطافت	دریا سے لطافت	سکتا
ہوا اور سکوی ریان بہن سل ہو جا رند	یہ نہ گرسٹن زرد ایسی آنکھیں ہیں	سل
ملی نہ سل سر سینی شخت خانی کی ابر	کئے یہ در تھکے دت و بازو قاتل	سل
آبدار ایسی کوئی ملک گہر تہی رند	سلک عشق نہ تانچ پر ایا جو ہری رازین	سلک
سجہ زائد تانی دانہ انگور کی	سجہ فصل گل میں ابرو سیکھو کھا دور	سجہ
گاہری چھنی بسک پینک	شینک ساتھی کی عشا میں کی کیا خ کا	شینک
دریا سے لطافت	دریا سے لطافت	سلونو
سمرنن یار کی کلائی کی	سیر نہ دلا پاؤ اور سسل شلک	سیر
دریا سے لطافت	دریا سے لطافت	سمت
دریا سے لطافت	دریا سے لطافت	سینک

الفاظ	تمشیل	نام
سیف	دریائے لطافت	پیرانہ
سیم	"	"

حرف الشین قرشت

مذکر

شباین	تیرے تیری کوئی طائر چھوٹا دھڑلے میں	رگیا تو ایک شام میں تیرا زور گیا اسی
شباب	صحیف ہوتی اس کا ہی تو کیا	گناہ لاکھوں کے برابر شام
شہر	عکس رخسار میں گل کی طرح	سجے اوس شخص کو شہر نگار گلگون
شہزاد	کوڑی مال کے لگانا ہو روا ہوتا	کیا ہی شہزادہ وقت بھی نہیں گواہ
شہر	نظر شیر کی خلقت کو دیکھ کر اس میں	لہو نہ جلا رہا کبھی اور نہ لہا
شہر	سب کو سب کا ہی سفر میں جا	کیون شہزادہ ہی نہ خیمہ دھوا کا
شہر	کیون نہ آتشا و قد کے چھوٹے	سایہ سر قدم پر آتش ہو لگا
شخص	کرمی میں لطف سردی موج میں	شخص محو قد و رت کریم تھا
شہر	سخت جانی سے چھوٹا رہا نہ	سنگ آسین لگو سپا شہر ہو لگا
شہر	دھوٹی پہن چھوٹا نہ	چاند دل کی حال نہ رہا
شہر	سیکھنے نے وقت ہی میں	شہر جو ماند اکل ناگوار نہ

الفاظ	معنی	نام
شریت	این دنیا حرص زمین و کجی کیا کیا	زهر قاتل سببیا شربت او دنیا کا
شرک	شرک کے رکن پانی زمین عالم کو بجا	رگیا افلاقیہ گشت گیا شرف گیا
شرار	کبھی قطره دیا تو نے ساقیا بھگو	اوسرہ آتش محو کا کبھی شرار آیا
شعر	سراپا کچھ نقشہ قدم سے رو جانا	ششایہ ہو گیا تصویر شہر و لواحق
شعور	کمال نشہ میں شہنشاہ خرو کہان	وقور عشق میں کس کو شعور ہوتا
شعار	تاج و اقتادگی شعار اپنا	نہ زمین او بھٹا غبار اپنا
شغل	مزی ہو جو جن دنوں طبعیت میں	عجب ہمارے شغل شراب ناب و
شفاء	شفاء کے انداز پر الٹی گی	باغ عالم میں مچھو شفا اولیٰ ہا بکا
شوق	ساک آزار و جب فی ہاں لاتا	ماتمی سے شوق قمر رضا نظر آتا
شفق	قول علی حد پیمبر سے کہ نہیں	فرمان آباد ہے شفق وزیر کا
شکار	لگا جو تیرا سینہ مشک میں	میں خوش ہو کہ مرد ام میں کا آریا
شکر	ہی چھ سائیں پیریزدان امام	شکر کہہ کر مہر سے افسانہ کا
شک	لو بار مہو باغ پر مہر اکا گان	شک خیمہ میں پڑا ہو کی زانکا
شکم	ساقی شراب سے رہو قصر فلک ہا	شیشہ کی طرح محو شکر حق تک
شکاف	سوزش وقت کو لکھو ورق	جو شکاف فلک تاباں چہم ہو گیا
شگون	وہ آتی کب میں مگر ہنر و انکا	شگون اب کی کہ آواز زارغ تو آئی
شمار	ہوں فاختہ قد حسین و حسن ابلی	وہ سرفروزی کا ہے یہ شمار دنی کا

نام	تمتیل	الفاظ
روبر و چشمیں آسگاتر موبہا بکا باغ	نیر و جلوہ حسینو نکا ضرر موبہا بکا	شہس
کیا شایہ دے خدا نے اوتے	کیا فضا لے دے خدا نے اوتے	شہس
نجوم حرج کا کس سے شمار ہوتا ہے	تباہوں کی ہر سینے میں ان کے کفنے	شمار
گوشہ وحدت دل آئینہ وحید کا	شوق و دلکو کسی مثل کی تقلید کا	شوق
اچھا ہوا فساد کیا شور و شر گیا	شور و دنیا سے ملے ہوا تو وہ بوجہ سے	شور
اک شور وادہ دلہ کا افلاک سے اٹھا دیر	سرتن تن قدم قدم خاک سے اٹھا	شور
شمع کا شعلہ شہر پر مرغ زرین مال کا	اور چلی ہو سرتن سے عجیب تر مال کا	شہر
کی رد و بدل نری کی خواہ کو نکلیا دیر	یاں ہر کے پیچ میں بفلک کا	شہر
شہد لٹا ہر شہ تار یک میں نہو کا باغ	تیر و غمی ہو فو نہر کرتی ہو ناز کا	شہد
شہباز موج نکست نکست ختن کچن	شہباز کیون اور نہر لکھو تو اسی جھپکا	شہباز
شہر ہی بے یار اک صحر اوجشت ناک اتر	شہر رات بہر تہا چشم غول انکھوں میں ہی تر	شہر
شیر سحر نظر میں کفار ہو گیا برق	شیر زہر و زرق زلف کی تاثیر دیکھنا	شیر
کم سن صویر اقل سے شہنشاہ پنا دیر	شون کیون نہ صحر اقلیت ہو دیر	شون
داخل خلد برین شیطان ملعون ہو گیا برق	شیطان برق گرین یار کی آیا قریب	شیطان

حرف الف سن
سرنٹ

الفاظ	تمثيل	نام
شاخ	شعاع سے پہلے سے پہلے	شاخ
شام	صبح با کرتے ہیں ہم کس شفق پہ	شام
شان	نما شدہ صبح شرح شاخ و خیر	شان
شب	ہین ہلکی شب ہجران سے ہنسی	شب
شبہم	شبہم اکثر تری پسینے سے	شبہم
شبہم	دریاے لطافت	شبہم
شبہم	ایضا	شبہم
شرط	جینے ہم اس سے وصل کی شرط	شرط
شرح	ای رنگ اہل کو نقطہ کہتا ہے	شرح
شرم	کف زلف سے (نکسین کی ہنسی)	شرم
شراب	موجہ ہلکی تجھ سے گونگن کا ہیرا	شراب
شروع	نہ کو کیا دھرتی دلوں کا کر	شروع
شطنج	جہاں کو وضع جان یا مال رکھتی	شطنج
شعاع	شب منہاں سے وصل میں درختی	شعاع
شفا	صورت اس غنیمت کی دیکھ دو نصیب	شفا
شکل	جسٹو، جو میں ہم صبح جواں	شکل
شکل	واہ کیا جو جواں میں نکالا جو	شکل
شکل	کیون نہ شکل آلو ہنر دانہ	شکل
شکل	آری شکل و شامیل نہیں ایسے	شکل
شکل	ایک موت مگر ہے زندگی نثر	شکل
شکل	اہل نظر کو ذرہ ہی شرح آفتاب	شکل
شکل	عصا نرگس بیابان کی ملکیتی	شکل
شکل	مجھ کو گشتی میں بدلی ہر شاخ و خیر	شکل
شکل	ای جس یہ شست و شو اپنی صبا	شکل
شکل	تی طرح کی بہ طعنہ جال رکھتی ہے	شکل
شکل	دھوپ نکلی تھی شعاع رخ و لہر	شکل
شکل	شریت دیدار مجھ کو شفا جو صبح	شکل
شکل	کیون نہ شکل آلو ہنر دانہ	شکل
شکل	آری شکل و شامیل نہیں ایسے	شکل

نام	متن	الفاظ
یہ جو بہت ہی اچھے لفظ ہیں	کیا لباس تیری نگاہ میں	شکر
شک ہوئی انہیں جو روز عید کی	سن لی کہی جو نزع عین کی شہد	شک
گل ہو گئی شمع انجمن کی بجر	وہ اوس کے چلا لوگ کو	شمع
تو اچھے اور نسیم بہا بہا ہوئی	شمیم گل ہون جو بلبلوں کی ہوتی	شمیم
روشن ہوئی واسے شہنائیں پر تکلف سر سرائے	روشن ہوئی واسے شہنائیں پر تکلف سر سرائے	شہنائی
دریاسے لطافت	دریاسے لطافت	دریاسے
		شیر

حرف الصاد و سفس

مذکر

سکات کی تاخیر گردن اور تریا میرا	وہ صاف حق جس کے آبا	صاف
درد اس میں ہوا کہ صاف ہوا	لے لیا شکر کے ساقی سے	صا
ہر شقت پر اوسے صبر کیا	نہ ملے ہر روز کو یہ اعضا	صبر
ہیولوں کی ڈالو نسیم چمن چمن	نہت زلف گدازت قد پرست	صبر
دیکھ اچھے شہر بہت تنگ ہوئے تیرے	سودا ہوئی جگا خواب چوہ کی	صبرا
بے بہ فقر انجیل و توریہ کے	صحف جتنے آدم کے تہ نیت	صحف
تیرے حیدر میں منعم حسن خدا داد	حسن اختیار کیا اصل غلامی آبا	صحف

الفاظ	مثیل	نام
صدر	خبر ہے کہ اس مہینے میں صدر قانون سے اوٹ کر دہلی میں ہونے والی جلسہ قریب ہو گا اور اگر باکر مو اور اس میں ضلع کلکتہ ضلع پرکاش	طلسم
صنم	جسے دیکھا کجک ویران کہہ لگا	ناخ
صدور	اوستا بخدین کس شہر میں صوم کا وہ	اسیر
صنور	محبت گلشن عالم میں صنیعت کا وہ	رنگ
صند	دو ابھی صحر میں نامو تو اے طبیعت	رند
صوت	روشنائی سے روم میں صفا ہو گیا	اسیر
صوتا	کیا جو قتل گھر سے خوب کام کیا	ظفر
صید	عاشق و معشوق ہیں ہم محبت میں	ناخ
صیاد	بال کو لے جو وہ شمشاد پر نر ادا کیا	اسیر

حرف الصاد و بعض

مونث

صبا	سحر ہے تن کجیت یار	صبا عطر کس زہریلی سن	برق
صبح	دھچک دھچک کس کس کجک میں	سدا رہی را او خوشتر سر زلی	سحر
صدا	عاشق و معشوق کڑی شاد اوں کی برکی	کاکل بچان آئی ہو صد ارغوی	نام
صد	چشم ترا شک دہن ہر ہستی	کیسے کیسے یہ صد کجک گریہی	اسیر

الف	ت	ث
طوطی کہتا ہے کہ جو قدم چاہیے	دیا نہیں نظر اور ہم اور دیکھ	م
صبر اگر خاتم نام کے صفوں میں ہے	صبر رکھنا ہی ہو جو فتنے کا	ر
صف تیغ نگاہ ناز جیو عاشقوں کے	تم دیکھنا صفین کی صفینوں کے	ز
صفایکے غرض تو صفیارت گئی	دیکھیں نہ صفین تو بلکہ صفی	ر
صلاح کہ ہمیشہ ہے صلاح ان کی	ہو رفاه اور ہو صلاح ان کی	ن
صلاح زائل دینا ہے صلح کی کد	یہ راکھا سدا سے رانی ہے	و
سبب خزن لاکھوں میں طوطی جاتا	جام میں جیسے کہ دھماکے جاتی	ا

حرف الضاد

مذکر

ضبط	ضبط
ضرب	ضرب
ضف	ضف
ضلع	ضلع

حرف الضاد

مؤنث

الفاظ	تمتیل	نام
ضد	رات کو لٹے پتیر کی کاروبار میں	ضد تھو تو اور بھی ایدہ قباڑہ جاگنا
ضرب	بچہ ہر یک سیکلی نہ ضرب میں لہم کی	امداد کیجی اور خالق بنیم کی
فینج	مورحم کو فرج مبارک حسن باغ آتی ہی	وقت تقسیم طہارم شروع کیا ہی
صنو	پنچہ کی صنوٹاں پنجلی دکھا گئی	ہر گل کو بو بہشت کی ہو لولی آگئی
صیا	دلکی جو نفوس تو فوت ہل کر گئی	سینہ کا ہی سرور ضیا چشم تر کی

حرف الطاء

مذکر

طاس	فلک کو بناؤ نکات تحت طلا	دوہر کو طاس حمام کا
طاق	چشم ساقی جام عینی ہر بنا شراب	سیکری کا طاق گویا طاق ابرو گویا
طالع	چونکا نہ صورت آہ سے ہی بجا میں	ثابت ہوا کہ طالع خواہیدہ مرگنا
طاس	صنطا آہ شعلہ افروز جی بھگڑا	آسمان بنجا مرگنا طاس آتشبار کا
طائر	جو کہ طائر تر صد میں رہا ہوتا	ای شہ حسن وہ اور ہی جا ہوتا
طبق	ساتون طبق زمین کے درشت بل	دب کر ہیاڑ خاک کے دامن مل گئے
طرز	بنیم انجم میں فروغ اس قمر پانا	طرز اور آیا ہے تری چین آرا کی
طریق	اب قصہ میں تری باری کا	ہو لا طریقی سندر ای کا
ط	نظر آیا جو طعن میں مرادک درہ تر کا	اوشایا اوس قمر نے نکلا طعن کا

امم مستیل

الفاظ	نام
طلیق	کہ دنیا کو دینی کے لیے بکسے طلاق
طلب	آرزو و ساغر و کیل ساچی
طبع	بشر کو کئی ہی خواہ روز و نوبت کی
طمان	روقی ابھی جو خانہ دنیا و دین کی
	رانا اب مجھ میں حسین فراق
	کہ طلب سے جامِ جم کی کارِ قصور کی
	قد اپاؤں جو کچھ ہی سہل و سدا کی
	تسا میں ملا کہ نہ ملنا میں میرا

حرف الظار ضطغ

مذکر

ظرف	کوڑہ و اعطاء حالی اگر ہو کمال
ظلم	کیا ضغامت جو کلوگے شمعین
ظلم	ظلم ہی تو دیکھنا ہو کر دس
ظلم	دین سنگ ہی ہو مومن دین
ظلم	ہر خشک ترسین ہی رہا ظمیر
	نیری مسجد کے طرف حضور صلی
	چاندنی میں آکا ظل میں بن گیا
	نقطہ پر شیشہ ساجد خاکی
	کر بار عدم بن ہی کر کا
	دین ملک ہی نیری انکھ میں

حرف الظار ضطغ

مؤنث

ظفر	ظفر انکھ کے سر میں تھا یہ دل
	افوج میر میر و غازی ظمیر

حرف العین معقوف

مذکر

عائش	خط پنهان عارض شک پر زنگ	رات اب بر تنگی و غم خضر زنگ
نام	نیزه زاروشن مراد بران	کیا دیوار بخون بایں عالم چراغ
عبد	کاشان خدا که بضری کا خدا	گر عبد اقل حیدر صمد روز اکا
عبد	آفتی کناره کنش کنش کنش	مشکل ہے بحر فم سے ابدل عبرا
عبد	بغضائیں گیتی و فغان و کفر گری	غضب ہوا کہ غنا ببدانہ جو آکا
عجب	کل مقدم چلے نہ تم انکھیل کی	مردہ ترش کے قبر سے نکاح عجب
عجز	فوتنی سے نہ دست دیا بلند ہوا	دعا ہی سجد میں کی عجز یہ پسند ہوا
عدد	رہا ہوں اضطراب میں اور گرد	جنے میں حرا و عدد اضطراب کے
عذاب	بوسین کھلی کیا شریک حال	بدن کو چین طار و حکم عذاب
غدر	کرد غور نہ کتا بہ کھد و زار	مرو کریم کو عذر گنہ پسند ہوا
عش	گوناہ یان کہندہ قلم خور	بالم ملو و عش دور چیل کا
عس	راگ لانا فیض و ناز	جیسا ہر س و گز نہ سحر حق
عشق	حسن علی کو دیکھو ایسا اور	کریہ و قہر کچھ ہے گل آفتاب
عروج	عروج و غروب عالم بالا	سار و عروج عالم بالا

ط	مستقبل	ما
عوض	گیتی میں جو مجموعہ ہے ساری کائنات	ہم ظالموں کے عوض عفو میں کیا پیرا
عوض	گھوڑی و درشت کے اختر نہ گھنگار گرا	عوض اتنی کج بڑا جو پیرا ہو
عدل	حافظ اگر ہو عدل خباب امیر کا	نقد اس شخص کر تا حیر کا پیرا
عہد	تری ناز کی ہے جانا کہ بندہ تھا عہد	کہی تو تڑا بستی اگر استوار ہو عہد
عیب	کیوں نہ عیب زادگان طبع موافق طبع	یعنی والد کی ہر لاش کو کھو عیب
غیر	ہمارا حال تم ہی برق پر چلتے کیا ہو	ہمیشہ عیش کنید وہ شراب پر
غیر	نیار سگڑ کا ہوا ہے شناس	اب غبار آلودی ز کھلا

حرف العین معص

موقوف

عقل	وہ عاقل و عاقلین جن کو	فہم کہتے ہیں عقل کہتے ہیں
عمر	نام تو وہ داس کا جتنی سن اہل	گوں خان تم کو عمر طوطی کا
عنا	وہ سوانہ جی کی بھان چھو جی	مر جا خن کر لٹ جی
عوض	یہ کی عرضاء خاقی عالم	برای خود عیدہ السلام
عبد	گرسے اس کا کہتے ہیں باپ کی تو	عبد وہاں آمد آمد پیر کا
عین	وہ عین و عینا پر فکرو پر	عینک لگا لگا کہ وہ تو

حرف الغین ضمت

موقوف

غرض	غل کی وہ غرض جتنی ہو سکے	رضت	کی طلب جتنی ہو سکے
غزل	باغ ہو یا بہر اوئی ہو گستاخی	گاکوئی	تازہ غزل اچھے سراغ
غیل	دریا کے لطافت		

حرف الفاء بعض

موقوف

فوز	قسم خدا کی بڑا بانی فدا و شوق	اسکی	ذات سے اکثر فزود ہوتا
فخر	کیا عجب سر جو کہ کوئی قدم پایا	فخر کرنے	سین فخری چہن سیک
فوز	بہاؤ فزیر کیا سب سے سرور	ظاہر	سین فخری نہ غیر خیر کا
فزع	یامین کو زلزلہ سے نہ اکدم فراموش	باجو	کل سے شہر قلاک و جامع
فراق	کیرن اچھا ہی تجھے ناسخ فراق کا	ایکدن	مارا فراق سے ویران
فوس	گناہگارین محراب تنہ کے ساحل	جہکا	یا سرتوا از قوس کا
فوط	ناتہ قاتل کے گریبان پہ بیج کیا	اور	فوط شوق ہی یانین خم فاد
فوق	درانا تاد امان علم سرور	ہر	تاتما سما فوق فکر جوی
فوق	بہر عا آپ کا بلا و شوق	سرا	جہن اللہ سے فوق و شوق

سین فخری

الف	تمثیل	نام
فوق	ہزاروں داغ مروی آفتاب سے	نہ فوق غلنتنا تو ذرا نہیں آیا
فرہا	جتنے ہیں داغ جھون میں سناں	کھڑا ہمیں ان کو کہیں سے
فروغ	داغ سوز ان فروغ کے زبیاں	تھر روشن چراغ و سوسلیک
فریب	حقیقت چاہ بابل کی ذرا کرادار	فرشتوں پر فرشتہ چلی آواز
فد	غم کتا ہے چو شخون محکوب	ثابت ہوا دیہ سا غدا کے
فون	نیچہ ستر تک پہنچا ستر سونے لگا	دیکھ اوقاقل فسان دوران چرخ
فون	دیو آتری لون تو ہزاروں میں	شیشے میں جسے محکوب آواز
فضل	کرنی کی شکوہ رہتا نہیں شہر	شال حال ان کی فضل خدا
فعل	رہنے کے لئے قرار ہو بے فکر	قول سے فعل خدا ایک سا
فقد	جو کرنا خدا میں گویا	باتے فضل ان نفس ناطقہ کا
فقر	کیا اختیار نہ تھا اختیار	بھٹن محکوب اللہ کی اضطراب
فک	رتبہ بڑا ہے اس کے قصہ بلند کا	جیک کہ فک کلاہ سرا ہو گیا
فن	مستعد ہو کہ ہوا غنیمت کے گم	فلسفہ سوزی کہتے میں فن
فوق	اونکو بے سہرا آگ سے بچو کیا	اوشیران کو یہ فوق دیا
فولہ	سختی جو باپ دل میں جو درد	دومی تار ہی آہ سے فولاد میں
فہم	ان درندہ فہم اگر سونا	ان کا خرد دل شہر سونا
مفہم	مفہم نہ ان رکب غیر یہ حق	اک سے خبر نہ ہمیں اک سے مدد

فوق غلنتنا تو ذرا نہیں آیا
کھڑا ہمیں ان کو کہیں سے
تھر روشن چراغ و سوسلیک
فرشتوں پر فرشتہ چلی آواز
ثابت ہوا دیہ سا غدا کے
دیکھ اوقاقل فسان دوران چرخ
شیشے میں جسے محکوب آواز
شال حال ان کی فضل خدا
قول سے فعل خدا ایک سا
باتے فضل ان نفس ناطقہ کا
بھٹن محکوب اللہ کی اضطراب
جیک کہ فک کلاہ سرا ہو گیا
فلسفہ سوزی کہتے میں فن
اوشیران کو یہ فوق دیا
دومی تار ہی آہ سے فولاد میں
ان کا خرد دل شہر سونا
اک سے خبر نہ ہمیں اک سے مدد

الفاظ	معنی	نام
قالو	حجت میں دل دہنی پابو نہیں کیا	سینہ شیر سوتا ہی رہا ہو نہیں سکا بحر
قالب	نبی آدم میں باقی ابد الکی بادیاری	راہی مدتوں تک آگ لگیں آگیم رشک
قتل	فضل اوسکو ہی منظور نہ نشہ گلو کا	پیا سا یہ وہ فرزند مجھ کے لو کا میرا
قسط	گئی یہ اور قسط گئی دن سے آکا	منہ تمہا گیا ہی مگر آفتاب کا میرا
قد	کیا اسی دن سن ہنسن میں ہوئے نام	بازہ پر آنے دو قد شمشیر ہوا بحر
قدح	ہو تو نہیں کیا ہنسن سا غر شرب کا	دست مسیح میں قدح آفتاب کا اشن
قدم	ہم اوس کو چین کیجیے جھگڑ گئے	قدم ہر جگہ پر پہنچتا ہنسن ہے بحر
قدم	راہ سو سال کی دو کام میں ہوئے	توسن عمر میں تو تاجو قدم ہوئے ابر
قرار	یہ اتحاد سے ٹہرا ہی ایدل بیتا	تھے قرار اگر آیا مجھے قرار آیا رشک
قرآن	لگا دھاتیں نہیں سنگ توفیق کا	کہ ہر وہ کہ انکا قرآن بھائی ہے
قرآن	ہو جیو سبھی گرو مسلمان میر	ایک میں دست صنم ایک میں آہ دیزیر
قرب	بٹیوں کا قرب چاہتی نہیں خیر کا	صبا کی پانٹی ہو سر نہا کنیز کا میرا
قرص	کر دیا ایک جو قرص ہر دو ٹکڑے	ہو گیا ایک سے جبریل کا پر دو ٹکڑے ناخ
قرص	کاوش کا دل کہی تھا صفا کہ ہوئے	ناخن پہ فرس اس گرو نیم باز کا غائب
قرص	وطن آج اردن پہ یہ ترقی کیوں ہانکا	کیا زانی میں ہی رسم مہانی کا میرا
قرص	نصا کہ تھرا رہی کہ جو تاراج کیا ہے	کچھ کہ یہ قصاص اجداد بد لیا دیر
قرص	وہ عین ہنسن میں ہوئے ہنسن	قصداً و حقاً کہ ہنسنے سے ہنسنے کا

الفاظ	مثیل	نام
قصر	کچھ سمجھ کر ناتوانی نے دیا ختم ہے	قصر میرا بنا تھا جب میرا
قصو	مشتوق خود نما پر کیا کیا ہیں	عاشق کیا کیا تھا ایسا قصو
قط	تیری راضی کا نسخہ طبیعت نے جو لکھا	قلم کو ایسا دیا او قطرہ لکھا
قعر	میری نالوں ہو اور یا یہ خشک	قعر دریا ہی جزیرہ ہو گیا
قصر	ریخ توڑا ہی بہت نازینو نے	ہی میری گواہی سننے قفس کا
قفل	حسبان جان کہ جس کی دست	ایسا بوسہ عجب قفل قفس کا
قل	وصل کے ایام میں شو قفل ہو گیا	اب تو ساقی کی جدائی میں قفل
قفل	اوہ زنجیری کہاں اور جینا کیا	میں کہاں جاؤں کہاں قفل بنا کیا
قمر	قمری کسا تر لگے محاق میں آیا	کہ آفتاب ہی تو احرار میں آیا
قند	دوست لکے جو لکے بات نہ لکے	قند عاشق کے لئے سو آوارہ
قول	کہو ایسا تاں نہ دھوکا بل فرماؤ	قول سب کا زندہ باد ایسا
قمر	ایک لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ	ہم کو دوزخ زیادہ جہنم دیر ہوا
قلم	سینے کے اوڑھن جو اس آؤ	قلمی یقین فیا س آؤ
قلم	تغین وہ ہوا زشی وہ قلم نظر آیا	ساحل پیمذر کا قلم نظر آیا
قیام	کبھی کبھی نہ کہنی شل آفتاب میں	نہیں ہی ایک جگہ پر قیام نہ
قلب	خفق جگہ تھا اچھا تیرا جگہ	آئینہ سب کے ہر قلب مگر میرا
قلم	ابن صدر سہ جازہ سا ایک لکھ لکھ	سینوں جگہ کا قلم تو دلو قلم

حرف القاف

موسیقی

قبر	دفن محبوب جان میں ناسخ	قبرین ہم چوم لیا کرتے ہیں	ناسخ
قدر	شراب سے شیشے کی بالادیر	پرسکی کانٹیں گویا مٹی ارغی	بحر
قسم	دست آرزوی و کساد کبھی حال	ادبت تھو قلم و قلم و قلم و قلم	ناسخ
قسم	دست قہر میں یادہ میں انکی	انے خالی نہیں جگہ کوئی	۔
قندیل	تل چمکا ہے عجب چراغ اب روکتے	ہو گئی قندیل روشن کعبہ اسلام کی	ابر
قسم	جست شنی مہر نور بھلی رنگین	قوم مہلاستہ قلم و قلم و قلم	سیر

لیا سہ کی " دہرے لطافت

یراٹ

لیا سہ کی

نات

۔

شید	میرزا و رازدہر میں شیش عشق	کیا قید فیض عام میں خاص عام کی	برن
-----	----------------------------	--------------------------------	-----

حرف الکاف

موسیقی

کابل	ہجران میں غم سے کم فوج	دیدہ سیارہ و ثابت میں کامل	ناسخ
کار	شب چراگتا جان و زینت و وصل	مجھے یہ کار شکل ہے کا آسان	ش
کاغذ	میرزا میں بادی عجب کی	کاغذ بادی کاغذ بادی کاغذ	سیر

انعام	تمثیل	نام
کاروان	جس جگہ حسن فوراً قدر پیدا ہوا	چاہ میں یوسف گراؤ کاروان پیدا ہوا
کال	سیر قاتل کے دور میں ایسے برف	عاشق کا ہمیشہ کال رہا برف
کالبد	سلفہ شل گل ہر گلین دانے میں	بنامی کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا
کام	تھید ہوئی ہوا غار میں زلیست	کام نکلا آجیون جلا ہوا کام
کان	ہماری انجمن ندید ہی نہیں جہاں کی	جو کان میں ہو وہ وہاں کی
کباب	ادہ انگور کو سمجھا خدا کی میں	ہر ساقی میں کیا کیا ہوا کباب
کتن	عشق اگر چاند کی صورت عیاں ہو جاتا	جلوہ ماہ کیوں نہایت ہو جاتا آباد
کدو	ساکے شل سب سے میں شل دل	مہار محمد بنو نے کیا کدو آیا اور میر
کرم	بزم خود و مناقب نہیں کچھ کام و روز	مجھ پر کم آر شک مقرر ہو خدا کا رشک
کسر	آفت کی حال ڈھل ہی کس بل کا تھا	سند دیکھ لو بہ رنگ بن کی صف
کون	کون ہو رہا ہے لہو کے بڑا کشت و خون	ڈپٹے تھے وہ پر کہ علم سرگون کا
کشور	چپے زلف میں جو گو سر گوش	کشور نام بچراغ ہوا برق
گمار	خون ہا او سے مانگے تو کہے	کوڑی رکھتا نہیں گمارا گویا
کف	اسکے پانی میں کف مار رہا گویا	مار رہا ہے یا ملک الملوٹے منہ کو لا
کفر	زیت اسلام از اید سانی کی ہے	جانہ کعبہ ہوا جب کفر اپنا بڑا برق
کفن	مرگ کے بعد ہی عریانی قسمت نہ گئی	دفن کو دفن عزیز و فکوفن ہوا برق
کلام	لے لیا مول کیا کلام کیا	کہنے کا حسب ہے غلام کیا

کلف	سال سوز غدا لیکن حسینی	جگر سے کب کلفاہ دور ہو پتا	برق
کمال	شعر کہتا ہوں فقید دوستوں کے کہتے	ستھو نہیں ارشک کمالی میں	شک
کمر بند	آرتا تین اطہر میں سول عربی	زیب کمر راک کمر بند علی کا	پیرا
کلس	سید انور میں ہوتا تھا خوب کاکا	منا تھا کلس خصہ شاہ شہدا کا	رہ
کمل	ایکے بار یوں تیر کرنا ہو گو بار	خاک کا بستر کمل سایہ دیوار کا	منہ
کندر	تہ طوڑ تھا اجم غصہ تو	کندر ایک ایک سرسم طلبی	سحر
کنج	گور میں ہی خوش غم دل نہ کلاؤ	آپ ہی میں ہم نہیں کنج تنہا لی	میں
کندن	رنگ حسا کا شعلہ جو ہر جا	آتش حسن میں کندن سا چکا	اہل
کون	ہو گیا وہ سہر جس میں نصیر	جس میں کو اوجھانکا ماہ کنجاں	منہ
کنول	فرط کر سے دل رو گیا عاشق کا	لوگ کنول کے بانی میں کنول نہیں	رنگ
کنول	جب مجھ گیا فلک کنول آفتاب	بہا باس میں شے حجاب کا	پیرا
کوشر	موجزن آب گہرا تو کیا نہیں	شکل دریا کو شرف و وس اعلا	برق
کوس	گر می سے کہیت خشک جنگل اجاڑ	ایک ایک کوس ہاں جل میں ہاڑ	پیرا
کوچ	بس دلا پہلے ہی کوچ سخن کر دے	کوچ آخر تو شوہر خوشان ہو کا	وزیر
کوکب	بلو میں سا جودہ ماہ تنہا	تہا دغ سفید اپنی آنکھوں میں کوکب	آتش
کہان	کہان کہیں جگہ تری مرد و کو نہیں	براکھٹ و اوسیر کہان کی	میں
کہرام	کہرام کہیں ہوا نرم غم کا	کیا کیا مری کلام یہ گرام	رہ
کمر	کمر ہوا پیر ہند نصیر میں	سنا جو آفتاب شمر کو کمری	ایک

کدام	اکثر شاعر یہ ہوا بزمِ غم کا سنگ	کیا کیا مری کلام پہ کھرام ہو چکا	رند
کبج	اوسے ہم ہنس دے ہر دہکا نہ پایا	اگر پایا تو ہوج اپنا نہ پایا	دوق

حرف الکاف

موت

کازار	یہ کیکے رامو ار کے اوپر ہوا سوار	پیر جا کے فرج ظلم سے کی غم کا تار	دیر
کتاب	مکتب سے ہی نکل کے جہالت کی کھنگو	کیا آپ آشتی کی کتاب میں بیوی	کوک
کرک	بجلی کی طرح فوج میں غوغا کی جگہ	جلوں کی کشاکش تو کھانڈی ہو چکی	کھنڈ
کسر	اے شاعر دہماری نہیں کشتی	دراصل کی فضیحتی اپنی زبان کی	اخر
کل	تمہیں خوش غلاف کا ایک گل	فردا و خیر کو ہی نہ لے آئے گا کھنڈ	دیر
کل	کل مڑ گئی اوسے اوپر راہوں کی	میرتی دکھائی بجکے اوسے ہر دور کی	کھنڈ
کلید	ہی جاننی صبا کف نیکو سرشت کی	دش انگلیاں کلید ہیں آہوں کی	برابر
کلید	کہے گا میں کلیدیں کر رہی نہیں	بن میں ہری ادوب جری ہی	کھنڈ
کرن	چکی چک رہی زیادہ روں سے	پاؤش بن لگا دو کرن آفتاب کی	راج
کرن	نیری اتر دھندہ ہی کہاں ناواں	جھک گئی ہی کہنے ہوئے گھر کی	کھنڈ
کوک	وان شمع آفتاب شمع خیم کی	لوگ اوہنگی نکرسیاں کی کھنڈ	کھنڈ
کند	حسرت ہی رہ گئی تری با صبا کی	کونہ ہی کند ہمار خیال کی	کھنڈ
کھان	ناکور ہی گرنہ کوئی اور دھن	بہنہ بہنہ کوئی تیر یاد کی	کھنڈ

الفاظ	مثیل	نام
کو	روکش خلد برین کو و بر روی	کبچلی مویات تک کی صاحب گویا
کوشل	نخل قاصد عجیب برو خدا رچے	کونپلین من شجر طوطی بلوار مکی
کچال	دریلے لطافت	پریش
کڑ	"	"
کوت	اندازہ +	"
کفشی	"	"
ککیر	"	"
کشک	"	"
کوج	انگیزی چابی	"
کیرل	"	"
کیرلین	"	"
کیر	"	"
کمال	آتش افزونی کیا کرتا و مبارک	ہے شکم عمار کا یا کمال خدا کی
کھیل	کھیلین تباہے او کو کونے مٹا	جاکھا
کین	مری توخت میں نہ لا غیر کو	کمان ستم پیشہ کین بھکی امون
کیل	کلیکیر نام درین مت و آب کیر	مین ہر تیرا و عظام تو زبان شکر کی نظر

حرف الگاف فارسی

نکر

گل	نچہ بہرین رہ متاب	گل	بہرین خواہ بن جو گل
گل	لاشونکو عاشقونی نداو تہو الی یاد	گل	بسنے کا پیر یہ گاؤں میں آج
گل	کھل کے جسم کرتے میں استخوان	گل	کبھی کبھی جو ہما کا گدار ہو
گل	گدڑ کرتے ہیں سر روز گلشت میں کوئی	گل	جیتے جی فردوس میں یا گدڑ ہو
گل	پہنہاں بیچ میں لایا اوس کا	گل	گریبان بن گیا گرواہ یا نظر کا
گل	گردان آدمی کیا جانے کھلم کھلم	گل	خط کبوتر لیکیا گردان پورا گیا
گل	سیکشی میں فلطون میں ہم	گل	خیم بنا جو گرد باد اوٹا ہادی
گل	پوشاک میں سرزدان میں	گل	نکاح نو کا ہی گریبان برانہ
گل	زنج قماش غرور نیلی کا	گل	یہ شہت حوت میں نہانی کنگیا
گل	یہ بری دفعی گسویں زنج خال	گل	پیرا جو سانپ سپاہ سے گز رہا
گل	کبھی جو سپر جن کو وہ نیسوار	گل	گل جاوہ یہ سمجھی گل سوار
گل	قدامت ہو گئی محفلین حب داہ	گل	گل خورشید محشر گل ہوا شمع
گل	گل رخ کا نظارہ ہوا	گل	گل مری چشم عاقبت میں
گل	عشق نے ہو کر کہا یا آج	گل	آگ سے پید ہمارا تہ کا گل ہو گیا
گل	چوڑا گلزار سے دور اور پیر	گل	ہادی صبا دھماکے سے گل گل

نام	مثیل	الفاظ
کہی گلاب ہی بجو حرام شیشی کا ناسخ	ہوئی شیشی سے نفرت فراقی	گلاب
یوں گلاس نے بھر پریا تھانے کے	جلستہ شیشی کا بہلا تھی کیا تھاکس	گلاس
باولہ چرخ کا سو کا ورق تو تاتا برق	باغبین نور گلال اور کے شفق تو تاتا	گلال
کوئی کلبرگ ہی تو نڈ بازو نہ ہونے لگتا	نیرات شاخ گلین کہاں اس سے گل لگتا	گلبرگ
خار طاس کے لئے گلداسی صیاد کا برق	ناک ویکسین ہم تماشا گلشن اجاڑا	گلداس
ای گلو قابل گلشتی گلشن اپنا وزیر	واغ دل کل ہی میرانی اس بل	گلشن
یار کا گلگون نسیم صبح چالاک تھا آتش	ہوئی گل کی طرح گرد راہ دکھلائی یہ	گلگون
فوج بے پنج گلو طاس مضمون آباد	کاشت تیرا برز و باجر کہی لکھی لکھی	گلو
گمان تخیل تاوت برخند سلیمان کا ناسخ	و یا میر خیار کو جو دانا لکھی لکھی	گمان
سیہ زلف آتا ہی یہ گنبد زرد کا ناسخ	گنبد بنا او میر تاجان میر قیاسی لکھی لکھی	گنبد
اس میں ہی مہین گنج سخن ملگا اسیر	گنج اکے سخنوں رو سچیں ملگا	گنج
گوش گل فریاد بلبلی کی کہ بونے لگا رند	اوش آہ عاشق کان میں او نہیں کرتے اثر	گوش
غرق دریا ہوا غواص قوس کو سر پایا اسیر	بے مشقت نہیں تھی کہی لکھی لکھی	غرق
گو کہر والی کا کہنے سے وہاں تر	جگے او کو لگا اسبہ زخم	گو کہر
یہ کہر عرش بریں کا گوشوارا ہو گیا برق	الہین ای برق اور جس کے دند لکھی لکھی	کہر
احسان خدا کا کہ نہ لگہری خدا کا رنگ	المنہ قد کہ حق میں میں یہ پیر	کہر
کیا جانیں اس مریض کا گھر مار کیا جرات	اگر بے اوچ میں جو گرا تا تو بول لکھی	کہر

ادھار	تمتہیل	نما
کہن	چاند سا رخ سے تزلزل ہو رہا	کبھی کبھی ہمدی بند مہین پر
کہن	پہلوان مہین کے تہارا لوتا	ماتہ لوار کا سر تا سر کہ گہن بڑا
کہن	کناری کے جوڑے چکے ہو	وہ ماون سے گھنڈر چکے ہو
کہن	کھجماہی جذب عشق تو نکام رہی	سار گھنڈ آسے ارجان نکل کے رند
کہن	مار گئے اتنے کہ بھولا شونک ہو	گھمسان بڑا عشق کے سیدائش ہو
گو	عمر آنا ختم شدہ پتھر پتھر	یہ وہ گوی جو کہی قابل جو گانہ
گیو	دی جو تیر پیر پیر پار دو گریو	سہی سار اچھ کا گریو بارام

حرف الکاف

موش

گام حلوں فرخ اہل ستم کا پیٹ لگی	ضرب گران گادڑ میں دھکی گئی
گرد چہرہ خورشید کا غارہ بنایا	لرد اوڑی ایاہ جب بیری کی گائی
گردن گردن کنی اسٹ فانی کی مری	شیشے کا باہم سونے دوڑی گئی
گردن خیرین نارین پہ موی تھی چوڑی	اکثر جنوں سے جبکہ شرارتی کی
گردن بوسے انگورو کے کباب گسیا ہن	ساقیا ایسی گردن پر جام بر ملتی
گردن اقدار ہوے مانند ابر گوہر	لب مچھو غناستہ کی کفار
گردن برکت اسٹ کی مجھے لفتہ دینا	وہ ہی گنج علم خد اکا عاید
گردن گردن کے اصحاب میں ہی لگی	مجھے شائستہ انگورو بن کر

مستطیل

نام	الفاظ	معانی
باران غم سے ہر گل دم خسر گیا	گل	غافل نہ مثل برق چمک کر
کلم خست سید یہی سودا بود	کلم	نیرودہ چری کچھ خوب ہے
گور بی ملتی نہیں دنیا میں کنگاؤں کا	گور	سچے دشمن عمار کی تو ہر گور
ہنس ساقی نہ ہے اب کر لگائی کلا	ہنس	جام و دنیا و موی سے بوجھ کر
جواد گری گھاس مردم گیا ہوجا	جواد	یاد دہان واقف ہیں و غیر غریب

حرف اللام کلین

نام	الفاظ	معانی
بچہ صبر سے گردن طمانی مارا	لا	لاف سن اس سے جو ہنسی کا مارا
اپنے بندوں کو خدا دینا لالچ	لالچ	حسن بھی کیا چیز زائد ذرا
ہفت دن بند ہی لام اوں کا	لام	چراغی ہو خلا بر باطن
نعام پیدا غائب لا مکان	لا	نری عشق کو بردا نڈ بکھری
کبھی بیچا نہ میں گویا ب غرور	اب	مذمتی کا ہو کیا عاش کی
جامہ تن گھٹ گیا ایر اکہ نہا	با	سہم کیا یان بیاس چشم
سوت کھن نظر آئے ہیں	کھن	سکے کرنا ہی تدبیرہ ادای
نیرے آنکھوں سے یہ لٹا گیا	کھن	کیوں نہ آنکھیں ملائے

سوت

الف	مثیل	نام
لیم	دریا سے لطافت	پریش
	حرف المیم	
	مذکر	
مال	قطرہ دریا میں جو کجا تو دریا کا	کام آچکا وہ جکا کہ مال آچکا
تام	کیا کہیں مرگ اجا میں ہو کو غم ہوا	گر مود دشمن کوئی او کا بھی ہم
مار	شعبہ قینین غائب ہو نار کیا آیا	شعبہ یمنون تو سیار نظر آتا
ماوی	اورانی الضمیر لوگوں کا	جان لیتے ہیں لطف شینوا
مال	مسکو کہ نہیں یوز داغ جگر ایو	عاشق کے خرابے میں مال اوی
متوقع	اوس گل پہ ہو گئی کسو تر بر عین	قاصد نکر بھی نکر متوقع جواب کا
مثیل	عالی السہم ہیں تہا وہ بکتا	اوس عصیرین تہا نہ مثل اوس کا
شلت	سماء شکر گد کا تہا شاید کوئی شاخ	کیا خوب کیا تو ظم شلت سے دریا
میدود	دور سے جھک جوتے ہوئی دیکھا ناخ	مالک شت خون کدہ بند کیا
مجمع	جوش جہش کیا کیو طاجنیش نہیں	مجمع خوبان تر آنے سے بخاں ہوا
محک	لفاف اوس نہاں کیا جو شکر خفا کی	محک ہے اور کا شنگ آسانہ سیک
محبوب	چمن میں کوئی گل تر جوشاخ دیکھا	تو محک یاد دہ محبوب سیوار سہا
محل	محل میں جو رو کو شب بحر میں کل نہیں	اور از آرو میں گردون کا محک

تمت

الفاظ	معنی
محل	بزرگ شمع ہم دل خودن بزم غام
محل	ستون قی اور نزل پریشاں
محل	داوی و حشمت بن کبیر شل بن کبیر
محل	اقام محبت کا یہ حال اور طرح کا
محب	کیا بعد ظاہری اور باطنی
محضر	بدلا کیا جواب کا دیگا تو قابل
محیط	یہ جوی آب ہی بزرگ آباد کمال
محرّم	اک سال میں دس دن ہی غم
محل	تم جو آئی طالب خوابیدہ جاگ
مدار	ادگار گدین مرگ سو دیرانی تار
مذکور	خجی گدہ ہی دلیبر لہر رہا
مذہب	واعظا حجب و شہب تراجم مذہب
مزمع	رہ گمنا و انبیا ان کچھ وقت
مضجع	کر گیا صورت طلاس قفس خستہ
مربط	جسم کو حبش سنن جوتی ہی بزم
مرض	عم محب کے آنکھ کو لہو لولہ
مرکز	حاک اور زانامیری و حشاکا اگر
نام	زبان کہی نہ کیکن نہ کیکن
	جستہ چڑھ چکا تو محل می اور کمال
	ایک بلی کیا بیان کس کی محفل
	سیل اور طرح کا یہ حال اور طرح کا
	حاضرین ہنہ با سر جمہا دور دور کا
	اگر خون کا مٹی محض سنہا
	محیط خون نری شمشیر ہوا
	رہ شہرے حسین کہ نہ نہ
	شوی تم تم کبھی کا محفل و ہوا
	دار اب ہو نہ پر گھاس ہو نہ کمال
	مذکور کہ کرون میں سکے نہ تراجم
	عیک شرب شرابا بنا شہر گدا
	کوئی ہم سنن خصل اس نہ نہ
	جو خزع او کی گز کے لے کے
	پاؤں سے راکب جلد ہی بزم
	آج ان بنیو نکو ہی مرض سل
	ایک ذرہ ہی سنن رنجی کامر

تمشیل

نہایت آسمانی نور شریعت	چہر شہرین ادکام و درجہ
پوشاک شریفی جس سے برونے	میخ نیری آگے ایو جوان نہ تراش
کس کس کی کئی کئی کس	رکتا ہون میں بل میں مرقع خیال
لانی نادانی سے بولک صبا و صبح	کبا فراج کاکل شبنم برہم گویا
میں کی عجب طلا اگر اکیس ہوا	کم ہے جو کچھ کہ تھا تاثیر سے ہوا
رنگین میں موسیٰ کر دل کو	کب میر مجھے مساس ہوا
اے کھان ابو و بھی دریاغ سے	کشتی تن میں لگا مستول اپنی تیر کا برق
سرگین آند کی طرف میں صبح	مستزاد ار لگا دنی میں دنیا کا
مرا زینہ ہی سرق آفتاب غرا	طلوع صبح بختر خاک تیر سر سبز گان
دین کو مگر میں چاہوں غنی لاف	شک کو مرد میں مہر کنین شان
سوی غدار ہمارہ جسے حور سے	مستاق ہوش ملک بوی مار کا برق
کاتب قدرت کا بخود یہ جس سے	مصرعہ ابرو دہم ادس دو بار بچو
خلق نے قرآن دیکھا جب ہوا	بچے دیکھا صبح خسار انوار کا
مصدق فعل محکم فی دکان	حکمت نہ اب پاکیزان نبی پیار
جو مصالح ہوانے پائے	فانی جو سمجھ سنانے میں
عوض مصلح کہ کہی ہو اس کے	نہ تاملے خوش شد مصلحی دریا
میری انسا لہی صند نہ کیے اس سے	تازہ مخزن سنا آواز کا لہر

منہیل

الفاظ	منہیل	نام
نہال	کتاب میں ہر خط کیا آہ کا ہوا	رہنما
مستعار	اس کا ایک مکان قریب صلیح کا منظر	اندیشہ
مشق	کسی نر لطف ہمدنی پتھر یاں ملا	مشق
علم	کیوں نہ اعجاز ہوا سفاقت میں	وقت
سفر	نشان علی حیرہ انور جہ جہ	کافی
سفر	سفر پر تھے تاکر تھے وہ کو سکو	رفتہ
مقام	باؤں جو رہا ہے کھانا شہر کا	یہ
مقام	کوچ و بی کر چلے تھے ہم	بار
مقدار	برقی نور شب بھر کی تاریکی	دہلی
مقدار	اہل و بیاض تھے سب کو سنا	مکہ
مکان	ہر ایک پر تھی سب کو سنا	دکان
کتوب	بعد مدت کی خبریں تاجوریا	جس
کتوب	جو مائیں تربیت سے اور ہوش	باعث
مکہ	اہل دین کی خدمت ترک دنیا	مکہ
مکہ	عین پلوان شوق وہ ہوش کی	مکہ
ملک	دل ہمارا تھا حسد و عداوت	ملک
ملال	اتنا تڑپا ہوا ہے نہ باری اثر	ملال

الفاظ	تمثیل	نام
طوس	ملہوں تھا جو اوس قد کو نہایا	دیر
ملک	بہنچنے فردوس سے بنی نامہ سم اوس کو	ناخ
ملاپ	غیر سے ملکر کیا ساتھ الگ کا کلا	ظفر
منبر	فلک انا کو سمجھنا کہ برا جی حیدر	ناخ
منفذ	وہ لاغری میں تہہ و بیمار دوا ہو	رنگ
منعم	کم نہیں منعم نافع ہی مزدوروں کے	
من	دلف و ان افعی ہر مان داغ جگر ہر	
منجن	تیز دندان طہر رہی میں چشم بار بار	ایر
منتر	کیا باتہ میں اوس فحی گیدو کو گانا	
سکل	کرایا اپنی پاس ماہ دہشتہ شہر سے	صا
منصب	محمد فیض تربت شاہ کی	ملاپ
منفع	کوئی کتنا ہی دیکھو مٹلی ہی نفس ہل	مین
منقت	منقت کہ حیدر کرار کا	
موقلم	کھینچا ہی جو سرخ را با بالی انشہ	ناخ
موقع	ہون میں مونس کے بکریں انکس کو	ایر
سو	ہا کے شیر سلا ہی طفل ملو دایہ	دیر
سوم	شب ہوا مل گئی جو اوسکی زلف غیر	ناخ
	سایہ کوئے چشم جہان سر نہایا	
	جو ملک ہو گا وہ مزہ نامہ ہر موج کا ناخ	
	اور جسے کرتے ہونم دیکھ سو چکلا ظفر	
	سات زینوں کا کیا حق نے نہیں ہوا ناخ	
	تھانے بجھو متقد ستر بنا کیے رنگ	
	گھر کے اور کے رہنے کو نہا جانے	
	حسن سانپ اوس نے من جگہ دیا اثر	
	چاہے منجن محو خاک ستر بادام کا ایر	
	افسوں نہیں آنا مجھ منتر نہیں ناخ	
	ایجنوں دن پتر جھل میں منگل ہو گا صا	
	منصب ہر وہ و محو رکلا ملاپ	
	ولیکن بیشتر سے گر کوئی منفع مین	
	ہوتا خوان قدوہ انبرا کا منفع	
	شمع روشن نیکی ہی موقلم نہا ناخ	
	ہیں سرا و قرضی موقع نہیں نہا ایر	
	ویل خواب اہل ہی معید ہوا دیر	
	دہن موم شمع سارا غبر ہوا ناخ	

الفاظ	مثیل	نام
میر	جو کہ ادنیٰ میں خوشامد وہ آہوڑا	سورجیل افسر بہ ہوتا دم طاووس کا
مولد	آج مولد ہے جناب احمد مختار کا	خار زارد ہر سن عالم ہوا گلزار کا
مواد	بابر آتا مواد نہان کا	ہوتا مانع سرور ان کا
مربا	شک و گلاب سے کیا آریگا شمشیر کو	غش میں کوئی سونگھا دم ہوا دھوڑا
مور	ہیں ہاؤنٹ شوخیان نگہ خوار کا	سور آیا پاؤں کے نیچی تو گلزار کا
موسم	کسا بایگا زما دیہ رند و کھا تقدس	موسم تو قریب آئے دہ تو ہنسی گما
سول	دل بچتے ہیں عاشق تباہی سے	قیمت وہی جو مول ہی مال خرید کا
میر	اندری ترقی حسن رخ نگار	ہر فلک گاہ سے میری دھڑک گیا
مہتاب	شب کو جو برفاقیت گلہام ہو گیا	مہتاب آفتاب لب بام ہو گیا
میدان	یاد آیا میکہ میدان خراج با تیا	یاس میں امیدی انکار میں فراق کا
میدان	تو سن شوق کا کیا حوصلہ گلکار	وقت خیر سے میدان قلم تھوڑا
میدان	ای وقت دل در پی وی طرف حل	دیکھا ہوا نجد کا میدان پرانا
میدان	بات ہی بات میں کہہ دوں گے کھانسی	قصیدہ خون کی طرح روز میدان
میدان	ہجر میں جکے جو غم ہوئی آواز	صحن گلزار ہے میدان صفا کا
میدان	سہ سے تصور مجھ کو دم ابرو خمد کا	دل نہیں گویا بغل میں میاں تھوڑا
میشل	دل ہمارا اس قدر سوز نہیں طلب ہے	شمع سے بھاگے جو دھوین میل ہو
میشل	زنگ و بومیں گل سے وہ گلزار کا	میشل تن بر لالہ صندل کا برادر گیارہ

بہارِ گلزار

نام	مثیل	الفاظ
سفر	کھیتے سفر جبکہ وہ ادا کا سفر تھا	سفر
مرد	گو قبر سے زہر اکا پر مل کے گباتا	مرد
حرف المیم		
موث		
مار	عشق ابرو نے مجھے دلا دیا نرغہ	مار
مال	چرخ کی ۱۲ دریا سے لطافت	مال
مانگ	ماگ چرایا کی کہی ہوئیوں پہ نہری	مانگ
سیارہ	دریا سے لطافت	سیارہ
شاع	جان فاکری آتی ہے ظالم تیری غمر کو	شاع
سال	ان سالوں سے یہ کام اعلیٰ	سال
مثل	مانند ۱۲ دریا سے لطافت	مثل
مجال	بایں اقرا کا جمال فراتنی	مجال
محفل	ستارہ چشم میں دل نکلیا	محفل
دریا سے لطافت		
گل و شاخ بر عمل ہو گیا		
کسی دن جو رندونکی محفل ہوئی		

تمثیل

لفاظ	تمثیل	لام
حرب	صحت سوزش ل کی جو دعا کرتا	آگ لگ دہنی ہی محراب جلتی
مرد	لانیخ فلکے خاکین لیکر ملا دیا	اب چاہتی ہی محکو مدد پو تر اب کی
موج	ی برق یہ غزل لفظ عافانہ	سن موج مہر خرو دلا صفا کی
مرو	روسی اٹھنو حسنی کی لگی رہتی	طوطیان جسم جان مردک جو برق
مراد	دیکھ تو کس طرح خدانے دی	آدمی کو مراد ہی اوسکی
مرگ	مرگ عاشق آکھو منظور اسی بی	دوستی کا سیکو نہری ختمی حانی بولتا
مسجد	مسجد طاق اردو ضم جہم نظر آتا بھی	ایک مسجد میں دین راہ خدا نمبر ناخ
سند	سند کیاری گلین جان کی	سند گلفام کی نہیں ہے
مشل	مشل تو جو آؤ تو شب تار میں ناں	مشلین ناز شبگیر کی ہر تین
شک	شک جلدی شک شک کی سب کو نام	آقا مدد کو آتے اپنے غلام کی
مشرق	مشرق شاموری قیامت بھی	اوتری وہ تنہا خون کی ندی بھی
شکل	شکل بھیر پائی صبح ہے فوج م کی	آسان کرانی فضل ہے شکل غلام کی
شک	شک اوخار بڑا نہ ترا	شکین کس نہیں نہ تو بسل
تورم	تورم غرض خادہ داک صحرائی	اک نازہ گل یہ دشمن صحرائی
سائیں	دریاے لطافت	
سین	"	"
مکرو	"	"

الفاظ	تمثیل	امام
نکات	در بابے لطافت	برق
منشور		۴
منقار	رزق کل کے تصور میں موی پر رزق	اگر بیل کی قفس میں ہو گئی ہنقا رزق کی نالی
منزل	منزل اسبی و وصف کا رزق کی	رہ جائیو نہ تجا کو قسم ذوالنقا کی مراد
منزل	رقم کہ جو تعریف خسار کی	وہ قرآن کی ایک منزل موی برق
منیل	نہ جایا کرو نہ رند افق شہن	یہ منیل اکدن او تر جایگی رند
موج	وزیر اب بن مین حسی کروں لکڑی	بنیں زنجیر موجیں طوق ہو گرداں با وزیر
میرچہ	در بابے لطافت	میر
میر	کیا کم تنیں کہ ترہ کی صفین برقت	قائم جو فوج خط صنم ہو حال کی نالی
میر	لکین سیان ہی حریہ حکا	وہ خاتم ہے مہر خون تھری ریر
میر	سحابت کیا رو نگاہ عا	خزانہ میں وہ مہرین جس میں نہ خیر
میر	ابو برین نازہ ناقوس کا مطلب	عیش و عشرت کرنے کو مہرستان موی رند
مبار	در بابے لطافت	مبار
مختار		۵
مجلس	میں ببول محبت و یکہ کی دم	پڑ ہو عرض کتاب کے مجلس تراکی
مہک	وکی ہی ہو کھنسنے ایسی ساری جلاوس کی	کو کون تمک موائیں عطر سڑکی کا
مہم	اجل سے ہم غم کی سر ہو گئی	رہا م اپنی سحر ہو گئی برق

نام	تمشیل	الفاظ
پریش	دریا کے لطافت	سُوح
"	"	سُخ
برق	جادو راہ دوپٹے کو مٹی جاتی تھی	میز
پریش	تلی بیٹھنے کو چا، میزبان کی اسیر	میزبان
"	دریا کے لطافت	صفا
"	"	سید
پریش	پڑھو عرض کن کے مجلس اسباب کی	مجلس
"	"	"
حرف النون		
ناز	جس روز ہوا دور گمان بگ بگ	ناز
خان	عین بیجا غریزون کے کٹ لٹ لٹ کی	خان
ناقص	ناقصوں کا دھما اوسا کی زمین سرک گیا	ناقص
نام	بہل ہون کون جناب میر کا	نام
ناقص	گلیزہ وہ رشتگی انکو دیا	ناقص
نام	سوز غم فرقت نے سو کہا یا سحر سحر	نام
ناقص	ناموس بنی شام کے بازار میں آیا	ناقص
نال	مالک ہی بہ بدل سے خرچ بند کا	نال

الف	مثیل	نام
ناج	ناج ادسکا اگر یہ خوشنما	سنگت کا پلہا دجی تنکا تا
نجم	النجم کور میرا کیا کہ تیرے غرضین	نجم طالع ہی مرا مثل زحل مندو
نجم	یہ نقاب اکھن اوکار و اوپر	مست زرد و خشت کا پلہا دجی
نخل	یار کا نخل عداوت تار و رستہ لگا	بڑھ چلی دلی گره پیدا ثمر ہوئی وزیر
نخ	زوال حسن سو دای زلف کو گویا	برا خط آپ کو ترخ شکلا گنہا صبا
نزل	نزل بجا ہوا جانتا ہے	یہ بیمار اچھا ہوا چاہتا ہے رند
نقش	نقش عاشقی در پردہ تار و رستہ لگا	ستار ان جان پر یقین جو غنایا رنگ
نقش	نقش روی حرارت ہوش و بیداری	پانی ہو سے نشتر فضا دہو گیا برق
نقش	آہ ہوتی ہنسن بلند ای برق	فوج کام آچکی نشان گرا
نقش	خاک پر لوتے ہیں طائر گل میں	آشیانہ کسی گھٹے میں نشین کیا صبا
نصیب	نصیب میں یار کو لیکے خوشی تار	نصیب جاگت ہو جی حیرت کا
نطق	تیری گرا گم باتوں سے سمجھاؤ	نطق ہے گویا زبان سعد اور ان کا رند
نعل	فلک تو سر پر ہے کہ یکے ماہ و سہ ماہ	گرا تھا جو زمین پر نوٹ لکھ لکھا
نفس	حل گذر گاہ خیال می باغ و سی	گر نفس حادہ سر منزل تقویٰ غائب
نفع	موسیٰ صنعت کا راز بھانا	نفع بال دراز سچا مانگ
تفاق	مرد و عورت میں عداوت گرتا تھا	خلاق روح کا قلب اتفاق رند
نفس	اونٹنی سیغی صفت اس کے لکھ کر	یار کا نقش جالی ہی جلدی ہو گیا

الفاظ	تمثیل	نام
نیزنگ	دینگ دینگ نائیکے عجیب من	ایسے نیزنگ نائیکے عجیب من
نیلوفر	خال شکین تیشین ریرید اپوا	خستہ خورشید من ہی نیلوفر پیدا ہوا
نیل	کیا رعدن ترہ جسمی خستہ کو	وان شغل سر ایسی یان نیل دل کیا من
نقل	جن پریر جو خستہ من لڑتے نقل	کہ ہر مذکور دیوانہ کا اکثر نقل حاصل کیا
نارس	ناموس منی شام کے بازار من	حضرت شیر کا دربار من آیا پر
نزار	نہو کا حسن کا مجسا ہی شمشیر	نیاز اوس کیا پیدا نظر عجز مار من آواز

حرف النون کلمن مکہ

مونث

نار	نور انسا کو امرت جو حد گور	طو پر برق اجل نور ہو انانہی برق
ناف	دوس کا وجہ اوٹھ نہ سکنا نازکی	بل گیا برین تری ناف تل گئی اسر
ناک	بہنی بارے دعا گل زنتی کو	بجھائی سے مگر ناک نہیں کھتی ہے اس
نان	ناخو خان فلک مسکان	ہے امیکان دہر سحر ہی چلی ہو نا اسر
نار	نارنہ کمان تہی برا جانی کو	ایک فطری من ہا ہی نا طوفانی کو
نار	ہی تہی ترش کو طرف بہنجی کو	سیکڑ نا کو سبکی کی فی ہو جاگی رت
نار	نارنہ کمان تہی برا جانی کو	ایک فطری من ہا ہی نا طوفانی کو
نار	نارنہ کمان تہی برا جانی کو	ایک فطری من ہا ہی نا طوفانی کو

دراسے لطافت

آج کیا اسے جانی ہوئی دنیا کی

نفس بیمار ہے آتش کا کمی

الفاظ	تمثیل	نام
نشر	نظم کا اپنی طبع سے تعلق نہ گیا	نشر
نذر	ماہوں تصور میر کی تو از رنگ	نذر
نرد	چاہی جو زندگی تو نہو بار جدا	نرد
نرگس	ضعف کہتے ہیں ازل تیری بے نقص	نرگس
نردبان	و کھلائی سیر آئینہ کو بام مراد کی	نردبان
نزع	ایک مسجد ایک عید ایک مسجد ایک خلق	نزع
نسل	اس کم آزاری پر غریب سے ایسی	نسل
نہم	جن کو کون لال لال تیری گال ہو	نہم
نظر	میں نے دیکھا جو آوارہ راد ہے	نظر
نظم	جب تیرے میں کس تیری دانو	نظم
نصیر	یہ غافل ہیں بس کی شب بیاہی	نصیر
نقب	دریائے لطافت	نقب
نقد	یہ دنیا میں سے نہ رہی حال	نقد
نکک	کہ نقد محبت تو پائی علی کی	نکک
نکاح	دریائے لطافت	نکاح
نیش	دودھ کا پینے	نیش
	دریائے لطافت	
	نشر	
	نذر	
	نرد	
	نرگس	
	نردبان	
	نزع	
	نسل	
	نہم	
	نظر	
	نظم	
	نصیر	
	نقب	
	نقد	
	نکک	
	نکاح	
	نیش	

الف	تمنیل	لام
نماز	وہ زلف ہی گوری سنہ پرفت	ای بحر نماز پرہ کمن کی بحر
نمود	گور گوش صنم کی کب ہی کیا اثر	سبزہ خطائے جو گالو نہر نو آغا
نویز	دریائے لطافت	جو ہو دک قلم مانند نوک تیر نوکی
نوک	کرون تحریر ناسخ تو راو کی تیر و گان	تجو بھی نوید یہ سنائی
نویہ	منظور ہے ذکر کد خدائی	سارے اشیا تو طوطی نزلے اور
نہر	نہرین سنہنیں رود آب بھلاؤ	ہمین ہو چکی جب شبن ہو چکی
نہن	تسلی دم واپسین ہو چکی	آج کن اسلمیلون آفٹون فی
نیند	بجین از مشوقانہ کھلتی ہن	دریائے لطافت
نیاز		
نیم		

حرف الواو ہوز

تذکر

وار	ازرق کو وار شیخ کا دوا ہو گیا	نقطہ نیا حرف یہ پر کار ہو گیا
وبال	کرد ووشن نازک جانان	دو وزن کا زلف پر دیال را
وجہ	اک وجہ ہو ہی صفا ہو گیا	اک طرف سے رخ کا ناخدا ہو گیا

الفاظ	مثیل	لغات
ورم	نوبی قسمت میگویش غم جو بیجا	دل اگر خوش ہو پو لیا ورم جو
ورق	خط مشکین تر بنی گسترد لیا ہوا	کیا مہر دل کا ورق خط کا لافا ہوا
ورق	یوسف کی ادب کی تصویر کیا	وہ ورق غلام کا آفتاب کا
ورق	ہو گیا قرآن کا پڑنا غضب	او سکو درد لن ترانی ہو گیا
ورق	باغ جہان میں حق انصاف گزرا	شریت بنایا ہر بلبل جو ورق بنایا
ورق	دکاو سوطر چکے دسواں کرنا	دور جو رہتے وہ پاس کرنا
ورق	خدا ہرگز نہ تیا کو شامی جا پڑی	نہو تا وصف اگر نہ تیا نہیں ہو گا
ورق	وصل کیا ہم خاکسار کو اداس کا	خاک میں آلودہ ہونا ہے ممکن کا
ورق	نہائے خون سے ہم تیر جان دہو	یہ عمل آیا ہمیں اور یہ جو آیا
ورق	دیکھ کر خانہ صیاد چمن بھول گیا	کیا غریبی میں عزتا کا وطن بھول گیا
ورق	دکھائی دیکھا فلک کی نیل و کاہل	سما کر رونے سے جسم و فور آج ہوا
ورق	غم او تنے اور بڑی جھجھکا ہوا	تیرے تخیل تیرا سنگ ہوا
حرف الواو ہوز		
مونث		
ورق	دریائے لطافت	بہار

لفظ	تمثیل	نام
وضع	تو ہی گل شاو آب ہو نو کی پیچ	کیون تیری لنگری میں ہو وضع چرک
و عظ	جب فصل نے ب یہ غطائی	آکھو آنکھوں سے ہو گئے جاری مانج
وفات	دریائے لطافت	یرا
حرف الباء ہوز		
مذکر		
دار	وہ رشک گل جو چین نماز پر لگا	بجای سجود میں موتیا کا مار آیا رشک
دارین	دین وہ مجنون ہو نہ اس کے علاوہ	پہرے تھے صاف آبد گردون ہوا دیر
تیار	چمکی وہ جب تاتو لے تیار کر	گہروں کے در کے خاک پر سوا کر تیار
ہجوم	جس طرف نکلا ہو عیشاں ہو گیا	ساتھ اس میں لہو وفا کے کا وہ ہو گیا دیر
ہجر	ملتی ہے عاشق کو لذت وقت ہجر	اختیاری ہجر میں خیر سے خیر کا مانج
اجم	راف طوائفی کا غم طوائفی سے مانج	ایسے دو مضمون بانجھ ہو جان رشک
ہراس	نوشاہ و عروس کو نہ پایا	گہرا لگے نہ پاس چسپاں ہجر
ہرج	کچھ ہرج نہ ہو گیا کسب کا	نقصان ہی اس میں آپ ہی کا
ہرن	وہ ہرن بان ہو نہ ہو نہ ہو نہ	جو ہرن دھو مجنون ہرن حال لیا ہر
ہزار	ہزار کامی ہو نہ آیا لک	کلاب کی دلیونہ کیا جگہ ہزار ہر
ہدل	ہدل ہدل قتل کر میں ہر وہاں ہی	مگر تیغ ہلدی ہی ہدل اوئے گریبان ہر

الفاظ	تمثیل	نام
ہمزاد	زفت یا دین کی کجی برائی ہے	ہمزاد
ہمزاد	کر گیا نام فقط کو مکنی ہمزاد	ہمزاد
ہنگام	اب غن و عاشقی کا زمانہ نہیں	ہنگام
ہوش	خسری کی زلف ہوش اور گویا	ہوش
ہول	تھا عاشق اگر امتحان میں آئے	ہول
ہوادار	ای سنجو سامان سواری نہ ہو لو	ہوادار
ایجان	تیرے گیسے میں دیکھیں جو ہوا ہو	ایجان
	دیوین بج ڈرانے مجھے ہمزاد آبا	ہمزاد
	کہ بہت فائدہ رکھتا ہے ہمزاد	ہمزاد
	جائتا رہو وقت وہ ہنگام ہو چکا رہا	ہنگام
	کھل گئی ہے میں نے دنیا کی خوشیوں کو	ہوش
	ہزار ہول قیامت جہان میں آئی	ہول
	اودھ جا سکا کہ روز ہوا اور ہوا	ہوادار
	روئے آتشاں سے سہجی صفر ابھریا	ایجان

حرف الہامیہ

سوخت

حرف	دریائے لطافت	حرف
ہمزاد	دیکھیں نہ ہر کے قدم وجود کی	ہمزاد
ہمزاد	دن کے برابر کے یونٹ ہو کی رہا	ہمزاد
ہمزاد	دریائے لطافت	ہمزاد
ہمزاد	بہتوں نے گرجہ نمودی دن کی سہجی	ہمزاد
ہمزاد	ہرے ہی تو گیا مار غریب کی	ہمزاد
ہمزاد	یاد اس کے بدی نہیں بنتی کجا	ہمزاد

الفاظ	تمثیل	نام
ہیں	آخر کے پری صفا اول نظر آئی	حد نہ کیا تاکہ یہ بل جل نظر آئی
سبکل	یوں گردن شوق میں سبکل بندھی	ایسی تو جلد دین ہی چل بل شوق بندھی

حرف الیاء حطی

مذکر

یار	خود کو جو ہونڈ یا پائینہ بنو نہیں	دامان کو میں رو خوش یا میرا سحر
قیان	حاکم باتوں نے نہ اوس نفیس کی خبر	باغبان نرگس گلزار کا قیاس نہ گشت
یقینی	دفن ہوئے ہمارے بل گئی ہستی	مردی اوٹھ شہر ہوا سبکو یقین کا بحر
یم	یاد و حسن میں رونگی جدم آئی لہر	بوخارن ہر ایک تار آستین ہم ہوا
یکس	اور گیا طار سار	دیکھی میں آستان میرا بند
یریش	نود کہ اشقیاکا یریش دفعہ ہوا	قبر بخیل ہے ہی سرائنگ کا یریش

حرف الیاء حطی

مؤنث

لفاظ	تمتیل	نام
یاد	صحرا میں دیکھنا ہو خوشی خراں	آتی ہے یاد اک صدمہ خور و سال کی
پس	شراب پرستی بیکسی پس آب کی	پانی تو پیجئے کہ بجے پاس کی
پاسین	ادن عذاروں کی جو باندے جیسا آتش	پاسین باغین میں سبکی سبکی ہوئی آتش
بال	بال او سکی جو بکری نظر آتی تھی	گو یا کہ پری بال سکھائی تھی
ناغ	در پاسے لطافت	باز

حاتمہ رسالہ رشحات صغیر بیان میں الفاظ
انگریزی سے ملنے والے فصیح و بلیغ اردو کے
اور فہرست الفاظ جو مسودہ سابق میں
اسناد موجود تھے اور اب بغیر سند و چھوری
لکھے جاتے ہیں انشاء اللہ طبع ثانی میں
جنہی سندیں ملے گی لکھی جائیں گی و پس

تذکرہ تانیث الفاظ زبان انگریزی

جو مضامین زبان اردو میں مستعمل ہیں

واضح ہو کہ شعراے دہلی و لکھنؤ میں ابھی الفاظ انگریزی کا استعمال بہت کم ہوا ہے اسلئے اشعار کی سندیں کم ملین مگر مضامین مخصوص اہل اخبار نے بسبب معلومات ملکی وغیرہ کے اب استعمال کرنا شروع کیا ناچار انہیں کی سندیں اپنی ضرورت میں کیونکہ یہ الفاظ لب اردو میں ایسے مل جل گئے ہیں کہ ہر ایک کو اونکا بولنا ضرور ہو گیا ہے + میری نزدیک تین اخبار قابل سند ہیں اول اودہ اخبار دوم کارنامہ سوم انجمن الاخبار دہلی + انہیں سے اودہ اخبار میں ایسے الفاظ اکثر آئے ہیں اسلئے کہ الفاظ اوس سے انتخاب کر لئے گئے اور کچھ الفاظ طلسم لکھنؤ کے بھی موجود تھے باقی شعرا کے کلام سے ملے غرض جسقدر الفاظ سمجھ سکے ہاتھ آئے لکھے گئے

حرف الف

تذکرہ

کتابت
۱۲۸۶

اسیل صدر کی کچہری میں اپیل کیا حاکم نے پلا حکم کمال
کتاب اسکو اردو اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۲۸۶ء
بیان جلیس شہزادہ و بلز در کلکتہ + فقیر + بعد ازاں کہ میں شہزادہ

اگن بوٹ + طلسم لکنو + ایران کا لشکر پہنچا + اور دیوہ غارت
 بین ایک اگن بوٹ آلات حرب ضرب کا دریا کے سندھ میں جو کہ پہنچا
 ایڈرس اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۵۵ء غنما رہتی مدراس + فقہ +
 جب شہزادہ ولینز اوسین گئے تو ایڈرس بڑھ گیا +

حرف الف

مونث

اسپتال طلسم لکنو مدراس فقہ جسے انبار خانہ قدیم میں انگریزی
 اسپتال مقرر ہوئی ہے پیدائش ایک نئی بیماری کی گھر گھر ہوئی ہے
 حرف الباء عربی و فارسی

مذکر

بکس طلسم مدراس + فقہ + ۲۷ اکتوبر کو جوڈیشیل کمشنر کی کوٹھی میں
 چورسائے کا غذات انگریزی ایک ہر گھری ایک سٹی ۳۳ روپے
 دو بکس جوبی جو رائے + ہنگ + اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۵۵ء
 ارادہ کیا گیا ہے کہ اگر ہنگ حیدر آباد میں آمو تہ سچا پس ملک کے
 اوسین جمع کیا جاوے گا اور بعد کو بہ ہنگ جاری ہوگا + بل + طلسم
 ص ۱۰ + جب کلکٹر صاحب کا بل حث ستور صاد موثر تری و اون کو
 پہلے بل کا جان ظاہر ہوا + استول طلسم ص ۱۰ اوسنے طنز دیا کہ
 حقیر کو دراصل ای کو دگا رستول بہر اہو اتھا چل گیا + پارسل

بکس

ایڈرس

اسپتال

بکس

بکس

بکس

بکس

بکس

حرف التاء فارسی و عربی

مَونِش

بِزَن طَلسم ۳ صرہ + فقرہ + آج تک ایسی بزن کسی مردوز کی
واسطی ہین ہوئی ہے کوئی شخص تبار سے کہین ہوئی ہے پلٹن
حدیقہ شد اصرا ۵۶ + فقرہ + ادسوقت ایسی کچہ لڑائی بن پڑی تھی +
کہ میدان میں لکڑی کی لکڑی پلٹن کی پلٹن پڑی تھی + مینش
طلسم ۶ صرہ + فقرہ + رانیو نکی حال پر شفقت کی نظر کی کہ پڑی سفاس
سے کپشن مقرر کی

حرف التاء عربی و ہندی

مَونِش

مَونِش طَلسم ۳ صرہ + فقرہ + ایک ترب طیار ہو کر روز پنج ہر کوں
دلی اور سہارنپور کی شرک پر گشت کرتا ہے معلوم ہین کیا بندوبست
کرتا ہے + مَونِش طَلسم ۶ صرہ + اندون پڑا جبر و دان کے باشندوں پر
ہوا ہے مکانوں کا مَونِش یہ نسبت سابق تگنا چوگنا مقرر ہوا ہے
مَونِش + مشیر لکھنوی + ع + ن پٹ کے گرن آئے تو گھر کا مَونِش

ملا +

حرف التاء ہندی

مَونِش

فقہین اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۴۵ء قاری منی مقام مدراس + فقہ +
 فقہ شہزادہ ویزنے مدراس کلب میں لکھائی گئی +

حرف الجیم عربی و فارسی

جال کرج طلسم ۱۸ ص ۸ + فقہ + حاکم نے جال کرج اوتار لیا
 شہزادہ نیری قید کا حکم دیا + جارج طلسم ۱۱ ص ۲ + فقہ + اکتوبر کی
 چلی کو ایک سچی جارج لیا خالو کی کچی پانی کجری میں اجلاس کیا +
 حالان + اگر ضبط ہندی ہے مگر انگریزی سہولت میں مشغول ہے
 طلسم ۱۸ ص ۸ + فقہ + جیم در علیہ نے یہ بیان کیا تازہ دار نے جواب
 حضرت کی کجری میں جالان کیا +

موت

حاکم اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۴۵ء معزین جلی جک + فقہ + مگر
 شہزادہ نیری کی جک بگ سے نکالی گئی جب انکو معلوم ہوا کہ جک
 نکال گئی تو وہ ہنسنے لگے فوراً انک کو اطلاع دی +

حرف الدال عربی و فارسی

موت

دو پیرن اودہ اخبار ۲۲ دسمبر ۱۸۴۵ء مقام دہلی تاج پتی + فقہ + دو
 رسالہ اور نو پچانہ کے ۱۱ اور ۳ - ماہ حال تک ٹوٹ جاوئے +

موت

دفعہ + اگرچہ یہ لفظ عربی ہے مگر اردو میں مستعمل ہے اور انگریزی قانون
 میں مثل مصل و ابواب کے استعمال کیا جاتا ہے + پوربہنہ لوگ اسکو
 مذکور ہوتے ہیں مگر ملک عرب کے لوگ موث استعمال کرتے ہیں +
 واحد علی شاہ نے بعد انتزاع سلطنت جو کتاب اپنی حقیقت کی لکھی ہے
 اوسمیں دفعہ موث برابر ہے +

حرف الراء

مذکور
 روندگشت طلسم + فقہ + روندگشت کچہ کام نہ آیا پولیس آف
 کسی کو نہ پایا

موث

رہبر رٹ اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۸۶۷ء + مضمون کوئٹہ کی کانیں +
 فقہ + صاحبان دینی کمشنر سے کرنل کینگ صاحب نے رہبر رٹ
 طلب کی تھی + رفل + سحر لکھنوی ٹمس سے غنچون کی فلیٹ لیس
 پراتے چڑھی ہوئی + کوئٹہ نشان بوسن آزاد باغ میں +

حرف السین

سکر یہ لفظ یا انگریزی ہے بمعنی حصار اور لام کے طلسم امرہ
 ایک حکم میں سکر ٹوڑا دے سامنے آیا اوسکو فوندہ چھوڑا +
 سکر ٹھکٹ اودہ شاہ اودہ درباب انتزاع سلطنت + فقہ +

جب کرنل سکین صاحب بہادر واسطے دیکھنے تک اودہ کے گئے۔ اس وقت
مالکداروں اور تحصیلداروں کے سوائے تھیں کے اونکے اطوار کے
کچھ نہ کہہ سکے یہ بات اونکے سارنی فکٹوں سے کہ مالکداروں اور
عادیوں کو دئے ثابت ہے

حرف الفار

مونث

فیر بیج سے کہ کو فرصت باغ کی پیر سیر کی * یان ہری ہندوق اور
وان فیر کی *

حرف الکاف عربی و فارسی

کلا کرک اودہ اخبار ۲۷ دسمبر ۱۸۷۰ء + فقہ + پس پیر جو کلا کرک
آیتا اوسکو بھی پولیس والوں نے گرفتار کر رکھا کورٹ مارشل
طلسم ۱۷ ص ۱۰۰ + فقہ + مجرم کی سزا کے لئے کورٹ مارشل ہو گا جو
صلاح شری اور سیر علی ہو گا + کپیو ۱۷ ص ۱۰۰ + فقہ + ایک کپیو
اسیر کی مدد کر طیارہ ہوتا ہے ویکٹین کی کا طالع بار ہوتا ہے
کا ۱۷ ص ۱۰۰ + فقہ + اچانک میں سیاہ ہو کو وہ
کا ۱۷ ص ۱۰۰ + فقہ + غدار اظہار کیا کسی نے نہ کیا + گار و اودہ
۱۷ ص ۱۰۰ + فقہ + طکٹہ ورو شہزادہ ویز + فقہ + گار و آف آئر
طکٹہ کے دائرہ شہن کا دور رو یہ صف باندھ کر پیرسپ گھاٹ پر گار و اودہ

کنسٹبل کے یہ طور و مذاہب جو غضب جوتا ہے + کنسٹراک ایک
سراسر مطلب جوتا ہے

مونث

کنسٹبل طلبہ صرہ + فقہ + شہزادگان والا تبار نے وزیر
درخواست کی ہے اور کاجواب میں آبا کنسٹبل ٹری ہے +
کمیشن اودہ اخبار ۱۸ اگست ۱۹۷۷ء عواماریتی + فقہ + فوجی
کمیشن جو جمع ہوئی تھی + اوکی رپورٹ پیش ہوئی +

حرف اللام

لیسنس اودہ اخبار ۲۶ دسمبر ۱۹۷۷ء مضمون آسام + فقہ +
سال گذشتہ میں بیس بیس آدمیوں نے تیار کی فروخت کیس کوٹ طلسم لکھنؤ
صندوقچہ اسکی نقل سے لیکر کہو لا جلی لوٹ چین یا مشکین
باند کر لوپس میں حاضر کیا +

حرف النون

سلام اسیرہ رخت تن میرا قضا کے اتہ بیجا غنی نے + جیسے
سلام باقی دار کی املاک کا + حضرت بحر نے نون کی جگہ لام سے
باند ہے یعنی سلام +

حرف الواو

۲۸۸
 وارث طلب کنندہ کے سر پر زکوٰۃ کی پوری مال سے وارث
 جاری ہوا حکم بعد روکجاری ہوا +

بیان الفاظ و معنی

بہت الفاظ ایسے ہیں کہ پڑھنے اور لکھنے میں ایک شکل لکھتے ہیں اور
 نسخہ اونکے وہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث تفصیل کیے جاتے ہیں

آب

بہنی پانی
 حرم سے لاتی جن طرح برائے نام کا نسخہ

مذکر کیا جو اسکے کو چھین چھین کر

آب

ہمک
 ہا کی ان دو تہوں میں آب شیش کا نسخہ

مؤنث دانت پڑھتی ہو گیا نسخہ

مذکر وہ نہ پگھلا ورنہ میری آہ کشا

درا
 کہ وہ دریا ہو گئے ہر جگہ سے

مذکر ہر

کشتی کا بڑا

مؤنث ہا کی چشم ترین پلین ہر پلین

نہ گور وکی اس گناہ میں ایک عکائی نسخہ

بیت

گہر
 نسخہ کو جس میں حرا بیت الخیر کا نسخہ

مذکر ہر ایک اپنی شے کی طرح تہا

نوش سے بہترین سیری حاصل ہے

ترک

نور غامضوں کا طلب ہو کیا جاتی ہے

ترک

نوش بہترین وقت پر چربین پر کیا

تاک

نور اندھا ناسری ستوں کا طر حسی نہیں

تاک

نوش جان اس ظلم کے ناک ہے بچی کی

جمع

نور آگہ کے رشتہ ستری اکثر بے پروا

جمع

نوش آجی ہو ابر جو ستری زلف معبر

خواص

نور عشق نے طفل ہو سکی کیا کشتہ بھر

خواص

نوش غارتشی اک خواص ہو سکی

امیر وزیر اپنا سخن ہے لا جواب

چوڑنا

مور سے تیرے ترک کبھی شکر کا آتش

کتاب کی

نور اک اک جزوی دہ دہ پٹی بہر

انگور کا دھت

جس کیفیت اپنی سے تیرا کتا آتش

نماش و خیال و فکر

مٹ گیا اور مکان تیرا کھسکی آتا

مجموع یا جمعیت

زلف کی درہم ہو اک جسم برہم ہو

بوجی

دم بہر میں لٹاں نوری جمع خن کی گارنگ

اشرف خالصت

ہر یقین ہون خاکین میں گھر گھر

سرف

دس زنی وقت حاصل ہو سکی

منہ سے دھڑکنے والا
نور غامضوں کا طلب ہو کیا جاتی ہے
نور بہترین وقت پر چربین پر کیا
نور اندھا ناسری ستوں کا طر حسی نہیں
نور جان اس ظلم کے ناک ہے بچی کی
نور آگہ کے رشتہ ستری اکثر بے پروا
نور آجی ہو ابر جو ستری زلف معبر
نور عشق نے طفل ہو سکی کیا کشتہ بھر
نور غارتشی اک خواص ہو سکی
امیر وزیر اپنا سخن ہے لا جواب
چوڑنا
مور سے تیرے ترک کبھی شکر کا آتش
کتاب کی
نور اک اک جزوی دہ دہ پٹی بہر
انگور کا دھت
جس کیفیت اپنی سے تیرا کتا آتش
نماش و خیال و فکر
مٹ گیا اور مکان تیرا کھسکی آتا
مجموع یا جمعیت
زلف کی درہم ہو اک جسم برہم ہو
بوجی
دم بہر میں لٹاں نوری جمع خن کی گارنگ
اشرف خالصت
ہر یقین ہون خاکین میں گھر گھر
سرف
دس زنی وقت حاصل ہو سکی

<p>چورانی عرض شان کا نبراز جو چور اگا</p>	<p>مذکر گھوڑی ڈورائے اختر نہ کھینکا عرض</p>
<p>معنی التماس برائے محمد علیہ السلام</p>	<p>نیشہ یہ کی عرضی خالق خالق عام عرض</p>
<p>لکھنے کا جو قلدان میں قدم تماشخ ہر جا ہر مانخ</p>	<p>مذکر اس قدر مضبوط ترور کجانی کو لکھے قلم</p>
<p>بلور کی شراب کی اسکلیان میں بلور کی فسلین</p>	<p>نیشہ ہیری کی ہن تہلیک تیری نیشہ کہانی منزل عرفان طلق نشان</p>
<p>قلم شراب کی میل رہ تو اب کی صبا معنی گوش</p>	<p>مذکر ہمارے آئینہ ندیدی ہن جو اب کی کان</p>
<p>جو کان حسن ہوا ہو وہ کان تیار معنی بھین یا تھوک</p>	<p>نیشہ مفید خلاقی میں سفیر اگرہ سے خبر لکھی کان</p>
<p>بارہ ہی باطلک المورے نہ کھولا معنی بھین یا تھوک</p>	<p>مذکر اسکے مانی من کف دار گھولا کف</p>
<p>کف ہو کہی ہندی خضائی ہنوی معنی بھین یا تھوک</p>	<p>نیشہ زیت زیت ہر جی خضاب داوی کف</p>

<p>گلشن میں سبھی تو کنارِ حرمِ بیا گوشہ</p>	<p>پان تک کنارِ بزم سے خواہر ہو ہم کنار</p>
<p>طوقِ گردن کنارِ بزم کی بمعنی آغوش</p>	<p>خفقانِ الفتون سے ہدم کی کنار</p>
<p>گئے بہر کو شون ملک بھانے میر جاوڑ معرود</p>	<p>رہے گور ناتون کی تہن جاگتے گور</p>
<p>گور ہی ملتی نہیں دنیا کیجا وں کی مانع بمعنی قبر</p>	<p>سب سے اسٹیم عماری کا تو ہر مذکور کیا گور</p>
<p>شع و کیون تو سیار نظر آتا مانع سائب</p>	<p>شبِ وقت میں شغیہ ہی مار کیا کار</p>
<p>حسب طرف دیکھتا ہوں مار تو روٹکی رہ زود و کوب</p>	<p>عشقِ ابرو مجھے والد با نر ہو کار</p>
<p>مہر فلک نگاہ سے میری اوتر گیا آفتاب</p>	<p>مگر اللہ ہی تیری حسن رخ نگار مہر</p>
<p>عیش و عشرت کر شکوہ بہر تان ہوتا محبت</p>	<p>نہی اوی برہمن ناہ ناتوس کا مطلب مہر</p>

نذر	وہ شکر گل جو جن میں سے جو	بجای سچ میں مونی کا علم آتا
نشر	ہاں سے نہ غصے نہ ہنس کی بو	بجای ہاں سے

خاتمہ سخات صغیر و عذر تقصیر

الحمد کہ بالفعل یہ رسالہ عجاۓ تمام ہوا مگر حوصلہ ناتمام رہا یعنی وہ الفاظ جو
میں نے لکھ دیے کا وعدہ کیا کہ اگر وہ اشیاں رسالہ مرتبہ سابق میں تھی البتہ مثال کے
لکھ دیں گا + مگر تقاضا تھا یقین اور محبت الہیہ ناطقین کے الفاظ کا بالفعل لکھنا نہ
ہوا + جبکہ بعض لوگ سچ اور زندگی سندر کو نہیں مانتے بلکہ سندر کو قبول کرتے + اس لیے
طبع اور عذری کا تب + یہی سچہ رہی کہ جی گہر کیا میان کشا یقین کے
صحت اور نظر ثانی کرنیکی سلف ہی ہندی اس لیے بدین غلطنامہ یہ رسالہ شکر
اگرچہ دو ایک غلط بیان صبر کا ہے خیالین میں جیسے صفحہ ۵۰ اسطر ۲ میں
غلط + ہو گئی صحیح + اور صفحہ ۲۱ اسطر ۲ میں + بسم اللہ کا غلط + بت اللہ
ایسی ہی شاید اور یہی ہوں + اسید کہ ناطقین بصدائق صریح فقہان
جلدی کو کام نفع مانیں اور ذرا غور کو عمل میں لائیں اور اشارت اللہ تعالیٰ غلطنامہ
الفاظ عذر کہ ہر مثال کے اگر شا یقین کے لکھنے پر اصرار کر کے طالب ہو جائے کہ
وہ سلام

۱۹۳۰ء کہ رسالہ سخات صغیر مطبع نوزاد انوار آریہ تمام متحدہ شمع طبع و نشر

AUTHOR _____ علی محمد شریانی، سرزنش
TITLE _____ مجوز و فرستادن بنده

[illegible]

MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES -

- 1 The book must be returned on the date stamped above.
- 2 A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text book and **10 Paise** per volume per day for general books kept over due

